فتاویٰ رسول اللہ ﷺ

علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ

عبدالحمید اطہر ندوی

فیصل احمد ندوی

ادارۂ احیائے علم و دعوت لکھنؤ

فتاویٰ رسول اللہ ﷺ

تالیف

علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

عبدالحمید اطہر ندوی

ترتیب جدید، تحقیق وحواشی

فیصل احمد ندوی

ناشر

ادارۂ احیاے علم ودعوت۔ لکھنؤ

پہلا ایڈیشن

سلسلہ مطبوعات (۱۴)

نام کتاب: فتاوی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

اردو نام : فتاوی رسول اللہ ﷺ

تصنیف : علامہ ابن قیم جوزیہ رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ : عبدالحمید اطہر ندوی بھٹکلی

صفحات : ۳۵۲

عربی ایڈیشن: ذوالحجہ ۱۴۱۴ھ

اردو ایڈیشن : جمادی الثانی ۱۴۲۸ھ مطابق جولائی ۲۰۰۷ء

کمپوزنگ: ندوی پرنٹرس بھٹکل

تعداد اشاعت: ۱۰۰۰

باہتمام : ارشاد علی افریکہ ندوی

قیمت : ۱۴۰ روپے

تقسیم کار : مکتبۃ الشباب العلمیۃ، شباب بلڈنگ
برولیا، ٹیگور مارک، ندوہ روڈ، لکھنؤ (یوپی)

ملنے کے پتے : معہد امام حسن البنا شہید، پوسٹ بکس نمبر: ۱۳۰
بھٹکل 581320 (کرناٹک)

عثمانیہ بک ڈپو، دکان نمبر ۱، کریم آباد بلڈنگ ۱/۱۴۶
امام باڑہ روڈ، بھینڈی بازار، ممبئی 9 (مہاراشٹرا)

ناشر

ادارۂ احیاے علم ودعوت، لکھنؤ، یوپی

فہرست مضامین

طہارت کے سلسلے میں فتاویٰ امام المفتین علیہ وسلم ﷺ - ۶۶

روزے کے سلسلے میں فتاویٰ امام المفتین علیہ الصلاۃ والسلام - ۱۰۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

انسان کی فطرت سلیم ہے تو وہ طبعاً چاہتا ہے کہ جانوروں کی طرح آزاد اور شترِ بے مہار نہ ہو، کچھ اصول وضوابط کا وہ خود کو پابند بناتا ہے جن کے مطابق زندگی گزار کر وہ ایک کامیاب انسان کہلانا پسند کرتا ہے۔ ہر ملک کے کچھ قوانین ہوتے ہیں ہر اچھا شہری کوشش کرتا ہے کہ اس سے ان قوانین کی خلاف ورزی نہ ہو، بلکہ وہ چاہتا ہے کہ وہ ان کی سختی کے ساتھ پابندی کرے، تاکہ ایک بہترین شہری کہلایا جاسکے۔ یہ ساری باتیں قابل تعریف ہیں کہ آدمی میں یہ خواہش پیدا ہو کہ وہ ایک کامیاب انسان کہلائے، اور بہترین شہری قرار پائے؛ لیکن اس سب سے پہلے اس کو یہ حقیقت ذہن میں جاگزیں کرنی چاہیے کہ وہ اللہ کا پیدا کیا ہوا وجود ہے، اس کی زمین میں رہتا ہے، اسی کا کھلایا کھاتا ہے، اسی کا دیا پہنتا ہے، اور ہاں! یہی ہے، ہر دل کی یہ آواز ہے، ہر قلب کی یہ صدا ہے، ہر دماغ اس کو سوچنے پر مجبور ہے، اور ہر عقل اس کے اعتراف کے لیے بے چین ہے، خواہ وہ غفلت کی وجہ سے اس کے احکام کی پیروی نہ کرے اور اس کے قوانین کو توڑ توڑ ڈالے اور کبھی تو ضد میں اس کے وجود ہی کا انکار کیوں نہ کر بیٹھے! لیکن ہے وہ اسی کا بندہ، اسی کا غلام! جب اس حقیقت کا اعتراف ہے اور ہونا ہی چاہیے تو اس کے احکام اور اس کے قوانین پر بھی تو چلنا چاہیے! قرآن اسی کے لیے تو نازل ہوا، محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت اسی غرض ہی سے تو ہوئی ہے، آپ کے ارشادات کا حاصل یہی تو ہے، ہزار ہا احادیث کی شکل میں آپ کے ارشادات اور تعلیمات کے دفتر ہمارے پاس موجود ہیں، زندگی کے ہر موڑ پر جن سے ہم رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔

حضور ﷺ امام اور پیشوا تھے، اور امامت کا تاج ہمیشہ کے لیے آپ کے سر مبارک پر رکھ دیا گیا ہے، چناں چہ لوگ پیش آمدہ مسائل آپ سے دریافت کرتے، الجھے ہوئے معاملات میں آپ سے رجوع کرتے، اور تمام انفرادی و اجتماعی مشکلات آپ ﷺ ہی کے سامنے رکھتے۔ زیر نظر کتاب انھیں سوالات پر مشتمل ہے جو صحابہ رضی اللہ عنھم نے وقتاً فوقتاً آپ سے کیے اور آپ نے ان کے جوابات دے کر ان کا خلجان دور کیا اور انھیں مطمئن کیا۔ کہا جا سکتا ہے کہ حدیث کے مجموعوں میں از قبیلِ سوال و استفتا جو باتیں وارد ہوئی ہیں ان میں سے اکثر اس کتاب میں جمع ہو گئی ہیں۔

یہ حضرت شارع ﷺ کے فتاوی ہیں، یہ اصل اور نص ہیں انھیں پر دوسرے مجموعہا ے فتاوی اور مسائل فقہ کی بنیاد ہے۔ یہ کہنا تحصیل حاصل ہے کہ یہ مجموعہ، فتاوی کے تمام مجموعوں اور سیکڑوں جلدوں پر بھاری ہے۔ اس کو ہر کوئی تسلیم کرتا ہے اس لیے کہ یہ اصل ہے وہ فرع، یہ نص ہے وہ شرح، لیکن جو بات کہنی ہے وہ یہ کہ یہ مختصر مجموعہ اپنے مندرجات اور مشتملات کی وجہ سے فتاوی کی دسیوں جلدوں سے مستغنی کرتا ہے۔ اپنی جامعیت کے لحاظ سے یہ اصل الاصول ہے تو اختصار کی وجہ سے سہل الحصول بھی ہے۔ عوام وخواص دونوں کو اسے حرزِ جاں بنانا چاہیے، بالخصوص ان لوگوں کو جن کا تعلق فقہ وفتاوی سے ہے، اور اگر حسنِ اتفاق سے باستحقاق، یا سوے اتفاق سے بلا استحقاق کہیں منصب افتاء پر بھی وہ فائز ہو چکے ہیں تو پھر ان کو تو بالاخص اس کو اپنے ساتھ رکھنا چاہیے۔ ان مفتیان کرام کے لیے اس میں درس وموعظت اور سامان عبرت ہے جن کے فتووں سے بجاے اس کے کہ دین پر عمل کا جذبہ ابھرے، دین میں دوری اور بسا اوقات وحشت پیدا ہو جاتی ہے، جس سے ہندوستان میں ہمیں سابقہ پڑتا رہتا ہے؛ جو صرف ایک جج کی طرح قانونی دفعات کی بنیاد پر فتوے دیتے اور فیصلے سناتے رہتے ہیں، جن سے دین کی دشواری اور سخت گیری کی تصویر سامنے آتی ہے، جب کہ دوسرے ادیان کے مقابلے میں اس دین کی خصوصیت ہی سہولت اور آسانی ہے؛ وہ قولاً اور اعتقاداً نہ سہی عملاً اپنے ائمۂ مجتہدین کے اجتہادات اور ان کے

شاگردوں اور پیشوایانِ مذہب کی جزئیات کو منصوصات پر ترجیح دینے کے مرتکب ہوتے ہیں اور دوسرے ائمہ و مجتہدین کے دلائل سے یکسر صرفِ نظر کر جاتے ہیں؛ جج کا طریقۂ کار تو ان کے پیشِ نظر ہوتا ہے لیکن داعی کا کردار ان کی نگاہوں سے اوجھل ہو جاتا ہے، جب کہ منصبِ افتا کو زینت بخشنے والے علوم شریعت کے ماہر ایک مفتی کو اور قضا کا نظام سنبھالنے والے ایک لائق قاضی کو پہلے داعی ہونا چاہیے پھر ایک مفتی اور قاضی۔ اس کے بغیر وہ اپنا کردار صحیح ادا نہیں کر سکتا۔ یہ کتاب اس حیثیت سے بھی ایک اتالیق کا کام دے گی۔ اس دینِ فطرت کی تیسیر کا پہلو خاص طور پر ان فتووں سے آشکار ہوگا۔ اس میں ایسے فتوے بھی ملیں گے کہ حضور ﷺ نے پہلے کچھ ارشاد فرمایا تھا لیکن فتوی پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے اجتماعی مصلحت کے پیشِ نظر یُسر (نرمی اور سہولت) کے پہلو کو ترجیح دی۔ اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ اجتماعی مصلحتوں کی خاطر شرعی دلائل کی روشنی میں آسان سے آسان پہلو کو اختیار کرنا چاہیے خواہ ہمارے امام صاحب کے مسلکِ مختار کے وہ مطابق نہ ہو۔ اگر ہمارے مفتیانِ کرام اس کی عادت ڈالیں تو بہت سارے فتنوں کا سد باب ہو اور ہماری بے احتیاطی، ماحول سے ناواقفیت، بدلتے ہوئے حالات کے عدمِ ادراک اور زمانے کی نبض شناسی کے فقدان کی وجہ سے فتوے کا تقدس جو پامال ہو رہا ہے وہ عود کر آئے۔

یہ کتاب درحقیقت امام ابن قیم کی مشہور اور نہایت وقیع کتاب "اعلام الموقعین" (جس کا موضوع فقہ و اصول فقہ اور افتا کے مسائل ہیں) کا آخری باب ہے، جس کا عنوان ہے "فتاوی امام المفتین و رسول ربّ العالمین"۔ یہ حصہ اسی نام سے الگ سے بھی شائع ہوا ہے۔ شیخ قاسم الشمّاعی الرفاعی نے اس کو ابوابِ فقہ کی ترتیب پر مرتب کر کے شائع کیا تھا۔ پھر اسی نسخے کو دارالارقم بن ابی الارقم بیروت نے محمد نزار تمیم اور ھیثم نزار تمیم دو بھائیوں کی تخریج اور ذیلی عناوین کے ساتھ شائع کیا۔ مترجم کے پیشِ نظر یہی نسخہ ہے۔ ہم نے ترجمے پر نظر ثانی کے ساتھ ساتھ اس میں مندرجۂ ذیل کام کیے ہیں:

۱) سابقہ ترتیب میں خاصی ترمیم کرتے ہوئے ازسرنو ترتیب قائم کی، بالخصوص متفرق فتاوی کی بہت سی حدیثیں متعلقہ ابواب میں درج کی ہیں اور بعض فصلیں نئی قائم کی ہیں۔اور بعض ابوب بھی مقدم ومؤخر کیے ہیں اور بعض ابواب بھی نئے ہیں۔

۲) جن احادیث کی تخریج تمیم برادران سے رہ گئی تھی یا ان کی تخریج ناقص تھی ان کی تخریج کی ہے اور تمیز کے لیے ہم نے اپنی تخریج کو بین القوسین کر دیا ہے۔

۳) جن فتوؤں کا مطلب ترجمے سے واضح نہیں ہو رہا تھا ان کی تشریح کی ہے ۔اسی طرح اگر حدیث کے الفاظ ایک سے زائد معانی کے جامع ہوں اور ترجمے سے ایک ہی مطلب ظاہر ہو رہا تھا تو حاشیے میں ان کی وضاحت کی ہے۔

۴) جن جگہوں پر نقل میں مصنف سے غلطیاں ہوئی تھیں، ان کو واضح کیا ہے۔ یہ مقامات اہلِ علم کے لیے زیادہ توجہ کے مستحق ہیں، اس لیے کہ جہاں تک ہمیں معلوم ہے اِعلام الموقعین اور فتاوی دونوں کے محققین میں سے کسی نے ان پر متنبہ نہیں کیا ہے، جب کہ اِعلام الموقعین کے متعدد محقق ایڈیشن ہم نے دیکھے اور فتاوی کے بھی دو ایڈیشن ہمارے پیش نظر رہے، فللہ الحمد۔

۵) بعض فتاوی مکرر تھے۔ کہیں ایک کتاب کے حوالے سے اور کہیں دوسرے کتاب کے حوالے سے۔ ہم نے اس تکرار کو ختم کیا ہے اور ایک ہی مناسب جگہ پر ان کو رکھا ہے اور تخریج کو ایک جگہ جمع کیا ہے، لیکن اگر دوسری جگہ کوئی اضافہ تھا تو اس کو باقی رکھا ہے۔ کہیں کوئی لمبی حدیث تھی جس میں متعدد چیزوں کا بیان تھا اور مصنف نے اس کو کسی ایک جگہ بیان کر کے متفرق فتاوی میں بھی اعادہ کیا ہے تو اس کو ہم نے حذف نہیں کیا، علی حالہ باقی رکھا ہے۔

۶) چوں کہ یہ فتاویٰ صریح احادیث پر مشتمل ہیں، ان سے جو احکام معلوم ہوتے ہیں ان پر ہم نے کم سے کم تعلیق کی ہے۔ اس معاملے میں ہم نے احتیاط سے کام لیا ہے ؛اس لیے کہ اس سے اس کی اشاعت کا مقصد ہی فوت ہو جاتا اور لوگ اختلافی مسائل میں

الجھ کر رہ جاتے۔ صرف ناگزیر موقعوں پر ہم نے اس طرف اشارہ کیا ہے مثلاً جہاں مذکورہ فتوے سے کوئی اور حکم معلوم ہوتا ہو اور دوسری حدیثوں کی بنیاد پر جمہور نے کوئی اور رائے اختیار کی ہو، یا جہاں امام ابن قیم نے اپنی رائے کا اظہار کیا ہو اور جمہور کی رائے دوسرے دلائل کی بنیاد پر کوئی اور ہو تو اس کی وضاحت کی ہے۔

۷) بہت سے عناوین غیر واضح اور موضوع سے ہٹے ہوئے تھے ہم نے ان کو تبدیل کر کے موضوع کے مطابق بنانے کی کوشش کی ہے. بہت سی جگہوں پر ایک عنوان کے تحت کئی فتوے مذکور تھے جن کا عنوان سے دور کا بھی تعلق نظر نہیں آتا تھا. ہم نے ان تمام جگہوں پر عناوین کا اضافہ کیا ہے۔

۸) مصنف کے جامع حالات کا اضافہ کیا ہے. مصنف کے حالات دارالارقم والے نسخے میں بھی موجود ہیں. مگر ہم نے اس کے ترجمے کو شامل اشاعت کرنے کے بجائے ازسرنو مختصر حالات لکھنے کو ترجیح دی تا کہ اردو داں طبقے کے لیے زیادہ موثر اور مفید ہو.

بہر حال ہم نے پوری کوشش کی ہے کہ اس مجموعے کو زیادہ سے زیادہ مفید بنائیں۔ ہم اخیر میں مصنف کی روح کو سلام کرتے ہیں کہ انھوں نے ذخیرۂ حدیث کو کھنگال کر اتنا مفید اور موثر مجموعہ ہمارے سامنے پیش کیا۔ تخریج حدیث کا کام کرنے والے تمیم برادران بھی شکریے کے مستحق ہیں کہ انھوں نے ہمارا بوجھ ہلکا کیا اور یہ مشکل آسان کی ۔ ہمارے رفیق محترم مولوی عبدالحمید اطہر ندوی نے ترجمے کی خدمت انجام دے کر نہایت اہم کام کیا ہے۔ اردو داں طبقے کو ان کا ممنون کرم ہونا چاہیے۔ اس کتاب کے ترجمہ و تحقیق اور اشاعت کے سب سے بڑے محرک ہمارے کرم فرما جناب مولانا ارشاد علی افریقہ ندوی بھٹکلی (مقیمِ حال دبی) ہیں ان کو ہم کس طرح فراموش کریں، انھوں نے نہ صرف یہ کہ ترجمہ و تحقیق کے ساتھ اشاعت کی تحریک کی، بلکہ اپنے چند مخلص دوستوں سے اس کے لیے خاصا تعاون بھی حاصل کیا وہ خود اپنا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتے اس لیے ہم بغیر ناموں کے اظہار کے ان کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتے ہیں.

ہم ان معروضات کے ساتھ ملت کے سامنے نہایت دردمندی سے یہ مجموعہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں، تاکہ وہ اس کی روشنی میں اپنے مسائل حل کریں اور سنت سے قریب سے قریب تر ہونے کی کوشش کریں۔ اخیر میں قارئین سے درخواست ہے کہ اس کتاب کی تالیف سے لے کر اشاعت تک جن کا حصہ ہے ان سب کو وہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں.

فقط

فیصل احمد ندوی بھٹکلی
مدرس دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

۱۳/ ربیع الاول ۱۴۲۸ھ مطابق ۲/ اپریل ۲۰۰۷ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابتدائیہ

"إن كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله ويغفرلكم ذنوبكم"

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ جو بھی حضرت محمد ﷺ کی پیروی کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرے گا، اس کے گناہ معاف فرمائے گا، وہ بڑا ہی مغفرت فرمانے والا اور رحم فرمانے والا ہے، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جب یہ خوش خبری سنی تو اس سے زیادہ خوشی ان کو اسلام لانے کے بعد کسی اور بات سے نہیں ہوئی۔

اس سے بڑھ کر اور کس بات سے خوشی و مسرت ہو سکتی ہے کہ اگر ہم اللہ اور اس کے سچے رسول ﷺ کا کامل اتباع اور اللہ و رسول کے ساتھ خالص محبت کریں گے تو اللہ کے رسول کی محبت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بھی محبت ملے گی اور ہمارے گناہ بھی معاف ہوں گے، اور جب اللہ کی محبت ملے گی تو اللہ کی ساری مخلوق بھی ہم سے محبت کرے گی، اور جس سے زمین و آسمان کا ذرہ ذرہ اور ان کا مالک محبت کرے تو اس کا کون سا کام رک سکتا ہے اور کوئی اس کو کیا نقصان پہنچا سکتا ہے؟

آج محمد ﷺ کی ذات ہم میں موجود نہیں ہے، لیکن آپ ﷺ کا اسوہ ہمارے پاس محفوظ ہے، اگر ہم اسوۂ رسول کی ایک ایک ادا اور ایک ایک نقش سے محبت کریں گے اور اس پر اپنی توجہ مرکوز کریں گے اور اس کو اپنے دل میں بٹھالیں گے اور آپ جیسا بننے کی کوشش کریں گے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ ہم اس خوش خبری کے مستحق نہ بن جائیں۔

اگرچہ آج ہم کو نبی اکرم ﷺ کی صحبت میسر نہیں ہے، انشاء اللہ آخرت میں ضرور آپ کی صحبت سے سرفراز ہوں گے۔

امام ترمذی نے انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے فرمایا:
ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''میرے بچے! اگر تم سے ہو سکے تو صبح وشام اس طرح گزارو کہ تمھارے دل میں کسی کی طرف سے کوئی میل اور کھوٹ نہ ہو تو یہ ضرور کرو''، پھر فرمایا: ''میرے بچے! دل صاف رکھنا میری سنت ہے، جس نے میری سنت سے محبت رکھی اور اس پر چلا وہی شخص مجھ سے محبت کرتا ہے اور جو مجھ سے محبت رکھتا ہے وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا''۔

جنت میں داخل ہونے اور وہاں حضور ﷺ کے ساتھ رہنے کا جو آسان نسخہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ملا ہے اس نسخے کو عملی زندگی میں منطبق کرنے کی مخلصانہ جدوجہد کی جائے۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ ہمیں سنت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، اور قوی حوصلہ اور جذبۂ صادق عطا فرمائے۔

دراصل محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی انسانی کمالات اور اخلاقِ حسنہ کا کامل مجموعہ تھی، نہ صرف ذات بلکہ آپ ﷺ کے جملہ اقوال وافعال بھی انسانیت کے عروج کے لیے کامل نمونہ ہیں، اسی طرح آپ کی لائی ہوئی کتاب اور آپ پر اتاری ہوئی تمام باتوں کو شریعت سے تعبیر کیا جاتا ہے، اسلامی شریعت مکمل ترین شریعت ہے، حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''آپ ﷺ کی شریعت مکمل ترین شریعت ہے، کوئی ایسی معقول اور بھلی بات نہیں ہے جو عقلی طور پر معقول و مستحسن ہو، اور آپ نے اس کا حکم نہ دیا ہو اور کوئی ایسی نامناسب اور قبیح بات نہیں جس کو عقل نامناسب اور قبیح کہتی ہو اور آپ ﷺ نے اس سے نہ روکا ہو، آپ نے کسی ایسی بات کا حکم نہیں دیا جس کے متعلق آج یہ کہنے کا موقع ہو کہ کاش آپ ﷺ اس کا حکم نہ دیتے اور نہ کسی ایسی چیز کی ممانعت کی کہ آج یہ کہا جا سکے کہ کاش آپ اس کی ممانعت نہ کرتے، آپ نے تمام پاکیزہ اور صاف ستھری چیزوں کو حلال کیا اور ان میں سے کسی چیز کو حرام نہیں کیا، جس طرح بعض شریعتوں میں حرام کیا گیا تھا، اور آپ نے تمام

ناپاک اور گندی چیزوں کو حرام قرار دیا، ان میں سے کسی چیز کو حلال نہیں کیا، جس طرح بعض شریعتوں میں حلال ہوئیں، دنیا کی تمام قوموں کے پاس جتنی خوبیاں اور محاسن ہیں، اس شریعت میں وہ سب جمع ہیں، اگر کوئی عقل مند ان عبادتوں کے بارے میں غور کرے گا جو اسلام میں مشروع ہیں اور دوسری قوموں کی عبادتوں پر غور کرے گا تو اسلامی عبادات کی برتری اور فوقیت ظاہر ہوگی، یہی حال تمام حدود واحکام اور شریعت کے مسائل وقوانین کا ہے''۔ (۲۵/ اگست ۲۰۰۵ء تعمیر حیات لکھنؤ)

انھی اسلامی عبادتوں اور دیگر احکامِ دینیہ، قانونِ معاشرت، حدود وشریعت کے مسائل وقوانین کے مجموعہ ''اعلام الموقعین '' کا آخری باب حضرت حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے فتاوی رسول اللہ کے نام سے مرتب کیا ہے، علامہ ابن قیم فرماتے ہیں کہ تبلیغ وافتا کے منصب پر سب سے پہلے اللہ تبارک وتعالیٰ نے خود کو فائز کیا ''ویستفتونك فی النساء، قل الله یفتیکم '' پھر رب تعالیٰ نے انسانوں میں اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کو اس منصب پر فائز فرمایا: ''یسئلونك عن الأهلة، قل: هی مواقیت للناس '' گویا رسول اللہ ﷺ سب سے پہلے اس منصب عالیہ پر فائز کیے گئے اور آپ ﷺ وحی الٰہی کی روشنی میں پیش آمدہ مسائل کا حل پیش فرماتے تھے، آپ کے فتاوی جامع ہوا کرتے تھے: ''أوتیت جوامع الکلم '' انھی جوامع الکلم کا ایک حصہ جو فتاوی رسول اللہ ﷺ ہے، اس کا ترجمہ کرانے اور اس کی اشاعت کے لیے میرے مخلص تین بھائیوں کو آمادہ کرنے کی سعادت سے اللہ نے نوازا، جب یہ کتاب میری نظروں سے گزری تو میں نے شوق سے اس کا مطالعہ کیا، اس کتاب کی اہمیت کو دیکھ کر یہ جذبہ پیدا ہوا کہ اس کتاب کو اردو میں منتقل کیا جائے، چناں چہ ترجمے کے لیے میں نے اپنے مخلص دوست مولوی عبدالحمید اطہر ندوی سے درخواست کی، تو انہوں نے اس کام کو بسر وچشم قبول کیا، اور چند دنوں میں اس کام کو مکمل کیا، موصوف کا یہ پہلا ترجمہ نہیں ہے بلکہ اس سے قبل بھی کئی کتابوں کا انھوں نے ترجمہ کیا ہے جو شائع بھی ہو چکی ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس خدمت کو حضور اکرم ﷺ کی شفاعت اور کل محشر کے میدان میں حضور ﷺ کا جوار اور جنت میں رفاقت کا ذریعہ بنائے: ''المرء مع من أحب'' اسی جذبۂ صادق سے یہ کتاب شائع کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے، اس پر رب تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوں، اور عند اللہ اور عند الناس قبولیت کے لیے دعا گو ہوں۔

خادم قرآن ارشاد علی افریقہ ندوی

سابق مدرس مدرسہ عمر بن خطابؓ لتحفیظ القرآن الکریم۔ دبئی، امارات

علامہ ابن قیم

مختصر حالات زندگی

(۶۹۱ھ۔۷۵۱ھ/۱۲۹۲ء۔۱۳۵۰ء)

نام ونسبت ولادت:

علامہ حافظ امام ابن قیم اسلامی تاریخ کے نہایت ممتاز علماء میں سے ہیں آپ کا پورا نام شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن اَبی بکر الزرعی الدمشقی ہے۔ زرع، دمشق کے مضافات میں ایک گاؤں ہے۔ آپ وہیں کے رہنے والے تھے وہیں ۷/صفر ۶۹۱ھ کو آپ کی پیدائش ہوئی۔ ابن قیم الجوزیہ کے نام سے آپ مشہور ہیں، آپ کے والد مدرسہ جوزیہ کے قیم (منتظم و مہتمم) تھے۔ اسی نسبت سے آپ کو ابن قیم الجوزیہ (مدرسہ جوزیہ کے مہتمم کے صاحبزادے) کہا جاتا ہے، اور اختصاراً صرف ابن القیم کہا جاتا ہے۔ علمی دنیا میں اسی نام سے آپ نے شہرت پائی۔

تعلیم اور اساتذہ:

آپ نے ہر فن کو اس کے ماہرین سے حاصل کیا۔ اس کی تفصیل طوالت کا باعث ہے، مختصر یہ کہ آپ کے اساتذہ میں سب سے مشہور اور عالی مرتبت امام ابن تیمیہ (متوفی ۷۲۸ھ) ہیں، آپ نے کامل ۱۶/سال امام ابن تیمیہ کی خدمت میں گزار کر تمام علوم اسلامیہ میں دسترس حاصل کی۔ آپ امام ابن تیمیہ کے سب سے ممتاز اور مایۂ ناز شاگرد ہیں۔ بلکہ ان کے علوم کے امین وناشر ہیں، آپ کے دوسرے اساتذہ میں امام بدرالدین ابن جماعہ (متوفی

۷۴۳ھ) اور علامہ صفی الدین الھندی (متوفی ۷۱۵ھ) زیادہ مشہور ہیں۔

علمی تبحر:

علامہ ابن قیم ،نحو وعربیت، تفسیر، حدیث ،فقہِ حدیث ،فقہ، اصول فقہ، علم کلام اور علم سلوک ومعرفت میں کامل دستگاہ رکھتے تھے، اور سچ تو یہ ہے کہ ان علوم میں ان کا کوئی ہمسر نہیں تھا۔ان کے علمی تبحر کا اندازہ ان کی صرف ایک کتاب زاد المعاد سے ہی لگایا جاسکتا ہے۔زادالمعاد جیسی کتاب جو علوم اسلامیہ کا لب لباب ہے اور بقول خود ان کے حالت سفر میں لکھی جیسا کہ انھوں نے خود مقدمہ کتاب میں صراحت کی ہے کہ اس کی تحریر کی نوبت قیام کے بجائے سفر کی حالت میں پیش آئی، ایسی حالت میں کہ قلب منتشر وپراگندہ ،دل جمعی مفقود کتابیں جن سے رجوع کیا جاسکے ناپید اور اہل علم جن سے علمی استفادہ ومذاکرہ کیا جاسکے نایاب ہیں۔

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ لکھتے ہیں: اگر یہ صحیح ہے کہ ساری کتاب حالتِ سفر میں لکھی گئی ہے تو یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اس کے مصنف کو علوم اسلامیہ بالخصوص حدیث وفقہ پر حیرت انگیز عبور حاصل تھا، اور علوم دینیہ کا کتب خانہ ان کے سینے میں محفوظ تھا، اور وہ اپنی قوت حفظ واستحضار میں محدثین متقدمین کی یادگار اور اپنے باکمال نادر روزگار استاد (شیخ الاسلام ابن تیمیہ) کے صحیح جانشین ونمونہ تھے۔(تاریخ دعوت وعزیمت جلد دوم ص/۳۵۰)

تصنیفات:

آپ ایک عظیم مصنف تھے، آپ نے مختلف موضوعات پر ستر سے زیادہ بہترین علمی وتحقیقی کتابیں لکھیں، آپ کی ہر تحریر میں علم ومعرفت کے ساتھ لذت وحلاوت بھی ہے بقولِ مولانا علی میاں: حافظ ابن قیم کی تصنیفات حسن ترتیب اور تالیفی سلیقے میں اپنے شیخ حافظ ابن تیمیہ کی تصنیفات سے بھی ممتاز ہیں؛ اس کے علاوہ ان کی کتابوں میں تصوف کی

حلاوت، عبارت کی سلاست اور دل آویزی زیادہ پائی جاتی ہے. یہ غالباً ان کے مزاج کا نتیجہ ہے، جس میں جلال سے زیادہ جمال ہے۔ (ایضاص ۳۴۷۔۳۴۸)

ان کی مشہور کتابوں میں زاد المعاد فی هدی خير العباد، إعلام الموقعين عن رب العالمين، مدارج السالكين فی شرح منازل السائرين، سفر الهجرتين وباب السعادتين، تهذيب سنن أبی داؤد، جلاء الافهام فی الصلاة والسلام علی خير الانام الطب النبوی، الوابل الصيب ورافع الكلم الطيب، شفاء العليل فی مسائل القضاء والقدر والحكمة والتعليل، الروح، الصواعق المرسلة علی الجهمية والمعطلة، حادی الأرواح إلی بلاد الأفراح، روضة المحبين ونزهة المشتاقين، عدة الصابرين، الداء والدواء، أمثال القرآن وغیرہ ہیں، یہ تمام کتابیں مطبوع ومتداول ہیں.

مشہور تلامذہ:

آپ سے بہت سے علماء نے علم کی تحصیل کی، جن میں حافظ ابن کثیر (متوفی ۷۷۴ھ) جو آپ کے رفیق بھی ہیں، ابن عبدالہادی (متوفی ۷۴۴ھ) اور ابن رجب حنبلی (متوفی ۷۹۵ھ) وغیرہ مشاہیر ہیں.

معاصرین کا اعتراف:

معاصرین نے اپ کے فضل وکمال، تبحر علمی، کثرتِ عبادت اور حسن اخلاق کا کھل کر اعتراف کیا ہے اور شان دار الالفاظ میں دادو تحسین پیش کی ہے.

ہم یہاں اختصار کے پیش نظر صرف ابن کثیر اور ابن رجب کے اعترافات نقل کرنے پر اکتفا کریں گے: حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

وہ متعدد علوم وفنون، بالخصوص تفسیر وحدیث واصول میں مشاق اور عبادت وریاضت میں طاق تھے، رات دن علمی اشتغال اور ہر گھڑی تضرع وابتہال، بے آزار

،دوست نواز،صاف دل و پاک باز،خلق ومروت کے پیکر لطف ومحبت کے مظہر،خردہ گیری سے نفور اور بغض وحسد سے کوسوں دور تھے،میں ان کے قریب ترین بلکہ محبوب ترین دوستوں میں سے ہوں،اس پر میری شہادت ہے کہ ہمارے اس زمانے میں کثرت عبادت مین ان کی کوئی نظیر نہیں۔خاص طریقے سے نماز پڑھتے ،وہ طویل طویل قیام وہ لمبے لمبے رکوع وسجود،خلاصہ یہ کہ وہ بہت سے احوال وکمالات میں فرد فرید اور بے نظیر تھے(البدایۃ والنہایۃ ۱۴/۲۹۳،وار ابی حیان،القاہرۃ)

حافظ ابن رجب رقم طراز ہیں:علامہ ابن قیم کو تمام علوم اسلامیہ میں درک تھا،لیکن تفسیر میں تو ان کی نظیر نہیں ملتی،اصول دین میں بھی وہ حد درجہ کمال کو پہنچے ہوئے تھے،حدیث،فقہِ حدیث،فقہ،اصول فقہ اور عربیت اور علم کلام میں بھی کمال حاصل تھا اور دقائق استنباط میں ان کا کوئی ہم سر نہیں تھا،علم سلوک اور اہل تصوف کے اشارات میں بھی کمال حاصل تھا ودقائق پر بھی ان کی وسیع نظر تھی،مین نے قرآن وسنت کے معانی اور حقائق ایمانی کا ان سے بڑا عالم نہیں پایا:وہ معصوم تو تھے لیکن میں نے ان خصوصیات میں ان جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا،(ذیل طبقات الحنابلۃ ۲/ ۴۴۸)

وفات:

اس عالی مرتبت امام نے ۱۳/ رجب ۷۵۱ھ کو وفات پائی اور دمشق کے مشہور قبرستان باب الصغیر میں آپ کی تدفین عمل میں آئی (۱) مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو

۱۔ذیل طبقات الحنابلۃ (ابن رجب حنبلی)۲/ ٤٤٧۔٤٥٢

۲۔الدرالکامنۃفی اعیان المائۃ الثامنۃ(ابن حجر عسقلانی)٤/ ۲۱۔۲۳

۳۔المنہج الأحمد فی تراجم أصحاب الإمام أحمد(العلیمي المقدسی)٥/ ۲

٤۔الوافي بالوفيات(الصفدی)٢/٢٧٠۔٢٧١

٥۔شذرات الذهب (ابن العماد الحنبلی)٦/١٦٨۔١٧١

٦۔بغية الوعاة فی طبقات اللغويين والنحاة(سيوطی)١/٦٢۔٦٣

٧۔البداية والنهاية(ابن كثير)١٤/٢٩٣۔٢٩٤

٨۔المعجم المختص بالمحدثين

٩۔النجوم الزاهرة فی ملوك مصر والقاهرة(ابن تغری بردی)١٠/٢٤٩

١٠۔ هدية العارفين (اسماعيل باشا البغدادی)٢/١٥٨۔١٥٩

١١۔ الأعلام (الزركلی)٦/٥٦

١٢۔ معجم المولفين (كحاله)٩/١٠٦۔١٠٧

۱۴۔نیز دیکھیے تاریخ دعوت وعزیمت جلد دوم ص/۳۴۴۔۳۶۵

۱۵۔مفصل حالات وکمالات پر سعودیہ کے مشہور عالم شیخ بکر بن عبداللہ ابوزید نے مستقل کتاب لکھی ہے"ابن قیم الجوزیہ حیاتہ آثارہ موارده"(دار العاصمہ،الریاض)

عقیدے کے سلسلے میں فتاویٰ امام المفتین ﷺ

۱۔ کیا ہم قیامت کے دن اپنے پروردگار کو دیکھیں گے:

صحیح روایت سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کیا مومنین اپنے رب تبارک وتعالیٰ کو دیکھیں گے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا دوپہر کے وقت جب آسمان صاف ہو، تم کو سورج کے دکھائی دینے میں اختلاف ہوتا ہے''؟ صحابہ نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: ''کیا تم چودھویں کی رات کو جب آسمان بالکل صاف ہو چاند کو دیکھنے میں جھگڑا کرتے ہو''؟ صحابہ نے کہا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اسی طرح اللہ کو دیکھو گے'' متفق علیہ (۱)

۲۔ ہم اللہ کو کیسے دیکھیں گے:

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: ہم اللہ کو کیسے دیکھیں گے جب کہ ہم زمین بھر ہیں اور وہ اکیلا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں اللہ کی نشانیوں سے تم کو اس کے بارے میں بتاتا ہوں، سورج اور چاند اللہ کی چھوٹی سی نشانیاں ہیں، تم ان کو، وہ تم کو ایک ساتھ دیکھتے ہیں، ان کو دیکھنے میں تم آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ نہیں جھگڑتے، تیرے معبود کی قسم! وہ اس بات پر زیادہ قادر ہے کہ وہ تم کو دیکھے اور تم اس کو دیکھو'' امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۲)

۱۔ بخاری: ۸/ ۲۴۹۔ ۲۵۰ حدیث ۴۵۸۱، مسلم: ۱/ ۱۶۷۔ ۱۷۱ حدیث ۳۰۲۔ ۱۸۳

۲۔ مسند امام احمد ۴/ ۱۳

۳۔ تقدیر اور اس کے مطابق لوگوں کا عمل:

صحیح روایت سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ سے تقدیر کے مسئلے اور اس کے مطابق لوگوں کے عمل کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ تقدیر لکھی جا چکی اور اس سے فراغت ہو چکی ہے، یا اس میں نئی چیزیں لکھی جاتی ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلکہ یہ ایسا معاملہ ہے جس کو لکھا جا چکا اور اس سے فراغت ہو چکی''، اس وقت آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: پھر عمل کیوں کیا جائے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''عمل کرو، کیوں کہ ہر ایک کے لیے وہ عمل آسان بنا دیا جاتا ہے جس کے لیے اس کو پیدا کیا گیا ہے، جو نیک بختوں میں ہوتا ہے تو اس کے لیے نیک بختوں کا عمل آسان کر دیا جاتا ہے اور جو بد بختوں میں ہوتا ہے تو اس کے لیے بد بختوں کا عمل آسان کر دیا جاتا ہے، پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی ....''(۱) پس جس نے دیا اور ڈرتا رہا اور بھلی بات کو سچ جانا تو اس کو ہم آسانی میں پہنچا دیں گے، اور جس نے بخل کیا اور بے پروا رہا اور بھلی بات کو جھوٹ جانا، سو اس کو ہم سختی میں پہنچا دیں گے۔ امام مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۲)

۴۔ کیا اللہ دلوں میں چھپی ہوئی باتوں کو جانتا ہے:

صحیح روایت سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ اللہ لوگوں کی دلوں میں چھپی ہوئی باتوں کو جانتا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں''۔ امام مسلم نے اس کو روایت کیا ہے (۳)۔

۵۔ ہمارا پروردگار آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے پہلے کہاں تھا:

صحیح روایت سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: ہمارا پروردگار

۱۔ سورۃ اللیل ۵ تا ۱۰، ۲۔ مسلم ۴/ ۲۰۴۱۔ ۲۰۴۲ حدیث ۱۰۔ ۲۶۵۰ [امام ابن قیم نے یہاں دو حدیثوں کو ملا دیا ہے، دیکھیے حدیث: ۲۶۴۷، نیز صحیح بخاری میں بھی یہ روایت موجود ہے، حدیث: ۱۳۶۲]، (۳) [مسلم حدیث: ۹۷۴، ونسائی حدیث: ۳۴۱۵ و ۲۰۳۹]

آسمانوں اور زمین کی تخلیق (۱) سے پہلے کہاں تھا؟

آپ ﷺ سائل پر ناراض نہیں ہوئے، بلکہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ بادل (۲) میں تھا، اس کے اوپر ہوا تھی اور اس کے نیچے بھی ہوا“ امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے (۳)

۶۔ دنیا کی تخلیق کیسے ہوئی:

صحیح روایت سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: دنیا کی تخلیق کیسے ہوئی؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تھا، اس کے علاوہ کوئی چیز نہیں تھی، اس کا عرش پانی پر تھا، لوح محفوظ میں ہر چیز لکھی جا چکی ہے“ امام بخاری نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۴)

۷۔ جس دن زمین تبدیل کی جائے گی تو لوگ کہاں رہیں گے:

صحیح روایت سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: جس دن زمین تبدیل کی جائے گی تو لوگ کہاں رہیں گے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ”پل صراط پر“، دوسری روایت میں ہے: ”وہ پل صراط سے ہٹ کر تاریکی میں رہیں گے“، پھر دریافت کیا گیا: سب سے پہلے کن لوگوں کو اجازت ملے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”غریب مہاجرین کو“ امام مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۵)

دونوں کے درمیان کوئی تعارض نہیں ہے کیوں کہ تاریکی پل صراط کے ابتدائی حصہ میں ہوگی، وہی تبدیلی کی ابتدا اور اس کی تکمیل ہے، اس طرح وہ پل صراط پر ہی ہوں گے۔

۸۔ جو لوگ فتنہ کرنے کی غرض سے قرآن کے متشابہات کے درپے ہوتے ہیں:

آپ ﷺ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اللہ تعالی کے فرمان: ”هُوَ الَّذِيْ أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا

۱۔ ابن قیم نے یہاں ”قبل أن يخلق السماوات والأرض“ کے الفاظ نقل کیے ہیں، احمد کی دوسری روایت میں قبل أن يخلق خلقه“ ہے، اور یہی الفاظ ترمذی اور ابن ماجہ کی روایت میں بھی ہے، اور سماوات وارض سے مراد مطلق مخلوق ہی ہے (فیصل) ۲۔ حدیث میں لفظ ”عماء“ ہے، اور عماء یعنی بادل، کچھ علماء کا کہنا ہے کہ عماء سے کوئی چیز مراد نہیں ہے، اس لیے کہ اگر کوئی چیز مراد ہوگی تو وہ بھی از قبیل خلق ہوگی اور سوال ہے خلق کی پیدائش سے قبل سے متعلق، تو اس کا مطلب ہے کہ اللہ کے ساتھ کوئی چیز نہیں تھی، وہ فرماتے ہیں کہ ایک روایت میں ”عمی“ کا لفظ ہے جس سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ نقله السندي، دیکھیے مسند احمد ۲۶/۱۰۸-۱۰۹، رقم ۱۶۱۸۸ (فیصل)، ۳۔ مسند امام احمد ۴/۱۱ [ومسند احمد ۴/۱۲، ترمذی (۳۱۰۹)، ابن ماجہ (۱۸۲)] ۴۔ بخاری ۶/۲۸۶ حدیث ۳۱۹۱-۳۲ (۵) مسلم ۱/۲۵۲ حدیث ۳۴-۳۱۵

الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَاتَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَاْوِيْلِهٖ" (وہی ہے جس نے تم پر کتاب اتاری، اس میں بعض آیتیں محکم ہیں یعنی ان کے معنی واضح ہیں وہ کتاب کی اصل ہیں، اور دوسری متشابہ ہیں یعنی جن کے معنی معلوم یا متعین نہیں، سو جن کے دلوں میں کجی ہے وہ متشابہات کے درپے ہوتے ہیں، گمراہی پھیلانے کی غرض سے اور (غلط) مطلب معلوم کرنے کی غرض سے) (آل عمران ۷)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو اس کے متشابہ کی پیروی کرتے ہوں تو (جان لو کہ) یہ وہی لوگ ہیں جن کا تذکرہ اللہ نے کیا ہے، پس تم ان سے چوکنا رہو" متفق علیہ (۱)

۹۔ "يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا" کا کیا مطلب ہے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے فرمان "فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا" ہلکا پھلکا حساب لیا جائے گا (انشقاق) کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ صرف پیشی ہے" امام مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۲)

۱۰۔ قیامت کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت انس نے کہا کہ آپ ان کی سفارش کریں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں کروں گا"۔

انھوں نے دریافت کیا: میں قیامت کے دن آپ کو کہاں تلاش کروں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سب سے پہلے تم مجھے پل صراط پر تلاش کرو"۔

میں نے دریافت کیا: اگر میں آپ کو پل صراط پر نہ پاؤں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تو میں میزان کے پاس رہوں گا"۔

میں نے دریافت کیا: اگر میں آپ کو میزان پر نہ پاؤں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں حوض کوثر کے پاس رہوں گا، قیامت کے دن میں ان تینوں میں سے کسی ایک جگہ ضرور رہوں گا" امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے (۳)

۱۔ بخاری: ۲۰۹۸ حدیث ۴۵۴۷، مسلم: ۴/۲۰۵۳ حدیث ۱/۲۶۶۵، ۲۔ مسلم ۴/۲۲۰۴ حدیث ۷۹۔۲۸۷۶

۳۔ مسند امام احمد ۳/۱۷۸

۱۱۔ جنت والے سب سے پہلے کیا کھائیں گے اور کیا پیئیں گے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ جنت والے سب سے پہلے کیا کھائیں گے؟
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مچھلی کے جگر کا بڑھا ہوا حصہ''۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: اس کے بعد ان کی غذا کیا ہوگی؟
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان کے لیے جنت کا وہ بیل ذبح کیا جائے گا جو جنت کے کناروں پر چرتا تھا''۔
پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: جنت میں اس کے بعد پینا کیا ہوگا؟
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت کے اس چشمے سے پئیں گے جس کا نام سلسبیل ہے'' امام مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

۱۲۔ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پروردگار کو دیکھا ہے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کیا آپ نے پروردگار کو دیکھا ہے؟
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ نور ہے، میں اس کو کہاں دیکھ سکتا ہوں'' امام مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔(۲)
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا اور رویت کے لیے رکاوٹ بننے والی چیز سے متنبہ کیا کہ وہ نور ہے، جو رب تعالیٰ کا حجاب ہے، اگر وہ اس کو کھول دے تو اس کے سامنے کوئی چیز کھڑی نہ رہ سکے۔

۱۳۔ ہمارا پروردگار ہم کو کیسے جمع کرے گا جب کہ ہم کو ہوائیں اور درندے ریزہ ریزہ کر دیتے ہیں اور ہم فنا ہو چکے ہوں گے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: اللہ کے رسول! ہم کو ہوائیں اور درندے ریزہ ریزہ کر دینے کے بعد جب کہ ہم فنا ہو چکے ہوں گے ہمارا پروردگار ہم کو کیسے جمع کرے گا؟
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کرنے والے سے فرمایا: ''میں تم کو اس کی مثال اللہ کی

۱۔ مسلم: ۱/۲۵۲ حدیث ۳۴۔۳۱۵

۲۔ مسلم ۱/۱۶۱ حدیث ۲۹۱۔۱۷۸

نشانیوں میں دیتا ہوں، تم زمین کو بوسیدہ اور بنجر دیکھتے ہو تو کہتے ہو: یہ زمین کبھی زندہ (سرسبز) نہیں ہوگی، تمہارا پروردگار اس زمین پر بارش نازل فرماتا ہے، پھر تھوڑے ہی دنوں بعد تمہارا گزر اس زمین سے ہوتا ہے تو تم اس کو سرسبز وشاداب دیکھتے ہو، تمہارے معبود کی قسم! وہ ان کو جمع کرنے پر پانی کے ذریعے زمین سے نباتات نکالنے سے زیادہ قدرت رکھتا ہے"۔ امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے(۱)

۱۴۔ جب ہماری رب سے ملاقات ہوگی تو وہ ہمارے ساتھ کیا کرے گا:

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: اللہ کے رسول! جب رب سے ہماری ملاقات ہوگی تو وہ ہمارے ساتھ کیا کرے گا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "تم کو اس کے حضور پیش کیا جائے گا، جب کہ تمہارے تمام بھید اس پر ظاہر ہوں گے، تمہاری کوئی چیز اس پر مخفی نہیں ہوگی، پھر تمہارا پروردگار ایک چلو پانی لے گا اور تمہارے سامنے چھڑکے گا، تمہارے معبود کی قسم! تم میں سے ہر ایک کے چہرہ پر ایک قطرہ گرے گا، جہاں تک مسلمان کا تعلق ہے وہ قطرہ اس کے چہرے کو سفید نرم ونازک کپڑے کی طرح بنا دے گا اور کافر کو کالے کوئلے کی طرح منہ بند چڑھائے گا" امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۲)

۱۵۔ ہم کیسے دیکھیں گے جب کہ سورج اور چاند کی روشنی نہیں ہوگی:

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: ہم کیسے دیکھیں گے جب کہ سورج اور چاند روک دیے جائیں گے؟ (یعنی ان کے نہ ہونے کی وجہ سے کوئی روشنی نہیں ہوگی)

آپ ﷺ نے سائل سے فرمایا: "اسی طرح دیکھو گے جس طرح تم اس وقت سورج کی روشنی میں دیکھ رہے ہو، وہ اس دن ہوگا جس دن زمین روشن کر دی جائے گی، پھر اس کے مقابل پہاڑ ہوں گے"۔

۱۔ مسند امام احمد ۴/۱۳

۲۔ مسند امام احمد ۴/۱۴

۱۶۔ آخرت میں نیکیوں اور برائیوں کا بدلہ

دریافت کیا گیا: ہماری نیکیوں اور برائیوں کا کیا بدلہ ملے گا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک نیکی کے بدلے دس نیکیاں، برائی کا بدلہ اسی طرح یا معاف کر دیا جائے گا''۔(۱)

۱۷۔ جنت کی نعمتیں:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: جنت سے جھانکنے سے کن چیزوں پر نظر پڑے گی؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صاف شفاف شہد کی نہروں پر، شراب کی نہروں پر، جس میں سر درد اور ندامت و پشیمانی نہیں ہوگی، اور دودھ کی نہروں پر، جس کا مزہ بدلا نہیں ہوگا، اور صاف شفاف پانی اور میووں پر، تمہارے معبود کی قسم! وہ چیزیں دیکھو گے جن کو تم جانتے ہو اور اس کے ساتھ اس سے بہتر، اور پاک وصاف بیویاں''۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کیا اس میں ہمارے لیے بیویاں ہوں گی؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نیک عورتیں نیک مردوں کے لیے ہوں گی، دنیا میں لذت حاصل کرنے کی طرح تم ان سے لذت حاصل کرو گے، اور وہ تم سے لذت حاصل کریں گی، لیکن ان کو بچے نہیں ہوں گے'' امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے(۲)

۱۸۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی کیسے آتی ہے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وحی آنے کی کیفیت کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کبھی گھنٹی کی گونج کی طرح آتی ہے، یہ مجھ پر سب سے زیادہ سخت ہوتا ہے، وحی کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے تو اللہ کی بتائی ہوئی بات میں محفوظ کر چکا ہوتا ہوں، کبھی فرشتہ آدمی کی شکل میں میرے پاس آتا ہے'' متفق علیہ(۳)

۱۔ مسند امام احمد ۴/۱۴	۲۔ ایضاً

۳۔ بخاری: ۱/۱۸ حدیث ۲، مسلم: ۴/۱۸۱۶۔۱۸۱۷ حدیث ۲۳۳۳

۱۹۔ بچے کا اپنے باپ یا ماں کے مشابہ ہونا:

آپ ﷺ سے بچے کے کبھی اپنے باپ اور کبھی اپنی ماں کے مشابہ ہونے کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب مرد کی منی عورت کی منی پر سبقت کر جاتی ہے تو بچہ باپ کے مشابہ ہوتا ہے اور جب عورت کی منی مرد کی منی پر سبقت کر جاتی ہے تو بچہ ماں کے مشابہ ہو جاتا ہے'' متفق علیہ(۱)

امام مسلم نے صحیح مسلم (۲) میں جو روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب مرد کی منی عورت کی منی پر غالب آجاتی ہے تو اللہ کی اجازت سے بچہ ہوتا ہے اور جب عورت کی منی مرد کی منی پر غالب آجاتی ہے تو اللہ کی اجازت سے بچی ہوتی ہے'' ہمارے شیخ (امام ابن تیمیہؒ) اس لفظ کے محفوظ ہونے کے سلسلے میں توقف کرتے تھے اور فرماتے تھے: محفوظ پہلا ہی لفظ ہے، بچہ ہونے اور بچی ہونے کا کوئی طبعی سبب نہیں ہے، بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرشتے کو حکم دیتا ہے جیسے وہ بچے کو پیدا کرنا چاہتا ہے، اس وجہ سے رزق، موت، سعادت اور بدبختی کے ساتھ ہی جنس کی تخلیق کو بھی رکھا ہے۔

میری رائے یہ ہے: اگر یہ لفظ محفوظ ہے تو اس کے اور پہلے والے لفظ کے درمیان کوئی تعارض نہیں ہے، منی کا سبقت کرنا مشابہت کا سبب ہے اور دوسرے کے پانی پر غالب آجانا بچہ یا بچی ہونے کا سبب ہے۔ واللہ اعلم

۲۰۔ مشرکین کے علاقے پر شب خون مارا جاتا ہے تو ان کے بچے اور عورتیں بھی قتل ہوتی ہیں، اس کا کیا حکم ہے:

آپ ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا کہ مشرکین کے علاقے پر شب

۱۔ بخاری: ۶/۳۶۲۔۳۶۳ ح ۳۳۲۹، مسلم: ۱/۲۵۰ ح ۳۰۔۳۱۱

۲۔ مسلم ۱/۲۵۲۔۲۵۳ حدیث ۳۴۔۳۱۵

خون مارا جاتا ہے تو ان کے بچے اور عورتیں بھی قتل ہو جاتے ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ ان ہی میں سے ہیں''(۱)

یہ حدیث صحیح ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ دنیوی احکام اور عدم ضمانت میں وہ بھی ان کے تابع ہیں، آخرت کی سزا میں وہ ان کے تابع نہیں ہیں، کیوں کہ اللہ تعالیٰ کسی کو حجت قائم ہونے سے پہلے عذاب نہیں دیتا۔

۲۱۔ آیت ''وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرٰى'' کا مطلب:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے فرمان ''وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرٰى'' (اور انھوں (پیغمبر) نے اس فرشتہ کو ایک اور دفعہ بھی (اصلی شکل میں) دیکھا ہے)(۲) کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ جبرئیل علیہ السلام ہیں، ان کی تخلیقی صورت میں میں نے ان کو صرف دو مرتبہ دیکھا ہے''۔ امام مسلم نے اس کو روایت کیا ہے(۳)

جب یہ آیت نازل ہوئی: ''اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ، ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ'' (آپ کو بھی مرنا ہے، اور ان کو بھی مرنا ہے، پھر قیامت کے دن تم مقدمات اپنے رب کے سامنے پیش کرو گے)(۴) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: جو ہمارے درمیان دنیا میں معاملات تھے، کیا ان کو گناہوں کی خصوصیات کے ساتھ دوبارہ پیش کیا جائے گا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جی ہاں وہ دوبارہ تم پر پیش کیا جائے گا یہاں تک کہ تم ہر حق والے کا حق ادا کرو''(۵) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ بہت ہی سخت معاملہ ہے۔

۱۔ بخاری: ۶/۱۴۶ ح ۱۲۔۳۰۱۳ ۲۔ سورۂ نجم ۱۳ ۳۔ مسلم ۱/۱۵۹ ح ۲۸۷۔۱۷۷

۴۔ سورہ زمر ۳۰۔۳۱ ۵۔ مسند احمد: ۱/۱۶۷

۲۲۔ کافر کو چہرے کے بل کیسے اٹھایا جائے گا:

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: کافر کو منہ کے بل کیسے اٹھایا جائے گا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اس کو دنیا میں پیروں کے بل چلایا ہے، کیا اس کو آخرت میں چہرے کے بل چلانے پر قادر نہیں ہے؟'' (۱)

۲۳۔ کیا آپ اپنے گھر والوں کو قیامت کے دن یاد کریں گے:

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: کیا آپ اپنے گھر والوں کو قیامت کے دن یاد کریں گے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تین جگہوں پر کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا، جب میزان قائم کی جائے گی، یہاں تک کہ اس کو معلوم ہوگا کہ اس کی میزان بھاری ہے یا ہلکی، جب نامۂ اعمال اڑیں گے، یہاں تک کہ وہ اپنے نامۂ اعمال کو اپنے داہنے یا بائیں ہاتھ میں یا پیٹھ پیچھے دیکھ لے گا، اور جب جہنم پر پل صراط رکھا جائے گا، اس کے دونوں کنارے لوہے کے آنکڑے اور کانٹے دار پودے ہوں گے، ان کے ذریعے اللہ اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہے گا روکے گا، یہاں تک کہ اس کو معلوم ہوگا کہ اس کو نجات ملے گی یا نہیں''۔ (۲)

۲۴۔ آدمی کا حشر اس کے ساتھ ہوگا جس سے اس کو محبت ہوگی:

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: اللہ کے رسول! آدمی کچھ لوگوں کو چاہتا ہے لیکن اب تک اس نے ان کی طرح عمل نہیں کیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا جن سے اس کو محبت ہے''۔ (۳)

آپ ﷺ سے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: ایک آدمی چند لوگوں

۱۔ بخاری: ۸/۴۹۲ حد ۴۷۶۰　　۲۔ مسند امام احمد: ۶/۱۱۰

۳۔ بخاری: ۱۰/۵۵۷ حدیث ۶۱۷۰ [و مسلم (۲۶۴۰)]

سے محبت کرتا ہے لیکن وہ ان کی طرح عمل نہیں کرسکتا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابوذر! تمہارا حشر ان ہی کے ساتھ ہوگا جن کو تم چاہتے ہو''، انھوں نے کہا: میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابوذر! تمہارا حشر ان کے ساتھ ہوگا جن سے تم محبت کرتے ہو''۔(۱)

۲۵۔ کوثر کیا ہے:

آپ ﷺ سے کوثر کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ ایک نہر ہے جو میرے پروردگار نے جنت میں مجھے عطا کی ہے، وہ دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھی، اس میں پرندے ہیں جن کی گردنیں اونٹوں کی گردنوں کی طرح ہیں''۔

دریافت کیا گیا: اللہ کے رسول! وہ نرم و نازک ہوں گے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان کو کھانے والے ان سے زیادہ نرم و نازک ہوں گے''۔(۲)

۲۶۔ کونسی چیز جہنم میں اور کون سی چیز جنت میں داخل کرتی ہے:

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ لوگوں کو سب سے زیادہ جہنم میں داخل کرنے والی چیز کیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''منہ اور شرمگاہ''، اور سب سے زیادہ جنت میں داخل کرنے والی چیز کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی خشیت اور حسنِ اخلاق''(۳)

۱۔ مسند امام احمد: ۵/۱۶۶ ۲۔ مسند امام احمد: ۳/۲۲۰، ۲۳۶ [و ترمذی ۲۵۴۲]

۳۔ مسند امام احمد: ۲/۲۹۱، سنن ابن ماجہ: ۲/۱۴۱۸ حدیث ۴۲۴۶

۲۷۔ عورت کی شادی مختلف اوقات میں دو اور تین مردوں سے ہوتی ہے وہ جنت میں کس کے ساتھ ہو گی:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا جس کی دو اور تین مردوں سے شادی ہوتی ہے، وہ قیامت کے دن ان میں سے کس کے ساتھ ہو گی؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کو اختیار دیا جائے گا تو وہ ان میں سے بہترین اخلاق والے کے ساتھ ہو جائے گی''۔(۱)

۲۸۔ کونسا گناہ سب سے بڑا ہے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کونسا گناہ سب سے بڑا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ جب کہ اس نے تم کو پیدا کیا ہے''۔

دریافت کیا گیا: پھر کونسا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس خوف سے اپنے بچے کو قتل کرو کہ وہ تمہارے ساتھ کھائے گا''۔

دریافت کیا گیا: پھر کونسا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنی پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرو''۔(۲)

۲۹۔ کونسا عمل اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کونسا عمل اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہے؟

۱۔ طبرانی ''المعجم الکبیر'' ۲۲۲/۲۳ حدیث ۴۱۱

۲۔ بخاری: ۱۶۳/۸ حدیث ۴۴۷۷

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے وقت پر نماز پڑھنا''، دوسری روایت میں ہے: ''اول وقت میں نماز پڑھنا''۔

دریافت کیا گیا: پھر کونسا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے راستے میں جہاد کرنا''۔

دریافت کیا گیا: پھر کونسا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنا''۔(۱)

۳۰۔''یَا أُخْتَ هَارُوْنَ'' کا مطلب:

آپ ﷺ سے اللہ کے فرمان ''یا أخت هارون'' (اے ہارون کی بہن)(۲) کے بارے میں دریافت کیا گیا: جب کہ عیسیٰ اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان بڑا لمبا عرصہ ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ اپنے انبیا اور اپنے سے پہلے والے صالحین کے ناموں پر نام رکھتے تھے''۔(۳)

۳۱۔قیامت کی ابتدائی نشانیاں:

آپ ﷺ سے قیامت کی ابتدائی نشانیوں کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک آگ ہوگی جو مشرق سے مغرب تک لوگوں کو جمع کرے گی'' یہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے تین سوالوں میں سے ایک سوال ہے دوسرا سوال: جنت والے سب سے پہلے کیا کھائیں گے؟ اور تیسرا سوال: بچے کا اپنے باپ اور ماں کے مشابہ ہونے کا سبب کیا ہے؟

حدیث گڑھنے والے جھوٹوں نے ان سوالوں میں اضافہ کیا ہے اور ان پر مشتمل ایک الگ کتاب بنائی ہے جس کو انھوں نے ''مسائل عبداللہ بن سلام'' (عبداللہ بن سلام

۱۔ بخاری: ۱۰/۴۰۰ حدیث ۵۹۷۰، ۲۔ یعنی حضرت مریمؑ کو لوگوں نے اس طرح مخاطب کیا تھا جیسا کہ قرآن نے بیان کیا ہے جب کہ ہارونؑ، موسیٰؑ کے بھائی مشہور ہیں اور عیسیٰ اور موسیٰ کے بیچ میں لمبا عرصہ ہے تو اس کا مطلب کیا ہے؟ (فیصل)، ۳۔ مسلم: ۳/۱۶۸۵ حدیث ۹۔۲۱۳۵

کے سوالات) کا نام دیا ہے، یہ تین سوالات ہی صحیح بخاری میں ہیں۔(۱)

۳۲۔ اسلام اور ایمان کی تعریف:

آپ ﷺ سے اسلام کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکاۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا''۔

آپ ﷺ سے ایمان کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایمان یہ ہے کہ تم اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور موت کے بعد زندہ ہونے پر ایمان لے آؤ''۔(۲)

آپ ﷺ سے ایک شخص نے دریافت کیا: آپ کو اللہ نے کیا دے کر بھیجا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام''۔

اس نے دریافت کیا: اسلام کیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام یہ ہے کہ تم اپنے دل کو اللہ کا فرماں بردار بناؤ اور اپنا رخ اللہ کی طرف کرو، فرض نماز پڑھو اور فرض زکاۃ ادا کرو، ان دونوں کا تعلق آپس میں ایسا ہے جیسے ایک دوسرے کا تعاون کرنے والے بھائی، اللہ اس بندہ کی توبہ قبول نہیں کرتا جو اسلام لانے کے بعد شرک کرے'' ابن حبان نے اس کو روایت کیا ہے۔(۳)

۳۳۔ احسان کسے کہتے ہیں:

آپ ﷺ سے احسان کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اللہ کی اس طرح عبادت کرو گویا تم اس کو دیکھ رہے

۱۔ بخاری ۸/ ۱۶۵ حدیث ۴۴۸۰ ۲۔ [بخاری حدیث: ۵۰ و مسلم حدیث ۸، ۹، ۱۰]

۳۔ الاحسان ۱/ ۳۷۷ حدیث ۱۶۰

ہو، اگر تم اس کو نہیں دیکھ رہے ہو تو وہ تم کو دیکھ رہا ہے"۔(۱)

۳۴۔ "وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا آتَوْا وَقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ" کا مطلب:

آپ ﷺ سے آیت "وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا آتَوْا وَقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ" (اور جو لوگ دیتے ہیں (اللہ کی راہ میں) جو کچھ دیتے ہیں اور (باوجود) دینے کے ان کے دل اس سے خوف زدہ ہیں کہ وہ رب کے پاس جانے والے ہیں) (مومنون ۶۰) کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ وہ لوگ ہیں جو روزے رکھتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں، صدقہ کرتے ہیں جب کہ ان کو اس بات کا خوف لگا رہتا ہے کہ ان کی طرف سے قبول نہ کیا جائے"۔(۲)

۳۵۔ "وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ آدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ" کا مطلب:

آپ ﷺ سے آیت "وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ آدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ...... "(۳) (اور جب کہ تمہارے پروردگار نے اولادِ آدم کی پشت سے ان کی اولاد کو نکالا اور خود انھیں کو ان کی جانوں پر گواہ کیا (اور کہا) کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں، بولے ضرور ہیں، ہم گواہی دیتے ہیں) کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا، پھر اپنا داہنا ہاتھ ان کی پیٹھ پر پھیر کر ایک ذریت نکالی اور فرمایا: میں نے ان لوگوں کو جنت کے لیے پیدا کیا ہے، اور یہ لوگ جنتیوں کا عمل کریں گے، پھر اللہ نے آدم کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا اور اس سے ایک ذریت

۱۔[بخاری حدیث ۵۰ و مسلم حدیث ۸-۱۰] ۲۔ترمذی: ۵/ ۱۷۸-۱۷۹ حدیث ۳۱۷۵

۳۔اعراف ۱۷۲

نکالی اور فرمایا: میں نے ان کو جہنم کے لیے پیدا کیا ہے، اور یہ جہنمیوں کا عمل کریں گے"، ایک شخص نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! پھر عمل کیوں کیا جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "جب اللہ کسی بندہ کو جنت کے لیے پیدا فرماتا ہے تو اس کو جنتیوں کے عمل کی توفیق دیتا ہے، یہاں تک کہ جنتیوں کے عمل پر اس کو موت آتی ہے تو اللہ اس کو جنت میں داخل فرماتا ہے، جب اللہ کسی بندے کو جہنم کے لیے پیدا فرماتا ہے تو اس سے جہنمیوں کا عمل کرواتا ہے، یہاں تک کہ وہ جہنمیوں کے عمل پر مرجاتا ہے تو وہ جہنم میں داخل ہوجاتا ہے"۔(۱)

۳۶۔"یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا عَلَیْكُمْ اَنْفُسَكُمْ" کا مطلب:

آپ ﷺ سے آیت: "یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا عَلَیْكُمْ اَنْفُسَكُمْ" (اے ایمان والو! اپنی فکر کرو، جب تم راہ پر چل رہے ہو تو جو شخص گمراہ رہے تو اس سے تمہارا کوئی نقصان نہیں)(۲) کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "بلکہ نیک کاموں کا حکم کرو اور برائیوں سے روکو، یہاں تک کہ جب تم دیکھو کہ حرص کے پیچھے دوڑا جارہا ہے، خواہشات کی پیروی کی جارہی ہے، دنیا کو ترجیح دی جارہی ہے اور ہر شخص اپنی رائے پر مصر ہے تو تم اپنی فکر کرو اور لوگوں کے معاملات کو چھوڑ دو"۔(۳)

۳۷۔کیا دواؤں اور جھاڑ پھونک سے تقدیر بدلتی ہے:

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کیا دواؤں اور جھاڑ پھونک سے تقدیر بدلتی ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ بھی تقدیر میں سے ہے"(۴)

۱۔ترمذی: ۵/ ۲۴۸۔۲۴۹ حدیث ۳۰۷۵　　۲۔مائدہ ۱۰۵

۳۔ابوداود: ۴/ ۵۱۲ حدیث ۴۳۴۱　　۴۔ترمذی: ۴/ ۳۴۹ ح ۲۰۶۵

۳۸۔ مشرکین کے ان بچوں کا حکم جن کا بچپن میں انتقال ہو جائے:

آپ ﷺ سے مشرکین کے ان بچوں کے بارے میں دریافت کیا گیا جن کا کم عمری میں انتقال ہو جائے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ زیادہ واقف ہے کہ وہ کیا عمل کرنے والے تھے''۔(۱)

یہ توقف کی بات نہیں ہے جیسا کہ بعض لوگوں نے سمجھا ہے، اور نہ یہ مطلب ہے کہ اللہ ان کو اپنے علم کے مطابق بدلہ دے گا کہ اگر وہ زندہ رہتے تو کیا عمل کرتے، بلکہ دوٹوک جواب ہے کہ اللہ جانتا ہے کہ وہ کیا عمل کریں گے، اور وہ ان کو اپنی معلومات کے مطابق قیامت کے دن ان سے ظاہر ہونے والے عمل کی وجہ سے بدلہ دے گا، نہ کہ صرف اپنے علم کے مطابق، اس کی وضاحت بہت سی حدیثوں سے ہوتی ہے، محدثین اس بات پر متفق ہیں کہ قیامت کے دن ان کا امتحان لیا جائے گا، جو اطاعت کرے گا جنت میں داخل ہو گا اور جو نافرمانی کرے گا وہ جہنم میں چلا جائے گا۔

۳۹۔ افضل جہاد:

آپ ﷺ سے سب سے افضل جہاد کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کا گھوڑا مار دیا جائے اور اس کا خون بہا دیا جائے''(۲)

۴۰۔ افضل صدقہ:

آپ ﷺ سے سب سے افضل صدقے کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس حال میں صدقہ کرو کہ تمہاری صحت اچھی ہو اور مال کی حرص اور لالچ دل میں ہو، تم کو فقر کا اندیشہ ہو اور مالداری کی امید اور خواہش ہو''۔(۳)

۴۱۔ کون سی بات بہتر ہے:

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کون سی بات سب سے بہتر ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: '' وہ جس کو اللہ نے فرشتوں کے لیے منتخب کیا ہے: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ ''(۴)۔ (اللہ کی ذات پاک ہے اور وہی قابلِ حمد و ستائش ہے)۔

۱۔ بخاری: ۱۱/۴۹۳ حدیث ۶۵۹۷ و حدیث ۱۳۸۴ و مسلم ۲۶۵۹، ۲۔ ابوداود: ۲/۱۴۶ حدیث ۱۴۴۹، ابوداود میں ای القتل اشرف، کے جواب میں یہ بات ہے، مصنف نے یہاں جو بات نقل کی ہے وہ ابوداود میں نہیں بلکہ مسند احمد (۴/۱۱۴) وغیرہ میں ہے، ۳۔ [بخاری حدیث ۱۴۱۹] مسلم: ۲/۷۱۶ حدیث ۹۲۔۱۰۳۲، ۴۔ مسلم: ۴/۲۰۹۳ حدیث ۸۴۔۲۷۳۱۔

۴۲۔ رسول اللہ ﷺ کے لیے نبوت کب مقرر کی گئی:

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ آپ کے لیے نبوت کب مقرر کی گئی؟ دوسری روایت میں ہے: آپ کب نبی تھے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب آدم روح اور جسم کے درمیان تھے'' (۱) یہ صحیح الفاظ ہیں، عوام کی زبانوں پر یہ الفاظ ہیں: ''پانی اور مٹی کے درمیان تھے''۔

ہمارے شیخ نے فرمایا: یہ باطل ہے، اور پانی اور مٹی کے درمیان رہنے کا کوئی مرتبہ ومقام نہیں ہے، معروف الفاظ وہی ہیں جن کو ہم نے بیان کیا ہے۔

۴۳۔ آپ کی نبوت کی ابتدا کیسے ہوئی:

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: آپ کی نبوت کی ابتدا کیسے ہوئی؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے دادا ابراہیم کی دعا، عیسی کی بشارت اور میری والدہ کا خواب، انھوں نے دیکھا کہ ان سے ایک نور نکلا جس سے شام کے محلات روشن ہوگئے'' امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۲)

۴۴۔ نبوت کی آپ نے کون سی چیز سب سے پہلے دیکھی:

آپ ﷺ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے نبوت کی کون سی چیز سب سے پہلے دیکھی؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''میری عمر بیس سال کچھ مہینے تھی، میں صحرا میں تھا کہ میں نے اپنے اوپر باتوں کی آواز سنی، ایک شخص دوسرے سے کہہ رہا تھا: کیا یہ وہی ہے؟ چناں چہ ان دونوں نے میرا استقبال کیا، وہ ایسے تھے کہ میں نے کبھی کسی کو ایسا نہیں دیکھا تھا، ان کی روحیں ایسی تھیں کہ میں نے کسی مخلوق میں کبھی ایسی روح نہیں دیکھی، وہ ایسے کپڑوں میں ملبوس تھے کہ اس طرح کے کپڑے میں نے کبھی کسی مخلوق پر نہیں دیکھے، وہ چلتے ہوئے آگے بڑھے، یہاں تک کہ ان میں سے ہر ایک نے میرا بازو پکڑا، لیکن ان کے پکڑنے کی وجہ سے مجھے کسی تکلیف کا احساس نہیں ہوا، ایک نے دوسرے سے کہا: اس کو لٹاؤ، چناں چہ ان دونوں نے مجھے کسی دبائے اور تنگ کیے بغیر پہلو کے بل لٹایا، پھر ایک نے دوسرے سے کہا:

۱۔ ترمذی: ۵/ ۵۴۵ حدیث ۳۶۰۹ اور ترمذی نے صحیح کہا ہے۔

۲۔ مسند امام احمد ۵/ ۲۶۲۔

اس کا سینہ چاک کرو، چناں چہ ان میں سے ایک میرے سینے پر جھکا اور میرے سامنے اس کو چاک کیا، لیکن خون نہیں نکلا اور نہ تکلیف ہوئی، ایک نے دوسرے سے کہا: کینہ اور حسد نکال دو، اس نے جونک (پانی کے کیڑے) کے مانند ایک چیز نکالی پھر اس کو پھینک دیا، پھر اس نے کہا: نرمی اور رحمت ڈال دو، وہ ڈالی جانے والی چیز چاندی کی طرح تھی، پھر میرے داہنے پاؤں کے انگھوٹے کو ہلایا اور کہا: صحیح سالم اٹھ جاؤ، چناں چہ اس کی وجہ سے میں چھوٹے پر نرمی اور بڑے پر رحم کرنے والا ہوگیا" امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

۴۵۔ ہجرت کی حقیقت:

امام احمد نے اپنی مسند (۲) میں بیان کیا ہے کہ ایک بدو نے آپ ﷺ سے سوال کیا: اللہ کے رسول! مجھے ہجرت کے بارے میں بتایئے: کیا ہجرت آپ کی طرف ہے، آپ جہاں کہیں بھی رہیں؟ یا یہ کسی قوم کے لیے خاص ہے؟ یا یہ کسی متعین علاقے کی طرف ہے؟ یا جب آپ کا انتقال ہوجائے تو ہجرت منقطع ہوجائے گی؟

اس نے تین مرتبہ دریافت کیا، پھر بیٹھ گیا، رسول اللہ ﷺ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا: "سائل کہاں ہے"؟ اس نے کہا: میں حاضر ہوں، اللہ کے رسول!۔

آپ ﷺ نے فرمایا: "ہجرت یہ ہے کہ تم ظاہری اور باطنی فحش چیزوں کو چھوڑ دو، نماز قائم کرو، اور زکاۃ ادا کرو، پھر تم مہاجر ہو، چاہے تمہارا انتقال تمہارے شہر میں ہوجائے"، دوسرا شخص کھڑا ہوگیا اور اس نے کہا: اللہ کے رسول! مجھے جنتیوں کے کپڑوں کے بارے میں بتایئے، کیا ان کی پیدائش ہوگی یا بنے جائیں گے؟ راوی کہتے ہیں: لوگ ہنس پڑے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا تم اس ناواقف شخص پر ہنستے ہو جو جاننے والے سے پوچھ رہا ہے"؟ رسول اللہ ﷺ تھوڑی دیر رکے رہے پھر فرمایا: "جنتیوں کے کپڑوں کے بارے میں دریافت کرنے والا کہاں ہے"؟ اس نے کہا: میں یہاں ہوں اللہ کے رسول!، آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں بلکہ جنت کے پھل پھٹ جائیں گے اور ان سے نکلیں گے" آپ نے تین مرتبہ یہ بات کہی۔

آپ ﷺ سے ہجرت کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "جب تم نماز قائم کرو اور زکاۃ ادا کرو تو تم مہاجر ہو، چاہے تمہاری موت حضرمہ میں ہو" حضرمہ یمامہ کی ایک جگہ کا نام ہے۔ امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۳)

۱۔ مسند امام احمد ۵/ ۱۳۹، ۲۔ مسند امام احمد ۲/ ۲۰۳، ۳۔ مسند امام احمد ۲/ ۲۰۳

٤٦۔ کیا ہم اپنی بیویوں سے جنت میں جماع کریں گے:

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: کیا ہم جنت میں اپنی بیویوں سے جماع کریں گے؟ دوسری روایت میں ہے: کیا ہم جنت میں اپنی عورتوں سے ملیں گے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں، اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، آدمی ایک ہی دن سو باکرہ عورتوں سے خلوت کرے گا''۔

حافظ ابوعبداللہ مقدسی نے فرمایا: میرے نزدیک اس سند کے تمام راویوں میں صحیح کی شرطیں پائی جاتی ہیں۔

آپ ﷺ سے ایک اور دفعہ دریافت کیا گیا: کیا ہم جنت میں جماع کریں گے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں، اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! پوری قوت کے ساتھ، جب وہ اس سے ہٹے گا تو وہ دوبارہ پاک وصاف اور باکرہ بن جائے گی'' (١) اس سند کے راوی صحیح ابن حبان کی شرط پر ہیں۔

٤٧۔ کیا جنت والے نکاح کریں گے:

معجم طبرانی (٢) میں ہے کہ آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: کیا جنت والے نکاح کریں گے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسے ذکر سے جماع کریں گے جو ٹیڑھا نہیں ہوگا، شہوت ختم نہیں ہوگی، (جذبات ٹھنڈے نہیں پڑیں گے) پوری قوت کے ساتھ جماع کریں گے، پوری قوت کے ساتھ''۔

اسی میں ہے کہ آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: کیا جنت والے جماع کریں گے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''پوری قوت کے ساتھ، پوری قوت کے ساتھ، لیکن نہ منی آئے گی اور نہ موت''۔ (٣)

٤٨۔ کیا جنت میں نیند آئے گی

اور آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: جنت والے سوئیں گے؟

١۔ الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان: ١٦/ ٤١٥ حدیث ٧٤٠٢
٢۔ المعجم الکبیر ٨/ ١٨٨ حدیث ٧٦٧٤
٣۔ طبرانی کبیر: ٨/ ١١٣ حدیث ٧٤٧٩

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نیند موت کا بھائی ہے، جنت والے نہیں سوئیں گے''۔(۱)

۴۹۔کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم جنت میں داخل ہو گے تو تمہارے پاس یاقوت کا ایک گھوڑا لایا جائے گا، جس کے دو پر ہوں گے، پھر تم کو اس پر بٹھایا جائے گا اور وہ تم کو جنت میں جہاں چاہو گے لے جائے گا''۔(۲)

۵۰۔کیا جنت میں اونٹ ہوں گے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کیا جنت میں اونٹ ہوں گے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سائل کو جو جواب دیا تھا اس کو وہ جواب نہیں دیا بلکہ فرمایا: ''اگر تم کو اللہ جنت میں داخل کرے گا تو تمہارے لیے اس میں ہر وہ چیز ہوگی جس کی تم خواہش کرو گے اور جو تمہاری آنکھوں کے لیے ٹھنڈک کا باعث بنے گی''۔(۳)

۵۱۔حور عین یا جنت کی عورتیں:

معجم طبرانی (۴) میں ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: اللہ کے رسول! مجھے اللہ کے فرمان ''حور عین ''(۵) کے بارے میں بتایئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حور کا مطلب ہے: گوری، اور عین کا مطلب ہے: بڑی بڑی آنکھوں والیاں، حور کے بال گدھ کے پروں کی طرح ہیں'' میں نے کہا: مجھے اللہ عزوجل کے فرمان ''كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ ''(۶) (پوشیدہ موتیوں کی طرح) کے بارے میں بتایئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان کی صفائی اس موتی کی صفائی کی طرح ہوگی

۱۔مجمع الزوائد ۱۰/ ۴۱۵ ۲۔ترمذی: ۴/ ۵۸۸ حدیث ۲۵۴۴

۳۔ترمذی: ۴/ ۵۸۸ حدیث ۲۵۴۳ ۴۔المعجم الکبیر: ۲۳/ ۳۶۷۔۳۶۸، حدیث ۸۷۰ ۵۔۶۔سورہ واقعہ

جو سیپ میں رہتی ہے اور اس کو کسی کا ہاتھ نہ لگا ہو"، میں نے کہا: مجھے اللہ کے فرمان "فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ "(۱) (ان میں خوب سیرت خوب صورت عورتیں ہوں گی) کے بارے میں بتائیے، آپ ﷺ نے فرمایا: "بہترین اخلاق والی، خوبصورت چہروں والی"، میں نے کہا: مجھے اللہ کے فرمان: "كَأَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُونٌ "(۲) گویا وہ چھپے ہوئے (محفوظ) انڈوں کی طرح ہیں) بارے میں بتائیے، آپ ﷺ نے فرمایا: "ان کی باریکی اس کھال کی باریکی کی طرح ہوگی جس کو تم انڈے کے اندر کے چھلکے سے متصل دیکھتا ہو" میں نے کہا: اللہ کے رسول! مجھے اللہ کے فرمان "عُرُبًا أَتْرَابًا "(۳) (چاہنے والیاں ہم عمر) کے بارے میں بتائیے، آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ وہ عورتیں ہیں جن کا دنیا میں پلکوں اور سر کے بال سفید ہو کر بڑھاپے میں انتقال ہو گیا تھا، اللہ ان کو بڑھاپے کے بعد ان کی دوبارہ تخلیق فرمائے گا تو باکرہ بنائے گا، عربا کے معنی ہیں: عشق کرنے والی اور چاہنے والی، اترابا کے معنی ہیں: ایک ہی عمر کی"۔

میں نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! دنیا کی عورتیں افضل ہیں یا حور عین؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "بلکہ دنیا کی عورتوں کو حور عین پر وہی فضیلت ہے جیسی فضیلت ظاہری کپڑوں کو اندرونی کپڑوں پر ہے"۔

میں نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! یہ کیوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "ان کی نمازوں، روزوں اور اللہ کی عبادت کرنے کی وجہ سے، اللہ ان کے چہروں کو نور سے بھر دے گا، اور ان کے بدن پر ریشم پہنائے گا، وہ گوری چٹی ہوں گی، کپڑے ہرے ہوں گے، زیورات پیلے ہوں گے، ان کی انگیٹھیاں موتی کی ہوں گی، ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی، وہ کہیں گی: ہم ہمیشہ ہمیش زندہ رہنے والیاں ہیں، پس ہم کو موت نہیں آئے گی، ہم نرم و نازک ہیں، پس ہم کبھی بوسیدہ نہیں ہوں گی، ہم

۱۔ رحمٰن ۷۰ ۲۔ صافات ۴۹

۳۔ واقعہ ۳۷

رکی رہنے والیاں ہیں، پس ہم کبھی سفر نہیں کریں گی، ہم راضی ہونے والیاں ہیں، پس ہم کبھی ناراض نہیں ہوں گی، خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جس کے لیے ہم ہیں اور وہ ہمارے لیے ہے''۔

میں نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! ہم میں سے کسی عورت کی دو، تین اور چار شادیاں ہوتی ہیں، پھر اس کا انتقال ہوتا ہے تو وہ جنت میں چلی جاتی ہے اور وہ بھی اس کے ساتھ جنت میں چلے جاتے ہیں، اس کا شوہر کون ہوگا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''ام سلمہ! اس کو اختیار دیا جائے گا تو وہ ان میں سے بہترین اخلاق والے کا انتخاب کرے گی، اور کہے گی: اے میرے پروردگار! یہ دنیا میں میرے ساتھ ان میں سب سے بہتر سلوک کرنے والا تھا، چناں چہ آپ میری شادی اس کے ساتھ کر دیجیے، ام سلمہ! بہترین اخلاق والے دنیا و آخرت کی بھلائی لے گئے''۔(۱)

۵۲۔ آیت: ''وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ'' کا مطلب:

آپ ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان ''وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ ''(۲) (اور ساری زمین اس کی مٹھی میں ہوگی قیامت کے دن اور تمام آسمان لپٹے ہوں گے اس کے داہنے ہاتھ میں) کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ اس دن لوگ کہاں رہیں گے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جہنم کے پل پر''۔(۳)

۵۳۔ ایمان کی حقیقت:

آپ ﷺ سے ایمان کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

۱۔ طبرانی کبیر: ۲۳/ ۳۶۷۔۳۶۸ حدیث ۸۷۰ ۲۔ زمر ۶۷

۳۔ ترمذی: ۵/ ۳۴۷ حدیث ۳۲۴۱

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تمہاری نیکیاں تم کو خوش کرے اور تمہاری برائیاں تم کو ناگوار ہوں تو تم مومن ہو''۔(۱)

۵۴۔ گناہ کی حقیقت:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے گناہ کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تمہارے دل میں کوئی چیز کھٹکے تو تم اس کو چھوڑ دو''۔(۲)

۵۵۔ نیکی اور برائی کی تعریف:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور برائی کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نیکی وہ ہے جس پر تمہارا دل مطمئن ہو اور اس پر تمہارے نفس کو اطمینان حاصل ہو، اور برائی وہ ہے جو تمہارے دل میں کھٹکے اور تم کو اس میں تردد ہو''۔(۳)

۵۶۔ کیا ہم کوئی نیا عمل کرتے ہیں یا وہی کرتے ہیں جو مقدر میں لکھا جا چکا ہے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا ہم کوئی عمل نیا کرتے ہیں یا وہی کرتے ہیں جو مقدر میں لکھا جا چکا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلکہ عمل وہی کرتے ہیں جو مقدر میں لکھا جا چکا ہے''۔

انھوں نے دریافت کیا: پھر عمل کیوں کیا جائے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عمر! وہ عمل سے ہی حاصل کیا جاتا ہے''، انھوں نے کہا: تب تو ہم کوشش اور جدوجہد کریں گے۔(۴)

۱۔ مسند امام احمد: ۲۵۱/۵ ۲۔ مسند امام احمد: ۲۵۱/۵

۳۔ مسند امام احمد: ۲۲۸/۴ ۴۔ ترمذی: ۲۷۰/۵ حدیث ۳۱۱۱

اسی طرح آپ ﷺ سے حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! ہمیں ہمارے بارے میں اس طرح بتائیے کہ گویا ہم اس کو دیکھ رہے ہوں، کیا مقدر میں لکھے ہوئے کے مطابق ہم عمل کرتے ہیں یا نئے سرے سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ مقدر میں لکھے ہوئے کے مطابق عمل کرتے ہیں''، انھوں نے دریافت کیا: پھر عمل کی کیا ضرورت؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم عمل کرو کیوں کہ ہر ایک کو (وہ عمل) آسان کر دیا جاتا ہے (جس کے لیے اس کو پیدا کیا گیا ہے)'' سراقہ نے کہا: میں اب سے زیادہ عمل میں کبھی جدوجہد نہیں کروں گا۔(۱)

۱۔ مسلم: ۴/۲۰۴۰-۲۰۴۱، حدیث ۲۶۴۸ [مسلم میں اس کا صرف ایک حصہ ہے اور یہ پوری حدیث صحیح ابن حبان میں اسی طرح موجود ہے، حدیث ۳۳۷]

طہارت کے سلسلے میں فتاوی امام المفتین صلی اللہ علیہ وسلم

ا۔ سمندر کے پانی سے وضو کرنے کا حکم:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سمندر کے پانی سے وضو کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کا پانی طہور (پاک اور پاک کرنے والا) ہے، اور اس کا مردار حلال ہے''۔(۱)

۲۔ بضاعہ کے کنویں سے وضو کرنے کا حکم:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بضاعہ کے کنویں کے پانی سے وضو کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ بضاعہ ایک کنواں ہے جہاں حیض کے کپڑے، بدبودار چیزیں اور کتوں کا گوشت ڈالا جاتا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پانی پاک ہے، اس کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی''(۲)

۳۔ جنگل اور بیابان کے پانی سے وضو کرنے کا حکم:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیابان میں پائے جانے والے پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا، جہاں چوپائے اور درندے آتے جاتے رہتے ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب پانی دو قلے ہو جاتا ہے تو اس کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی''(۳)

ا۔ ابوداود: ا/۶۴ حدیث ۸۳، ترمذی: ا/ا۰ا حدیث ۶۹ ۲۔ ابوداود ا/۵۴۵۳ حدیث ۶۶، ترمذی ا/۹۶۹۵ حدیث ۶۶

۳۔ مسند امام احمد ۲/۲۷، قلۃ: ایسا مٹکا جس کو متوسط طاقت والا آدمی پانی سے بھرے رہنے کی صورت میں اٹھا سکے، شوافع نے دو قلے کا اندازہ ایک کعب سے لگایا ہے، یہ ۹۳٫۷۵ صاع کے برابر ہے، اور موجودہ حساب سے ۱۶۰٫۵ لیٹر پانی ہوتا ہے۔ معجم لغۃ الفقہاء ص ۳۶۸ (تمیم)

۴۔ اہلِ کتاب کے برتنوں کا حکم:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: ہم اہل کتاب (یہود و نصاری) کے ساتھ رہتے ہیں، وہ خنزیر کا گوشت کھاتے ہیں اور شراب پیتے ہیں، ہم ان کے برتنوں اور ہانڈیوں کا کیا کریں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر اس کے علاوہ کوئی برتن نہ ملے تو اس کو پانی سے دھوؤ اور اس میں پکاؤ اور پانی پیو'' (۱)

بخاری و مسلم میں ہے: ہم اہل کتاب کے ساتھ رہتے ہیں، کیا ہم ان کے برتنوں میں کھا سکتے ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان برتنوں میں مت کھاؤ، البتہ ان کے علاوہ برتن نہ ملے تو ان کو دھوؤ پھر ان میں کھاؤ'' (۲)

مسند امام احمد اور سنن ابوداود میں ہے: ہمیں مجوسیوں کے برتنوں کے بارے میں بتائیے، اگر ہم ان کے استعمال پر مجبور ہو جائیں تو کیا کریں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم ان کے استعمال پر مجبور ہو جاؤ تو ان برتنوں کو پانی سے دھوؤ اور ان میں پکاؤ''۔ (۳)

ترمذی میں ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مجوسیوں کی ہانڈیوں کے سلسلے میں دریافت کیا گیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دھو کر ان کو صاف کرو اور ان میں پکاؤ''۔ (۴)

۵۔ نماز میں ہوا خارج ہونے کے سلسلے میں شک ہو تو کیا کرے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جس کو نماز میں خیال آتا ہے کہ اس کی ہوا خارج ہوئی ہے؟

۱۔ مسند امام احمد ۴/ ۱۹۴ ۲۔ بخاری (فتح الباری) ۹/ ۶۰۴ ح ۵۴۷۸، مسلم ح ۸۔ ۱۹۳۰

۳۔ مسند امام احمد ۲/ ۱۸۴، الفاظ انہی کے ہیں، سنن ابوداود ۳/ ۲۷۵۔ ۲۷۶، حدیث ۳۸۵۷

۴۔ سنن ترمذی ۴/ ۱۰۹ حدیث ۱۵۶۰

آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ نماز نہ چھوڑے یہاں تک کہ وہ آواز سنے یا ہوا خارج ہونے کو محسوس کر لے''۔(۱)

۶۔ مذی کا حکم:(۲)

نبی کریم ﷺ سے مذی کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''مذی آنے کی صورت میں صرف وضو کرنا کافی ہے''

سائل نے دریافت کیا: میرے کپڑے کو مذی لگے تو میں کیا کروں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اتنا کافی ہے کہ تم ایک ہتھیلی میں پانی لو اور کپڑے میں جس جگہ مذی لگی ہے وہاں چھڑکو'' ترمذی نے اس روایت کو صحیح کہا ہے۔(۳)

نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کب غسل واجب ہوتا ہے؟ پانی کے بعد آنے والے پانی (۴) کے بارے میں بھی دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ مذی ہے اور ہر مرد کو مذی آتی ہے، تو تم اپنی شرمگاہ اور خصیتین کو دھو کر نماز کے لیے وضو کرنے کی طرح وضو کرو''۔(۵)

آپ ﷺ سے حضرت علی بن ابو طالب کرم اللہ وجہہ نے مذی کے بارے میں دریافت کیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''مذی آنے کی صورت میں وضو ہے اور منی آنے کی صورت میں غسل''۔(۶)

دوسری روایت میں ہے: ''جب تم مذی دیکھو تو وضو کرو اور اپنا عضو تناسل دھوؤ، اگر پانی اچھل کر قوت کے ساتھ آتا دیکھو (یعنی منی) دیکھو تو غسل کرو'' امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۷)

۱۔ بخاری ۱/۲۸۳ حدیث ۱۷۷، ۲۔ پتلا سفید پانی جو اگلی شرمگاہ سے بوس و کنار اور ملاعبت کے وقت یا کسی طرح کی شہوت کی وجہ سے نکلتا ہے جس میں تدفق نہیں پایا جاتا۔(تمیم) ۳۔ سنن ترمذی ۱/۱۹۷۔۱۹۸ حدیث ۱۱۵، ۴۔ یہ مذی کی تعبیر ہے اس لیے کہ منی کی طرح ایک دفعہ تدفق کے ساتھ نکل کر یہ پانی رک نہیں جاتا بلکہ جب تک شہوت ہے نکلتا رہتا ہے، قالہ فی مرقاۃ الصعود دیکھیے بذل المجہود ۲/۱۲۸ (فیصل) ۵۔ سنن ابوداود ۱/۱۴۵ حدیث ۲۱۱، مسند امام احمد ۱/۱۴۵، ۶۔ ترمذی ۱/۱۹۳، حدیث ۱۱۴ ۷۔ مسند امام احمد ۱/۱۲۵،

۷۔ جس کو استحاضہ کی شکایت ہو، وہ نماز کیسے پڑھے گی:

آپ ﷺ سے حضرت فاطمہ بنت ابو حبیش رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: مجھے استحاضہ (حیض اور نفاس کے علاوہ عورت کی اگلی شرمگاہ سے بیماری کی وجہ سے آنے والا خون) کی شکایت ہے، میں پاک نہیں رہتی، کیا میں نماز پڑھنا چھوڑ دوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، یہ بیماری ہے، حیض نہیں ہے، جب تمہارے حیض کی مدت آئے تو نماز چھوڑ دو، جب حیض کی مدت ختم ہو جائے تو خون دھو کر نماز پڑھو'' (۱)

فاطمہ بنت ابی حبیش کے سلسلے میں ہی آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جن دنوں میں اس کو حیض آتا ہے ان دنوں میں وہ نماز چھوڑ دے، پھر غسل کرے اور ہر نماز کے وقت وضو کرے، روزہ رکھے اور نماز پڑھے'' (۲)

۸۔ بکری اور اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کا حکم:

نبی کریم ﷺ سے بکری کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم چاہو تو وضو کرو، چاہو تو وضو نہ کرو''۔ (۳)

اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں، اونٹ کا گوشت کھانے کی صورت میں وضو کرو'' (۴)

۹۔ بکریوں اور اونٹوں کی باڑوں میں نماز پڑھنے کا حکم:

نبی کریم ﷺ سے بکری کی باڑوں میں نماز پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں، اس میں نماز پڑھو''۔ (۵)

۱۔ مسلم ۱/۲۶۲ حدیث ۶۲۔۳۳۳ ۲۔ سنن ترمذی ۱/۲۲۰، ح ۱۲۶، الفاظ ان ہی کے ہیں، ابن ماجہ ۱/۲۰۴ حدیث ۶۲۵
۳۔ مسلم ۱/۲۷۵، حدیث ۹۷۔۳۶۰ ۴/۵۔ مسلم حوالہ سابق واحمد ۵/۱۰۶

آپ ﷺ سے اونٹوں کی باڑوں میں نماز پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، اس میں نماز نہ پڑھو''۔(۱)

۱۰۔اس شخص کا حکم جو کسی نہ جاننے والی عورت سے ملے:

ایک شخص نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: اللہ کے رسول! اس شخص کے سلسلے میں آپ کا کیا خیال ہے جو کسی ایسی عورت سے ملے جس کو وہ نہ جانتا ہو اور اس کے ساتھ وہی سب کچھ کرے جو اپنی بیوی کے ساتھ کرتا ہے، البتہ اس کے ساتھ جماع نہ کرے، اللہ تبارک وتعالی نے اس وقت یہ آیت نازل فرمائی: ''وَأَقِمِ الصَّلاَةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ''(۲)

(اور آپ دن کے دونوں سروں پر اور رات کے کچھ حصوں میں نماز کی پابندی رکھیے، بلاشبہ نیک کام برے کام کو مٹا دیتے ہیں)، نبی کریم نے فرمایا: ''وضو کرو پھر نماز پڑھو''۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! کیا یہ ان کے لیے خاص ہے یا تمام مومنین کے لیے عام حکم ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلکہ تمام مومنین کے لیے عام ہے''۔(۳)

۱۱۔عورت کو احتلام ہونے کی صورت میں کیا غسل واجب ہے؟

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: اللہ کے رسول! اللہ حق بات سے نہیں شرماتا، کیا عورت کو احتلام ہونے کی صورت میں غسل ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں، جب وہ پانی دیکھے''۔

حضرت ام سلمہ نے دریافت کیا: کیا عورت کو احتلام ہوتا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تمہارا بھلا کرے، پھر اس کی اولاد اس کے مشابہ کیسے

۱۔مسلم واحمد حوالہ سابق ۲۔سورہ ہود ۱۱۴

۳۔احمد ۵/۲۴۴، ترمذی ۵/۲۷۱۔۲۷۲ حدیث ۳۱۱۳ تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ

ہوتی ہے؟''۔(۱)

دوسری روایت میں ہے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے اس عورت کے بارے میں دریافت کیا جو اپنے خواب میں وہی دیکھتی ہے جو مرد دیکھتا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر عورت یہ دیکھے تو غسل کرے''۔(۲)

مسند امام احمد(۳) میں ہے کہ حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے اس عورت کے بارے میں دریافت کیا جو اپنے خواب میں وہی دیکھتی ہے جو مرد دیکھتا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس پر غسل واجب نہیں ہے جب تک اس کو انزال نہ ہو، جس طرح مرد پر اس وقت تک غسل واجب نہیں ہے جب تک اس کو انزال نہ ہو''۔

۱۲۔ کوئی اپنے بستر پر گیلا پن دیکھے اور اس کو احتلام ہونا یاد نہ ہو:

نبی کریم ﷺ سے اس آدمی کے بارے میں دریافت کیا گیا جو گیلا پن دیکھے لیکن اس کو احتلام ہونا یاد نہ ہو؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ غسل کرے''۔

آپ ﷺ سے اس آدمی کے بارے میں دریافت کیا گیا جس کو خیال ہو کہ احتلام ہو گیا ہے لیکن وہ گیلا پن نہ دیکھے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس پر غسل نہیں ہے'' امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے(۴)

اس شخص کے بارے میں آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا جو اپنی بیوی سے جماع کرتا ہے لیکن اس کو انزال نہیں ہوتا؟ حضرت عائشہ بھی اس وقت وہاں بیٹھی ہوئی تھیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں اور آپ بھی اس طرح کرتے ہیں پھر ہم غسل کرتے ہیں'' مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔(۵)

۱۔ مسلم ۱/۲۵۱ حدیث ۳۲۔۳۱۳ ۲۔ مسلم ۱/۲۵۰، حدیث ۳۰۔۳۱۱ ۳۔ مسند امام احمد ۱/۱۲۵

۴۔ مسند امام احمد ۶/۲۵۶، سنن ابوداود ۱/۱۶۱ حدیث ۱۱۳ ۵۔ مسلم ۱/۲۷۲، حدیث ۸۹۔۳۵۰

۱۳۔ میں اپنے سر کی چوٹی مضبوطی سے باندھتی ہوں، کیا میں غسل جنابت کے وقت اس کو کھولوں؟

ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: اللہ کے رسول! میں اپنے سر کی چوٹی مضبوط باندھتی ہوں، کیا میں غسل جنابت کے وقت اس کو کھولوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، بس تمہارے لیے اتنا کافی ہے کہ تم اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈال دو، پھر اپنے بدن پر پانی بہا دو (تو تم پاک ہو جاؤ گی)''، امام مسلم نے اس کو روایت کیا ہے(۱)، ابوداود کی روایت میں ہے(۲): ''اور ہر مرتبہ پانی بہاتے وقت اپنی چوٹی کو نچوڑو''۔

۱۴۔ راستے کی گندگی کا حکم:

ایک عورت نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: اللہ کے رسول! مسجد آنے والا راستہ گندا ہے، جب بارش ہو جائے تو ہم کیا کریں؟

آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا اس کے بعد کوئی اچھا راستہ نہیں آتا؟'' اس نے کہا: آتا ہے، اللہ کے رسول!، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے بدلے یہ''(۳) (یعنی اگر پیروں یا جوتوں میں گندگی لگ جائے تو بعد والے اچھے راستے سے یہ گندگی ختم ہو جائے گی) دوسری روایت میں ہے: ''کیا اس کے بعد اس سے بہتر راستہ نہیں ہے؟'' میں نے کہا: جی ہاں، ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ راستہ اس کی گندگی ختم کرے گا''، امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۴)

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: ہم مسجد آنا چاہتے ہیں تو ہمارا گزر گندے راستے

۱۔ صحیح مسلم ۱/۲۵۹، حدیث ۵۸۔۳۳۰ ۲۔ سنن ابوداود ۱/۱۷۴، حدیث ۲۵۲
۳۔ ابوداود ۱/۲۶۷ حدیث ۳۸۴ ۴۔ مسند امام احمد ۶/۴۳۵

سے ہوتا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''زمین ایک دوسرے کو پاک کرتی ہے'' ابن ماجہ نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

۱۵۔ کپڑے پر حیض کا خون لگ جائے:

ایک عورت نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: ہمارے کپڑوں پر حیض کا خون لگتا ہے، ہم اس صورت میں کیا کریں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''کپڑے کو رگڑ کر خون کا اثر ختم کرو، پھر پانی سے اس کو دور کرو، پھر اس پر پانی ڈالو، پھر اس کپڑے میں نماز پڑھو'' بخاری اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔(۲)

۱۶۔ گھی میں چوہا گر جائے:

نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ گھی میں چوہا پڑنے کی صورت میں کیا کیا جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''چوہا نکال لو اور اس کے آس پاس کا گھی پھینکو اور باقی کھالو'' امام بخاری نے اس کو روایت کیا ہے(۳) اس مسئلے میں جامد اور غیر جامد کے درمیان فرق کرنا صحیح نہیں ہے۔(۴)

۱۷۔ مردار بکری کا چمڑہ نکالنے کا جواز اور مردار کی کھال کا حکم:

آپ ﷺ سے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے اس بکری کے بارے میں دریافت کیا جو مر گئی تھی اور اس کا چمڑا لوگوں نے پھینک دیا تھا؟

۱۔ سنن ابن ماجہ ۱/۱۷۷، حدیث ۵۳۲ ۔ ۲۔ بخاری ۱/۳۳۰۔۳۳۱، حدیث ۲۲۷، مسلم ۱/۲۴۰، حدیث ۱۱۰۔۲۹۱

۳۔ بخاری ۱/۳۴۳، حدیث ۲۳۵ ۔ ۴۔ یہ امام ابن قیم کی رائے ہے اور امام زہری کا مسلک بھی یہی ہے، جب کہ جمہور نے ابوداؤد (۳۸۴۲) وغیرہ کی روایت کی بنیاد پر جامد اور غیر جامد میں فرق کیا ہے، اور مذکورہ حکم جامد کا ہے اور جمہور کا قول ہی صحیح ہے، اس لیے کہ غیر جامد میں اس طرح آس پاس کا تصور نہیں ہوتا اور نجاست سب میں سرایت کر جاتی ہے ''فیصل''

آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے اس کا چمڑا کیوں نہیں لیا؟“

انھوں نے کہا: کیا ہم مری ہوئی بکری کا چمڑا لیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”قُلْ لَّآ أَجِدُ فِيْمَآ أُوْحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ إِلَّآ أَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا أَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ “(۱) (آپ کہہ دیجیے کہ جو کچھ احکام بذریعۂ وحی میرے پاس آئے ہیں ان میں تو میں کوئی حرام غذا نہیں پاتا کسی کھانے والے کے لیے، جو اس کو کھائے، مگر یہ کہ وہ مردار ہو یا بہتا ہوا خون یا خنزیر کا گوشت)، تم اس کو کھاتے تو نہیں ہو، اگر تم اس چمڑے کو دباغت دو تو تم اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہو“۔

چناں چہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کو کہلا بھیجا تو انھوں نے دباغت دیا اور اس کا ایک مشکیزہ بنایا، یہاں تک کہ استعمال کرتے کرتے وہ مشکیزہ پھٹ گیا۔ امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۲)

آپ ﷺ سے مردار جانور کی کھال کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کو پاک کرنے کا طریقہ دباغت ہے“۔ امام نسائی نے اس کو روایت کیا ہے۔(۳)

۱۸۔ پاکی حاصل کرنے کا طریقہ:

آپ ﷺ سے پاکی حاصل کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم میں سے کسی کو تین پتھر نہیں ملتے: دو پتھر پائخانہ نکلنے کے دو کناروں کے لیے اور ایک پائخانہ نکلنے کی جگہ کے لیے“(۴) یہ روایت حسن ہے، امام مالک نے مرسلاً یہ روایت نقل کی ہے(۵): ”کیا تم میں سے کسی کو تین پتھر نہیں ملتے“، امام مالک نے اس سے زیادہ روایت نہیں کیا ہے۔

۱۔ الانعام ۱۴۵ ۲۔ مسند امام احمد ۱/ ۳۲۷۔ ۳۲۸ ۳۔ سنن نسائی ۷/ ۱۹۶، حدیث ۴۲۵۶

۴۔ طبرانی: المعجم الکبیر ۶/ ۱۲۱، حدیث ۵۶۹۷ ۵۔ موطأ امام مالک ۱/ ۲۸، حدیث ۲۷

۱۹۔ بول و براز: (پیشاب پاخانہ)

حضرت سراقہ نے آپ ﷺ سے بول وبراز کے بارے میں دریافت کیا؟

آپ ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ وہ قبلہ سے ہٹ کر بیٹھیں، اس کی طرف منہ اور پیٹھ نہ کرے، اور ہوا کے رخ کی طرف منہ نہ کریں اور تین پتھروں سے استنجا کریں جن میں گوبر نہ ہو، یا تین لکڑیوں سے کریں یا تین مٹی کے ڈھیلوں سے استنجا کریں" دار قطنی نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

۲۰۔ اچھی طرح وضو کرنے کا حکم:

نبی کریم ﷺ سے وضو کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "اچھی طرح وضو کرو، انگلیوں کے درمیان خلال کرو، اور ناک میں اچھی طرح پانی لو، مگر یہ کہ تم کو روزہ ہو" ابوداود نے اس کو روایت کیا ہے۔(۲)

آپ ﷺ سے عمرو بن عنبسہ نے دریافت کیا: وضو کیسے کیا جائے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "جب تم وضو کرتے ہو اور اپنی ہتھیلیوں کو دھوتے ہو اور صاف کرتے ہو تو تمہارے گناہ ناخنوں اور انگلیوں کے درمیان سے نکلتے ہیں، جب تم کلی کرتے ہو اور ناک میں پانی لے کر ناک صاف کرتے ہو، اپنے چہرے کو دھوتے ہو، اور کہنیوں سمیت اپنے ہاتھوں کو دھوتے ہو، اپنے سر کا مسح کرتے ہو، اور (ٹخنوں سمیت) اپنے پاؤں دھوتے ہو تو دراصل تم اپنے تمام گناہوں کو دھوتے ہو۔ اگر اخلاص کے ساتھ وضو کرو گے تو تم اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاؤ گے جس طرح تم اپنی ماں کے پیٹ سے نکلنے کے دن گناہ سے پاک رہتے ہو" امام نسائی نے اس کو روایت کیا ہے۔(۳)

ایک بدّو نے آپ ﷺ سے وضو کے بارے میں دریافت کیا؟

۱۔ سنن دار قطنی ۱/ ۵۷، حدیث ۱۱ — ۲۔ سنن ابوداود ۱/ ۱۰۰، حدیث ۱۴۲

۳۔ سنن نسائی ۱/ ۹۹، ح ۱۴۷

آپ ﷺ نے تین تین مرتبہ وضو کر کے دکھایا پھر فرمایا: ''اس طرح وضو کیا جاتا ہے، جو اس سے زیادہ کرے وہ گنہ گار ہے، اس نے زیادتی کی اور ظلم کیا'' امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۱)

۲۱۔ آدمی صحرا یا جنگل میں رہتا ہے جہاں پانی نہیں ملتا اور اس کو وضو کی ضرورت پڑتی ہے:

ایک بدّو نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: اللہ کے رسول! ہم میں سے کوئی صحرا میں ہوتا ہے، جہاں اس کی ہوا خارج ہوتی ہے اور پانی کم ہوتا ہے، اس صورت میں کیا کرے گا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کی ہوا خارج ہو جائے تو وہ وضو کرے، اور تم اپنی بیویوں کی پچھلی شرمگاہ میں جماع نہ کرو، اللہ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا'' امام ترمذی نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۲)

۲۲۔ موزوں پر مسح:

آپ ﷺ سے موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''مسافر کے لیے تین دن ہیں اور مقیم کے لیے ایک دن ایک رات''۔ (۳)

حضرت ابن عمارہ نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: اللہ کے رسول! کیا موزوں پر مسح کرنا جائز ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں''۔

۱۔ مسند امام احمد ۲/ ۱۸۰ ۲۔ سنن ترمذی ۱/ ۳۶۸، حدیث ۱۱۶۴

۳۔ سنن ابوداود ۱/ ۱۰۹، حدیث ۱۵۷ [یہ حکم تو ابوداؤد نمبر مذکور اور ترمذی نمبر ۹۵ وغیرہ میں موجود ہے لیکن وہاں سوال کا ذکر نہیں، سوال والی بات مسند احمد ۵/ ۲۱۴ میں ہے] (فیصل)

انھوں نے دریافت کیا: ایک دن؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک دن''، انھوں نے دریافت کیا: اور دو دن؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دو دن''، انھوں نے دریافت کیا: اور تین دن؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تین دن اور تم جتنا چاہو'' ابوداود نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۱)

چند علماء نے اس روایت کے ظاہر کو دلیل بناتے ہوئے وقت کی تعیین کے بغیر موزوں پر مسح کو جائز قرار دیا ہے، دوسرے علماء نے کہا ہے: یہ مطلق روایت ہے اور مدت کی تعیین والی روایتیں مقید ہیں، اور مقید سے مطلق کا حکم ختم ہو جاتا ہے۔

۲۳۔ جس کے پاس پانی نہ ہو، وہ طہارت کیسے حاصل کرے:

ایک بدّو نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: میں چار پانچ مہینے صحرا میں رہتا ہوں اور ہمارے ساتھ نفاس اور حیض والی عورتیں اور جنبی ہوتے ہیں، اس سلسلے میں آپ کا کیا حکم ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم مٹی کا استعمال کرو'' ((یعنی تیمم کرو)) امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۲)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: میں پانی سے دور رہتا ہوں اور میرے ساتھ میری گھر والی رہتی ہے جس کی وجہ سے مجھ پر غسل واجب ہو جاتا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''پاک مٹی دس سالوں تک طہور (پاک کرنے والی) ہے جب تک تم کو پانی نہ ملے (۳) جب تمھیں پانی ملے تو اپنے بدن کو پانی سے دھوؤ'' یہ روایت حسن ہے (۴)

۲۴۔ پلاسٹر کا حکم:

آپ ﷺ سے امیر المومنین حضرت علی بن ابو طالب کرم اللہ وجہہ نے دریافت کیا: میرا ایک مونڈھا ٹوٹ گیا (میں نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا) تو آپ ﷺ

۱۔ سنن ابوداود، سابقہ حوالہ، ۲۔ مسند امام احمد ۲/ ۳۵۲،۲۷۸ ۳۔ (دس سال کی کوئی تخصیص نہیں ہے، بلکہ جب تک پانی نہ ملے تیمم کیا جا سکتا ہے خواہ یہ مدت کتنی ہی طویل ہو ''فیصل'')، ۴۔ مسند امام احمد ۵/ ۱۴۶

نے مجھے حکم دیا کہ میں پٹی پر مسح کروں۔ ابن ماجہ نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۱)

۲۵۔ غسل جنابت کا طریقہ:

حضرت ثوبان فرماتے ہیں: لوگوں نے نبی کریم ﷺ سے غسل جنابت کے بارے میں دریافت کیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''مرد اپنے سر کو کھولے اور اس کو دھوئے یہاں تک کہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے، البتہ عورت کے لیے کھولنا ضروری نہیں ہے، وہ اپنے سر پر اپنی دونوں ہتھیلیوں سے تین مرتبہ پانی ڈالے'' ابوداود نے اس کو روایت کیا ہے (۲)

ایک شخص نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: میں نے غسل جنابت کیا اور صبح کی نماز پڑھی، پھر میں نے صبح کو دیکھا کہ ایک ناخن کے برابر جگہ پانی نہیں لگا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم نے اپنا ہاتھ اس جگہ پھیرا ہے تو کافی ہے''۔ ابن ماجہ نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۳)

۲۶۔ حیض سے پاکی حاصل کرنے کا طریقہ:

ایک عورت نے آپ ﷺ سے حیض کے بارے میں دریافت کیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ پانی میں بیری کے پتے ڈال کر اچھی طرح پاکی حاصل کرے، پھر اپنے سر پر پانی بہائے اور اچھی طرح رگڑے، یہاں تک کہ سر کی جڑوں تک پانی پہنچ جائے، پھر اس پر پانی ڈالے، پھر خوشبودار ٹکڑا لے کر پاکی حاصل کرے''۔

اسی عورت نے آپ ﷺ سے غسل جنابت کے بارے میں دریافت کیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ پانی لے کر طہارت حاصل کرے، اور اچھی طرح پاکی حاصل کرے، پھر اپنے سر پر پانی ڈالے اور سر کو رگڑے یہاں تک کہ سر کی جڑوں تک پانی

۱۔ سنن ابن ماجہ ا/ ۲۱۵، ح ۶۵۷ ۲۔ سنن ابوداود ا/ ۱۷۵۔۱۷۶، حدیث ۲۵۵

۳۔ مسند امام احمد) سنن ابن ماجہ ا/ ۲۱۸، حدیث ۶۶۳

پہنچ جائے، پھر اپنے جسم پر پانی بہائے“(۱)

۲۷۔ حالت حیض میں اپنی بیوی سے کس طرح ملے:

ایک شخص نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: حالت حیض میں بیوی کے ساتھ کیا کرنا جائز ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ”عورت اپنا کپڑا مضبوطی سے باندھے، پھر تم اوپری بدن کے ساتھ کچھ بھی کرلو“ امام مالک نے اس کو روایت کیا ہے(۲)

۲۸۔ حائضہ عورت کے ساتھ کھانے کا حکم:

آپ ﷺ سے حائضہ عورت کے ساتھ کھانے کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کے ساتھ کھاؤ“ ترمذی نے اس کو روایت کیا ہے۔(۳)

۲۹۔ نفاس والی عورت کتنے دن نماز وروزے چھوڑے گی:

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ نفاس والی عورت کتنے دن بیٹھی رہے گی؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ”چالیس دن بیٹھے، مگر یہ کہ اس سے پہلے طہر دیکھے“ امام دار قطنی نے اس کو روایت کیا ہے۔(۴)

۱۔ مسلم ۱/۲۶۱، حدیث ۶۱۔۳۳۲

۲۔ موطا امام مالک ۱/۵۷، ح ۹۳

۳۔ سنن ترمذی ۱/۲۴۰، حدیث ۱۳۳

۴۔ سنن دار قطنی، حدیث ۸۰

نماز کے سلسلے میں فتاوی امام المفتین صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل:

آپ ﷺ سے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل کونسا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اللہ کے لیے کثرت سے سجدے کیا کرو، کیوں کہ جب بھی تم اللہ کے لیے ایک سجدہ کرتے ہو تو وہ تم کو ایک درجہ بلند کرتا ہے اور تمھارا ایک گناہ مٹا دیتا ہے'' مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

۲۔ نماز گھر میں پڑھی جائے یا مسجد میں:

آپ ﷺ سے عبداللہ بن سعد نے دریافت کیا: گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے یا مسجد میں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نہیں دیکھتے کہ میرا گھر مسجد سے کتنا قریب ہے؟ میں اپنے گھر میں نماز پڑھوں میرے لیے یہ زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں مسجد میں نماز پڑھوں، بجز اس کے کہ فرض نماز ہو'' ابن ماجہ نے اس کو روایت کیا ہے(۲)

آپ ﷺ سے گھر میں نماز پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے گھروں کو روشن کرو'' ابن ماجہ نے اس کو روایت کیا ہے۔

(۳)(یعنی گھر میں نماز پڑھ کر گھروں کو روشن کرو)

۱۔ مسلم ۱/۳۵۳، حدیث ۲۲۵۔۴۸۸ ۳۔ سنن ابن ماجہ ۱/۴۳۹، ح ۱۳۷۸

۲۔ سنن ابن ماجہ ۱/۴۳۸، حدیث ۱۳۷۵

۳۔ بچہ کب نماز پڑھے:

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: بچہ کب نماز پڑھے گا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب وہ جان لے کہ اس کا داہنا ہاتھ کون سا ہے اور بایاں ہاتھ کون سا (یعنی جب سن شعور کو پہنچے)، تو اس کو نماز کا حکم دو'' (۱)

۴۔ نماز کا وقت:

آپ ﷺ سے نماز کے وقت کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے سوال کرنے والے سے فرمایا: ''ہمارے ساتھ دو دن نماز پڑھو، جب سورج کا زوال ہوا تو آپ نے حضرت بلال کو حکم دیا، انھوں نے اذان دی، پھر اقامت کہنے کے لیے کہا، انھوں نے اقامت کہی، پھر آپ نے ان کو حکم دیا تو انھوں نے عصر کی نماز کے لیے اقامت کہی، جب کہ سورج بلند، صاف اور سفید تھا؛ پھر آپ نے ان کو حکم دیا، انھوں نے مغرب کی نماز کے لیے اقامت کہی، جب کہ سورج غروب ہو چکا تھا، پھر آپ نے ان کو حکم دیا تو انھوں نے عشاء کی نماز کے لیے اقامت کہی جب کہ شفق (سورج کے غروب ہونے کے بعد کی سرخی) غائب ہو چکا تھا؛ پھر آپ نے ان کو حکم دیا تو انھوں نے فجر کی نماز کے لیے اقامت کہی جب کہ طلوعِ فجر ہو چکا تھا؛ جب دوسرا دن آیا تو آپ نے ان کو حکم دیا، آپ کے حکم کے مطابق انھوں نے ظہر تاخیر سے ٹھنڈے وقت میں قائم کی (تو انھوں نے ظہر کی نماز کے لیے تاخیر کی اور خوب تاخیر کی) اور آپ نے عصر کی نماز پڑھی جب کہ سورج بلند تھا، پہلے دن کے مقابلے میں تاخیر کی، اور شفق غائب ہونے سے پہلے مغرب کی نماز پڑھی، ایک تہائی رات گزرنے کے بعد عشاء کی نماز پڑھی اور فجر کی نماز اسفار میں (آسمان پر روشنی پھیلنے کے بعد) پڑھی، پھر دریافت فرمایا: ''نماز کے اوقات

۱۔ طبرانی: المعجم الصغیر ص ۱۱۹، حدیث ۲۷۵، مجمع الزوائد ۱/ ۲۹۴

کے بارے میں دریافت کرنے والا کہاں ہے؟''، اس شخص نے کہا: میں یہاں ہوں، اللہ کے رسول!، آپ نے فرمایا: ''تمہاری نمازوں کا وقت اسی کے درمیان ہے جو تم نے دیکھا'' مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

۵۔ کس وقت اللہ عزوجل اپنے بندے سے قریب ہوتا ہے:

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: کیا کوئی ایسا وقت ہے جس میں بندہ اللہ سے دوسرے وقت کے مقابلے میں زیادہ قریب ہوتا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں ہے، اللہ عزوجل بندے سے رات کے آخری پہر سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے، اگر تم اس وقت اللہ کا ذکر کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہو تو شامل ہو جاؤ''۔(۲)

۶۔ ''الصلوۃ الوسطیٰ'' سے کونسی نماز مراد ہے:

آپ ﷺ سے درمیانی نماز (الصلوۃ الوسطی) (سورہ بقرہ کی آیت ۲۳۸ کی طرف اشارہ ہے) کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ عصر کی نماز ہے''۔(۳)

۷۔ کس وقت نماز پڑھنا ناپسندیدہ ہے:

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: کیا رات اور دن میں کوئی ایسا وقت ہے جس میں نماز پڑھنا ناپسندیدہ ہو؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں! ہے، جب تم صبح کی نماز پڑھو تو سورج طلوع ہونے تک نماز نہ پڑھو، کیوں کہ وہ شیطان کی دو سینگوں کے درمیان میں طلوع ہوتا ہے، پھر نماز پڑھو، کیوں کہ اس وقت نماز مقبول ہے اور اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں، یہاں تک

۱۔ مسلم ۱/۴۲۸، حدیث ۶۱۳۔۱۷۶	۲۔ صحیح ابن خزیمہ ۴۸۵، حدیث ۱۱۴۷

۳۔ بخاری ۱۱/۱۹۴، حدیث ۶۳۹۶

کہ سورج تمہارے سر پر نیزے کی طرح سیدھا ہو جائے (جب وہ تمہارے سر پر نیزے کی طرح ہو جائے) تو نماز نہ پڑھو، کیوں کہ اس وقت جہنم کی آگ بھڑکائی جاتی ہے، اور اس کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، یہاں تک کہ سورج تمہارے داہنے جانب سے بلند ہو جائے جب سورج کو زوال ہو جائے تو نماز مقبول ہے اور اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں، یہاں تک کہ تم عصر کی نماز پڑھو، پھر سورج غروب ہونے تک نماز نہ پڑھو"۔ ابن ماجہ نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ نہی کا تعلق صبح کی نماز ادا کرنے سے ہے، اس کے وقت سے نہیں ہے۔

۸۔ نمازیوں کو قتل کرنے کی ممانعت:

آپ ﷺ سے عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مرد مخنث کے قتل کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "مجھے نمازیوں کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے" ابوداود نے اس کو روایت کیا ہے۔(۲)

۹۔ کسی کو کچھ بھی قرآن یاد نہ ہو تو وہ نماز میں کیا پڑھے:

ایک شخص نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: میں کچھ بھی قرآن نہیں پڑھ سکتا، چناں چہ آپ مجھے کوئی ایسی چیز سکھایئے جو میرے لیے کافی ہو؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "کہو: سبحان اللّٰہ، والحمدللّٰہ، ولا الہ الا اللّٰہ، واللّٰہ اکبر، ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ (العلی العظیم)"۔ (اللہ کی ذات پاک ہے، اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اور کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے، اور اللہ سب سے بڑا ہے، اور طاقت وقوت حاصل نہیں ہوتی سوائے اللہ کے ذریعے جو بہت بلند اور عظیم ہے)

۱۔ ابن ماجہ ۱/ ۳۹۷، حدیث ۱۲۵۲ ۲۔ سنن ابوداود ۵/ ۲۲۴، حدیث ۴۹۲۸

اس شخص نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! یہ اللہ عزوجل کے لیے ہے، میرے لیے کیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہو: اللھم ارحمنی، وعافنی، واھدنی، وارزقنی'' (اے اللہ! مجھ پر رحم فرما، مجھے عافیت دے، میری رہنمائی فرما اور مجھے رزق عطا فرما) اس شخص نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور مٹھی بند کرلی، رسول اللہ نے فرمایا: ''اس نے اپنے ہاتھ کو خیر سے بھر دیا'' ابوداود نے اس کو روایت کیا ہے(۱)

۱۰۔ ہر حالت میں نماز فرض ہے:

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے نماز کے بارے میں دریافت کیا: (جب کہ آپ رضی اللہ عنہ کو بواسیر کی بیماری تھی)

آپ ﷺ نے فرمایا: ''کھڑے ہوکر نماز پڑھو، اگر کھڑے ہوکر نہیں پڑھ سکتے تو بیٹھ کر پڑھو، اگر بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتے تو اپنے پہلو کے بل لیٹ کر نماز پڑھو'' بخاری نے اس کو روایت کیا ہے۔(۲)

۱۱۔ بیٹھ کر نماز پڑھنا:

آپ ﷺ سے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو کھڑے ہوکر نماز پڑھے تو افضل ہے، جو بیٹھ کر نماز پڑھے تو اس کو کھڑے ہوکر نماز پڑھنے والے کا نصف اجر ملتا ہے اور جو لیٹ کر نماز پڑھے تو بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کا نصف اجر ملتا ہے''۔(۳)

امام ابن قیم اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: اس کی دو توجیہات ہیں: ایک یہ کہ یہ نفل نماز پر محمول کیا جائے، یہ ان لوگوں کے نزدیک ہے جو لیٹ کر نفل نماز

۱۔ سنن ابوداود ۱/ ۵۲۱، حدیث ۸۳۲ ۲۔ صحیح بخاری (فتح الباری) ۲/ ۵۸۷، حدیث ۱۱۱۷

۳۔ ایضاً ۲/ ۲۵۸ حدیث ۲۵۱۳

پڑھنے کو جائز قرار دیتے ہیں، دوسرا یہ کہ اس کو معذور پر محمول کیا جائے، اس کے لیے عمل پر نصف اجر ملے گا اور اس کی تکمیل نیت سے ہوگی۔

۱۲۔ امام کے پیچھے قرات کا حکم:

ایک آدمی نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: میں امام کے پیچھے قرآن پڑھوں یا خاموش رہوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلکہ خاموش رہو، یہ تمہارے لیے کافی ہے''(۱) دارقطنی نے اس کو روایت کیا ہے۔(۲)

۱۳۔ نماز میں شیطان کا وسوسہ:

عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: اللہ کے رسول! شیطان میری نماز اور میری قرات کے درمیان رکاوٹ بنتا ہے جس سے میں وسوسے کا شکار ہو جاتا ہوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شیطان ہے جس کو ''خنزب'' کہا جاتا ہے، جب تم کو اس کے آنے کا احساس ہو جائے تو تعوذ پڑھو اور تین مرتبہ اپنے داہنے طرف تھوکو''، حضرت عثمان فرماتے ہیں: میں نے ایسا کیا تو اللہ نے میری یہ شکایت دور کردی'' مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔(۳)

۱۔ دوسری روایتوں میں ہے کہ سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی، ان روایتوں کی بنا پر اور ابوداود اور ترمذی کی ایک صریح روایت کی وجہ سے جس میں ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز پڑھا رہے تھے، قرات میں دشواری ہوئی، نماز کے بعد لوگوں سے مخاطب ہوکر کہا: ''شاید تم لوگ امام کے پیچھے قرآن پڑھتے ہو''، لوگوں نے کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: ''ایسا نہ کرو، سوائے سورہ فاتحہ کے کہ اس کو پڑھو، اس لیے کہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی''، اور ایک روایت میں ہے کہ ''میں قرات کررہا ہوں تو تم لوگ سوائے سورہ فاتحہ کے کچھ نہ پڑھو'' دیکھیے: ترمذی حدیث ۳۱۱، ابوداود حدیث ۸۲۳ وحدیث ۸۲۴، اس لیے امام شافعی اور بہت سے علماء کے نزدیک امام کے پیچھے ہونے کی صورت میں بھی سورہ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے ''فیصل''۔

۲۔ سنن دارقطنی ۱/۳۳۰، حدیث ۱۵ ۳۔ صحیح مسلم ۴/ ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، حدیث ۶۸۔ ۲۲۰۳

۱۴۔ہم کیسے نماز پڑھیں:

حضرت حطان رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: اللہ کے رسول! ہم برابر سفر میں رہتے ہیں، ہم کیسے نماز پڑھیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تین تسبیحات رکوع میں اور تین تسبیحات سجدوں میں'' امام شافعی نے مرسلاً اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

۱۵۔اس کپڑے میں نماز پڑھنے کا حکم جس میں اپنی بیوی کے ساتھ جماع کیا ہو:

آپ ﷺ سے ایک شخص نے دریافت کیا: میں اسی کپڑے میں نماز پڑھتا ہوں جس میں اپنی اہلیہ کے ساتھ جماع کرتا ہوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں (تم پڑھ سکتے ہو) مگر یہ کہ تم کپڑے پر کوئی چیز دیکھو تو اس کو دھولو''۔(۲)

۱۶۔ستر عورت کا حکم:

معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: اللہ کے رسول! ہم کن کے سامنے ستر کریں اور کن کے سامنے نہ کریں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے ستر کی حفاظت کرو، سوائے اپنی بیوی یا باندی سے۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے سوال کیا: اللہ کے رسول! مرد مرد کے ساتھ رہے تب؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا کرو کہ کوئی بھی ستر نہ دیکھ پائے''۔

۱۔مسند امام شافعی ۱/۸۹، حدیث ۲۴۸

۲۔مسند امام احمد ۵/۸۹

میں نے کہا: ''آدمی تنہا رہے تب؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تبارک وتعالیٰ اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ اس سے شرم کی جائے'' احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

۱۷۔ وہ شخص کیسے نماز پڑھے جس کے پاس صرف ایک کپڑا ہو:

آپ ﷺ سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہیں؟ متفق علیہ۔(۲)

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: اللہ کے رسول! میں شکار پر جاتا ہوں اور نماز پڑھتا ہوں جب کہ میرے بدن پر ایک ہی قمیص رہتی ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو باندھو، اگر چہ تم کو ایک ہی کانٹا ملے'' امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۳)

نسائی کی روایت میں ہے(۴): ''گرمی کا موسم ہوتا ہے اور میں میرے پاس صرف ایک ہی قمیص رہتی ہے''۔

۱۸۔ پوستین میں نماز پڑھنے کا حکم:

آپ ﷺ سے ایک شخص نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! میں پوستین میں نماز پڑھتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دباغت کہاں ہوئی ہے؟''۔(۵)

۱۹۔ کمان اور ترکش کے ساتھ نماز پڑھنے کا حکم:

آپ ﷺ سے کمان اور ترکش میں نماز پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

۱۔ مسند امام احمد ۵/۳۔۴ ۲۔ صحیح بخاری ۱/۴۷۰، حدیث ۳۵۸، مسلم، حدیث ۲۷۶۔۵۱۵

۳۔ مسند امام احمد ۴/۴۹ ۴۔ نسائی ۲/۷۰، حدیث ۷۶۴ ۵۔ (احمد ۴/۳۴۸) و بیہقی ۱/۲۴

آپ ﷺ نے فرمایا: ترکش کو پھینک دو اور کمان میں نماز پڑھو" دار قطنی نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

۲۰۔ عورت بغیر ازار کے نماز پڑھے جب کہ اس پر قمیص اور اوڑھنی ہو:

آپ ﷺ سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: کیا عورت قمیص اور اوڑھنی میں نماز پڑھ سکتی ہے جب کہ وہ ازار نہ پہنی ہو؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر قمیص لمبی ہو جس سے اس کے پیروں کا ظاہری حصہ ڈھک جائے" ابوداود نے اس کو روایت کیا ہے(۲)

۲۱۔ پہلی مسجد جو روئے زمین پر بنائی گئی:

ابوذر رضی اللہ عنہ نے روئے زمین پر بنائی گئی پہلی مسجد کے بارے میں آپ ﷺ سے دریافت کیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "مسجد حرام"، انھوں نے دریافت کیا: پھر کونسی؟ آپ نے فرمایا: "مسجد اقصیٰ"، انھوں نے دریافت کیا: ان دونوں کے درمیان کتنی مدت ہے؟ آپ نے فرمایا: "چالیس سال، پھر پوری زمین تمہارے لیے سجدہ گاہ ہے، جہاں نماز کا وقت ہو جائے وہاں نماز پڑھ لو" متفق علیہ(۳)

۲۲۔ کشتی پر نماز پڑھنے کا حکم:

حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے کشتی پر نماز پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "اس پر کھڑے ہو کر نماز پڑھو، مگر یہ کہ غرق ہونے کا

۱۔ سنن دار قطنی ۱/ ۳۹۹، حدیث ۱ ۔ ۲۔ سنن ابوداود ۱/ ۴۲۰، ح ۶۴۰

۳۔ بخاری (فتح الباری) ۶/ ۴۵۸، حدیث ۳۴۲۵، مسلم ۱/ ۳۷۰، حدیث ۱۔ ۵۲۰

اندیشہ ہو‘‘۔ حاکم نے مستدرک میں اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

۲۳۔ نماز میں کنکری چھونے کا حکم:

آپ ﷺ سے نماز میں کنکری چھونے کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ’’ہاں ایک مرتبہ یا چھوو ہی نہیں‘‘(۲)

آپ ﷺ سے اس بارے میں حضرت جابر نے بھی دریافت کیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ’’ایک مرتبہ، اس سے بھی بچے رہو تو یہ تمہارے لیے کالی آنکھوں والی سو اونٹوں سے بہتر ہے‘‘۔(۳)

میں نے کہا: مسجد کا فرش کنکریوں کا ہے، کوئی اپنے سجدوں کی جگہ صاف کرنے کے لیے اپنے ہاتھ سے کنکری چھوتا ہے؟ چناں چہ نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ چھونے کی اجازت دی اور اس سے باز رہنا مستحب قرار دیا۔ یہ حدیث مسند احمد میں ہے۔(۴)

۲۴۔ نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کا حکم:

آپ ﷺ سے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ’’یہ بندہ کی نماز میں سے شیطان کا اچکنا ہے‘‘۔(۵)

۲۵۔ اپنے گھر میں نماز پڑھ کر اسی نماز کو دوبارہ جماعت کے ساتھ پڑھنے کا حکم:

ایک شخص نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: ہم میں سے کوئی اپنے گھر میں نماز پڑھتا ہے پھر مسجد چلا جاتا ہے تو دیکھتا ہے کہ جماعت کھڑی ہے، کیا میں ان کے ساتھ نماز پڑھ لوں؟

۱۔ مستدرک حاکم ۱/۲۷۵ ۲۔ مسند امام احمد ۵/۱۶۳، ۳۸۵، ۴۰۲ ۳۔ مسند امام احمد ۳/۳۰۰

۴۔ مسند امام احمد ۳/۳۲۸، ۳۸۴، ۳۹۳ ۵۔ بخاری ۲/۲۳۴، حدیث ۷۵۱

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم کو جماعت کا ثواب ملے گا''۔ ابوداود نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

۲۶۔ اگر کالا کتا نماز میں سامنے سے گزرے

آپ ﷺ سے کالے کتے (نہ کہ لال اور پیلا کتا) کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ کیا اس کے سامنے سے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''کالا کتا شیطان ہے''(۲)

۲۷۔ وہ شخص کیا کرے جو نماز پڑھتا ہے لیکن اس کو یاد نہیں کہ اس نے کتنی رکعت نماز پڑھی ہے:

آپ ﷺ سے ایک شخص نے دریافت کیا: میں نے نماز پڑھی، لیکن مجھے معلوم نہیں ہے کہ میں نے طاق عدد میں نماز پڑھی یا وتر عدد میں؟ (مجھے یاد نہیں کہ کتنی رکعت نماز پڑھی)

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس بات سے چوکنا رہو کہ نماز میں تم سے شیطان کھیلے، جو کوئی نماز پڑھے اور اس کو معلوم نہ ہو کہ اس نے طاق عدد میں نماز پڑھی یا وتر عدد میں تو وہ (اخیر میں) دو سجدے کر لے، اس طرح اس کی نماز مکمل ہو جائے گی''۔ امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۳)

۲۸۔ جمعہ کے دن کی فضیلت کیوں ہے؟

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: کس وجہ سے جمعہ کے دن کو فضیلت حاصل ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیوں کہ اسی دن تمہارے والد آدم کا خمیر اٹھایا گیا، اور اسی دن قیامت آئے گی اور دوبارہ اٹھایا جائے گا، وہی دن سخت پکڑ کا دن ہوگا اس کی آخری تین ساعتوں میں ایک ساعت ایسی ہے جس میں جو کوئی اللہ عزوجل سے دعا کرتا ہے، اس

۱۔ سنن ابوداود ۱/ ۳۸۹، حدیث ۵۷۸ ۲۔ مسلم ۱/ ۳۶۵، حدیث ۲۶۵۔۵۱۰

۳۔ مسند امام احمد ۱/ ۶۳

کی دعا قبول کی جاتی ہے''۔(۱)

آپ ﷺ سے دعا قبول ہونے کے وقت کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''نماز کھڑے ہونے سے لے کر ختم ہونے تک''۔(۲)

دونوں حدیثوں میں کوئی تعارض نہیں ہے، کیوں کہ اگر چہ دعا قبول ہونے کا وقت عصر کے بعد کی آخری ساعت ہے، البتہ جس وقت نماز قائم کی جاتی ہے اس کا ساعتِ اجابت ہونا اولیٰ ہے، اس کی مثال یہ ہے کہ جس مسجد کی بنیاد تقوی پر رکھی گئی ہے، وہ مسجد قبا ہے، اور رسول اللہ ﷺ کی مسجد (مسجد نبوی) مسجد قبا سے بہتر ہے، یہ دونوں حدیثوں کے تعارض کو ختم کرنے کی سب سے بہتر صورت ہے، چناں چہ آپ بھی اس پر غور کیجیے۔(۳)

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: اللہ کے رسول! ہمیں جمعہ کے دن کے بارے میں بتائیے کہ اس میں کیا خیر ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس دن کی پانچ خصوصیات ہیں: اسی دن آدم کی تخلیق ہوئی، اسی دن آدم علیہ السلام زمین پر اتارے گئے، اسی دن اللہ نے آدم علیہ السلام کو وفات دی، اسی دن ایک ساعت ایسی ہے جس میں بندہ اللہ سے جو بھی مانگتا ہے، اللہ اس کو عطا فرماتا ہے، جب کہ مانگی جانے والی چیز گناہ یا رشتہ داری کو توڑنے والی نہ ہو، اسی دن قیامت آئے گی، ہر مقرب فرشتہ، آسمان و زمین، پہاڑ اور پتھر ہر کوئی جمعہ کے دن گھبرایا ہوا رہتا ہے''۔ امام احمد اور شافعی نے اس کو روایت کیا ہے(۴)

۲۹۔ صلاۃ اللیل (تہجد) اور وتر:

آپ ﷺ سے صلاۃ اللیل کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''دو دو رکعتیں پڑھو، اگر صبح کی نماز شروع ہونے کا اندیشہ

۱۔ مسند امام احمد ۲/ ۳۱۱ ۲۔ ترمذی ۲/ ۶۱، ۳، حدیث ۴۹۰

۳۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دونوں روایتوں کا تعارض ختم کرنے کے لیے یہ توجیہ زیادہ مناسب ہے، اُس توجیہ سے جس میں کہا گیا ہے کہ ساعت اجابت منتقل ہوتی رہتی ہے، واللہ اعلم۔ (حمیم)

۴۔ مسند امام احمد ۵/ ۲۸۴، مسند امام شافعی ۱/ ۱۲۷، حدیث ۳۷۶

ہوتو ایک رکعت پڑھ کر تعداد وتر کرو"۔ متفق علیہ (۱)

ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے دریافت کیا: میں کتنی رکعتوں سے وتر کروں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "ایک رکعت سے"۔

انھوں نے کہا: "میں اس سے زیادہ پڑھ سکتا ہوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "تین"، پھر فرمایا: "پانچ"، پھر فرمایا: "سات"۔

ترمذی میں ہے: آپ سے شفع اور وتر (طاق اور جفت) (۲) کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ نماز ہے، بعض نمازیں طاق ہیں اور بعض نمازیں جفت"۔ (۳)

سنن دار قطنی میں ہے (۴): ایک شخص نے آپ ﷺ سے وتر کے بارے میں دریافت کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ایک اور دو کے درمیان سلام کے ذریعے فصل کرو" (یعنی ایک رکعت اور دو رکعت کو سلام کے ذریعے الگ الگ کرو)۔

۳۰۔ کونسی نماز افضل ہے:

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: کونسی نماز افضل ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "جس میں قیام طویل ہو"۔ امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے (۵)

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: کونسا قیام افضل ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "آدھی رات کا، اور اس کو کرنے والے کم ہیں"۔ (۶)

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: کیا اللہ سے سب سے زیادہ قریب کرنے والی کوئی ساعت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "جی ہاں، رات کی درمیانی ساعت"۔ امام نسائی نے اس کو روایت کیا ہے۔

۱۔ بخاری (فتح الباری) ۱/۵۶۲، حدیث ۴۷۳، مسلم ۱/۵۱۶، حدیث ۱۴۵ لـ ۷۴۹، اور ۱۴۶۔ ۷۴۹

۲۔ سورہ فجر کی آیت "والشفع والوتر" کی طرف اشارہ ہے "فیصل" ۳۔ سنن ترمذی ۵/۴۰۹، حدیث ۳۳۴۲

۴۔ سنن دار قطنی ۲/۳۵، حدیث ۱۹ ۵۔ مسند امام احمد ۳/۳۰۲، ۳۱۴، ۴۱۲ ۶۔ نسائی ۱/۳۰۸، حدیث ۵۸۴

زکاۃ کے سلسلے میں فتاوی امام المفتین صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ اونٹ کی زکاۃ:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونٹ کی زکاۃ کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر اونٹ کا مالک جو اونٹوں کا حق ادا نہیں کرتا، قیامت کے دن اس کو بہت ہی وسیع ہموار زمین پر منہ کے بل ڈالا جائے گا، اس کے اونٹوں میں سے کوئی بھی اونٹ غائب نہیں رہے گا، وہ سب اپنے کھروں سے اس کو روندیں گے اور اپنے منہ سے کاٹیں گے، یہ سلسلے جاری رہے گا، ایک دور ختم ہوگا تو دوسرا دور شروع ہوگا، اس دن جو پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا، یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا تو وہ اپنا راستہ دیکھ لے گا، یا تو جنت کا راستہ یا جہنم کا راستہ''۔(۱)

۲۔ گائے کی زکاۃ:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے گائے کی زکاۃ کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر گائے اور بکریوں کا مالک جو ان کا حق ادا نہیں کرتا، اس کو قیامت کے دن وسیع وعریض مسطح زمین پر منہ کے بل گرایا جائے گا، ان میں سے کوئی بھی غائب نہیں رہے گا، اور ان میں سے کوئی جانور مڑی سینگ والا نہیں ہوگا، اور نہ بغیر سینگ والا اور نہ ٹوٹی سینگ والا، وہ سب اپنی سینگوں سے اس کو ماریں گے اور اپنے کھروں سے اس کو روندیں گے، ایک دور ختم ہوگا تو دوسرا دور شروع ہوگا، یہ سلسلہ جاری رہے گا اس دن

۱۔ مسلم ۲/۶۸۰، حدیث ۲۴۔۹۸۷

جو پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا، یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا تو وہ اپنا راستہ دیکھ لے گا یا تو جنت کا راستہ یا جہنم کا‘‘۔(۱)

۳۔گھوڑے تین قسم کے ہیں:

آپ ﷺ سے گھوڑوں کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ’’گھوڑوں کی تین قسمیں ہیں: وہ آدمی کے لیے گناہ کا سبب ہے، یا آدمی کے لیے حفاظت ہے (جہنم کی آگ سے حفاظت کرنے والا ہے)، یا آدمی کے لیے اجر کا باعث ہے، اجر کا سبب وہ گھوڑا ہے جس کو آدمی اللہ کے راستے میں جہاد کرنے کے لیے رکھتا ہے، اور اس کو سبزہ زار یا باغ میں لمبی رسی باندھ کر چھوڑتا ہے، چناں چہ وہ گھوڑا اس سبزہ زار یا باغ میں سے جو بھی کھاتا ہے وہ اس شخص کے لیے نیکیاں بن جاتی ہیں، اگر اس کی رسی ٹوٹ جائے اور کسی ایک یا دو ٹیلوں پر چڑھ جائے تو اس کے پاؤں کے نشانات اور گوبر اس کے حق میں نیکیاں بن جاتی ہیں، اگر وہ کسی نہر سے گزرے اور اس سے پانی پیے اور اس شخص کا ارادہ اس گھوڑے کو سیراب کرنے کا نہ ہو تو بھی اس کو نیکیاں ملتی ہیں، یہ گھوڑا اس شخص کے لیے اجر کا باعث ہے، جو ایک شخص وہ ہے جو گھوڑے کو اظہارِ بے نیازی اور سوال سے پرہیز کے لیے رکھتا ہے، پھر اس کی گردنوں اور پیٹھوں میں اللہ کا حق نہیں بھولتا (یعنی اس کی زکاۃ ادا کرتا ہے) تو وہ گھوڑا اس کے لیے حفاظت ہے، اور ایک آدمی وہ ہے جو فخر و ریاکاری اور مسلمانوں سے دشمنی کے لیے رکھتا ہے تو وہ اس کے لیے بوجھ اور گناہ ہے‘‘(۲)

۴۔گدھا:

آپ ﷺ سے گدھوں کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ’’اللہ تعالی نے اس کے سلسلے میں کوئی حکم نازل نہیں فرمایا

۱۔مسلم ۲/۶۸۱، ایضاً ۲۔بخاری نے دو جگہوں پر اس کو روایت کیا ہے، ا۔۶/۶۳۔۶۴، حدیث ۲۸۶۰،
۲۔۱۴/۳۲۹، حدیث ۷۳۵۶، اس جگہ انھوں نے مکمل حدیث بیان کی ہے۔

ہے، البتہ یہ جامع آیت موجود ہے: "فَمَن يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهُ، وَمَن يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهُ" (۱) جو کوئی ذرہ برابر بھلائی کرے گا وہ اس کو دیکھ لے گا اور جو کوئی ذرہ بھر برائی کرے گا وہ دیکھ لے گا (۲)

۵۔ کنز کیا ہے؟

آپ ﷺ سے ام سلمہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: میں سونے کے زیورات پہنتی ہوں، کیا یہ کنز (۳) ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "جو زکاۃ کے نصاب کو پہنچ جائے اور اس کی زکاۃ دی جائے تو وہ کنز نہیں ہے"۔ امام مالک نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۴)

۶۔ کیا مال میں زکاۃ کے علاوہ بھی کوئی دوسرا حق ہے:

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: کیا مال میں زکاۃ کے علاوہ بھی کوئی دوسرا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "جی ہاں! ہے، پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی: "وآتی المال علی حبہ" (۵) اور وہ اپنی پسند سے مال دیتا ہے (۶)

۷۔ زیورات کی زکاۃ

آپ ﷺ سے ایک عورت نے دریافت کیا: میرے پاس زیورات ہیں اور میرا شوہر غریب ہے، میرا ایک بھتیجا بھی ہے، اگر میں زیورات کی زکاۃ ان لوگوں کو دوں تو کیا میری طرف سے زکاۃ ادا ہو جائے گی؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "جی ہاں!"۔ (۷)

۱۔ زلزال ۷، ۸ ۲۔ مسلم ۲/۶۸۳، ح ۲۶۔ ۹۸۷

۳۔ سورہ توبہ کی آیت ۳۴ "والذین یکنزون الذھب والفضۃ" میں سونا چاندی جمع رکھنے پر جو عید آئی ہے اور اس میں جو کنز کا لفظ آیا ہے اس کی طرف اشارہ ہے "فیصل"۔

۴۔ ہمیں یہ روایت موطأ امام مالک میں نہیں ملی، یہ روایت ان الفاظ کے ساتھ سنن ابوداود میں ہے، ۲/۲۱۲۔۲۱۳، حدیث ۱۵۶۳

۵۔ بقرہ ۱۷۷ ۶۔ سنن دار قطنی ۲/۱۰۷، حدیث ۳

۷۔ سنن دار قطنی ۲/۱۰۸، حدیث ۶

۸۔ شہد کی زکاۃ:

امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے(۱) کہ ابوسیارہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: میرے پاس شہد ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''عشر دو'' یعنی دسواں حصہ۔

میں نے درخواست کی: اللہ کے رسول! اس کو میرے لیے محفوظ کیجیے؟

آپ ﷺ نے اس کو میرے لیے محفوظ کیا۔

۹۔ سال پورا ہونے سے پہلے زکاۃ کی ادائیگی:

آپ ﷺ سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے سال مکمل ہونے سے پہلے زکاۃ ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا؟

آپ ﷺ نے اس کی اجازت دی۔ امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۲)

۱۰۔ صدقۂ فطر:

آپ ﷺ سے صدقۂ فطر کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے، ایک صاع (دو کلو چار سو گرام کا ہوتا ہے) کھجور یا ایک صاع جو یا پنیر، چاہے وہ چھوٹا ہو یا بڑا، آزاد ہو یا غلام'' (۳)

۱۱۔ زکاۃ وصول کرنے والوں سے مال چھپانے کی ممانعت

آپ ﷺ سے مال داروں نے دریافت کیا: صدقہ لینے والے ہم پر زیادتی کرتے ہیں، کیا ہم اپنے مال میں سے اتنا چھپا کر رکھ سکتے ہیں جتنا وہ ہم پر زیادتی کرتے ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں''، ابوداود نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۴)

۱۔ سنن ابن ماجہ ۱/۵۸۴، حدیث ۱۸۲۳

۲۔ مسند امام احمد ۱/۱۰۴، حدیث کے الفاظ یہ ہیں: عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے سال پورا ہونے سے پہلے اپنی زکاۃ جلد ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا، تو آپ نے ان کو اس کی رخصت دی۔

۳۔ سنن دار قطنی ۲/۱۳۸، ح ۲

۴۔ ابوداود ۲/۲۴۴، ح ۱۵۸۶

۱۲۔ میں کیسے خرچ کروں:

آپ ﷺ سے ایک شخص نے دریافت کیا: میں بڑا مال دار شخص ہوں اور میرے اہل وعیال اور گاؤں والے بھی ہیں، آپ مجھے بتائیے کہ میں کیسے خرچ کروں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے مال کی زکاۃ نکالو، یہ پاکی ہے جو تم کو پاک کرے گی، اس سے تم اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرو، اور تم گداگر، پڑوسی اور مسکین کا حق جانو''۔

اس نے کہا: اللہ کے رسول! میرے لیے کچھ کم کر دیجیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

''آتِ ذَی الْقُرْبیٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِيْنَ، وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا''(۱) اور رشتہ دار کو اس کا حق دو اور مسکین اور مسافر کو، اور (مال کو) بے موقع مت اڑاؤ۔

اس نے کہا: کیا میرے لیے اتنا کافی ہے، اللہ کے رسول! جب میں آپ کے نمایندے کے پاس زکاۃ دوں تو کیا میں اللہ اور اس کے رسول کے پاس زکاۃ کے ذمہ سے بری ہو جاؤں گا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں، جب تم میرے نمایندے کے پاس زکاۃ دو تو تم اس سے بری ہو جاؤ گے، تمھیں اس کا اجر ملے گا، اس کا گناہ بدلنے والے پر ہوگا'' احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۲)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے خیبر کی اپنی زمین کے بارے میں دریافت کیا اور فتوی پوچھا کہ وہ اس کا کیا کریں؟ حضرت عمر اس کو اللہ کے راستے میں صدقہ کر کے اللہ کا تقرب حاصل کرنے کا ارادہ کر چکے تھے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم چاہو تو اصل زمین کو وقف کر دو، اور اس کو (اس کی پیداوار کو) صدقہ کرو''(۳) چناں چہ انھوں نے ایسا ہی کیا۔

۱۔ اسراء ۲۶ ۲۔ مسند امام احمد ۳/۱۳۶

۳۔ مسند امام احمد ۲/۱۲۔۱۳، ۵۵ (یہ حدیث صحیحین میں موجود ہے، دیکھیے: صحیح بخاری حدیث ۲۷۳۷، صحیح مسلم ۱۶۳۲، نیز دیکھیے: نسائی حدیث ۳۶۲۷)

۱۴۳۔ والدین کا حق صدقے سے مقدم ہے:

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اپنا باغ صدقہ کیا تو ان کے والدین آپ کے پاس آئے اور کہا: اللہ کے رسول! یہ باغ ہماری زندگی کا ذریعہ ہے، اور ہمارے پاس اس کے علاوہ مال نہیں ہے؟

چناں چہ آپ ﷺ نے عبداللہ کو بلایا اور کہا: ''اللہ نے تمہارے صدقہ کو قبول کیا، اور یہ مال تمہارے والدین کو لوٹا دیا''، اس کے بعد حضرت عبداللہ ہی اس کے وارث ہوئے، نسائی نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

۱۔ نسائی میں ہمیں یہ روایت نہیں ملی، بلکہ طبرانی نے اس سے قریب روایت کی ہے، ان کے الفاظ یہ ہیں: عبداللہ بن زید نے اپنا مال صدقہ کیا، ان کے پاس اس کے علاوہ مال نہیں تھا، اسی مال سے ان کا اور ان کے والد کا گزر اوقات تھا، چناں چہ انھوں نے یہ مال رسول اللہ ﷺ کے حوالے کیا، تو ان کے والد رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اللہ کے رسول! عبداللہ نے اپنا مال صدقہ کیا ہے، حالاں کہ اسی مال سے ان کا گزر اوقات ہوتا ہے، رسول اللہ نے عبداللہ کو بلا بھیجا اور فرمایا: ''اللہ عزوجل نے تمہارے صدقے کو قبول کیا، اور اس کو تمہارے والدین کے پاس لوٹا دیا میراث کا حق باقی رکھتے ہوئے'' بشیر کہتے ہیں: ہم اس کے وارث ہوئے۔ دیکھیے: مجمع الزوائد ۴/ ۲۳۳)

[لیکن مصنف نے جو الفاظ نقل کیے ہیں، وہ حاکم اور دار قطنی نے روایت کیے ہیں (''دیکھیے مستدرک حاکم ۴/ ۳۴۸، سنن دار قطنی ۴/ ۲۰۰'')، مگر إعلام الموقعین اور فتاوی دونوں جگہ اخیر میں یہ الفاظ ہیں: ''وردها علی أبویك فتوارثاها بعد ذلك ''جس کا لفظی ترجمہ یہ ہے: اور یہ تمہارے والدین کو لوٹا دیا تو وہ اس کے بعد اس مال کے وارث ہوئے۔ جس کا کوئی مفہوم نہیں، درحقیقت یہاں نقل میں غلطی ہوئی ہے۔ حاکم کی روایت کے اخیر میں ہے: ''قال بشیر: فتوارثناها بعد ذلك ''اور دار قطنی میں صرف ''قال'' ہے، بشیر کا لفظ نہیں ہے، تو ابن قیم سے نقل کرنے میں قال ساقط ہو گیا ہے اور توارثناها کے بجائے فتوارثها ہو گیا ہے، جس سے مفہوم کچھ کا کچھ ہو جاتا ہے۔ اور یہ بشیر عبداللہ ابن زید انصاری (صاحب الاذان) کے پوتے بشیر بن محمد ہیں، مطلب یہ ہے کہ میراث کا حق باقی تھا تو وراثت ہم تک پہنچی۔ حاکم نے دوسری جگہ ان الفاظ میں نقل کیا ہے: ''ثم ماتا فورثهما ابنهما بعد '' (پھر والدین کا انتقال ہوا تو ان کے لڑکے عبداللہ ہی اس کے بعد ان کے وارث ہوئے) مستدرک ۳/ ۳۳۶۔ دار قطنی کی ایک روایت میں ''فورثه عبدالله بعد من أبويه '' ہے، اور دوسری روایت میں ثم ماتا فورثهما ہے۔ دیکھیے: سنن دار قطنی ۴/ ۲۰۰۔۲۰۱ ''فیصل'']

۱۴۔کون سا صدقہ افضل ہے:

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: کون سا صدقہ افضل ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''منیحہ :منیحہ یہ ہے کہ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو درہم دے یا چوپائے کی پیٹھ (استعمال کے لیے) یا بکری کا دودھ یا گائے کا دودھ ہبہ کرے'' احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

ایک مرتبہ آپ ﷺ سے یہی سوال کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''کم مال والا کوشش کرکے اور مشقت جھیل کر جو صدقہ کرے، اور تم اپنے اہل وعیال سے شروع کرو'' ابوداود نے اس کو روایت کیا ہے۔(۲)

اور ایک مرتبہ آپ ﷺ سے یہی دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم صحت کی حالت میں صدقہ کرو، جب کہ تم کو اس مال کا لالچ ہو، فقر کا اندیشہ ہو اور مال داری کی امید اور خواہش ہو''۔(۳)

اور ایک مرتبہ آپ ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''پانی پلانا''۔(۴)

۱۵۔جانور کو پلانے پر اجر

سراقہ بن مالک نے اس اونٹ کے بارے میں دریافت کیا جو ان کے کنویں کے پاس آتا ہے: کیا اس کو پانی پلانے میں اجر ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں، ہر جگر والے پیاسے جانور کو پانی پلانے میں اجر ہے''۔احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۵)

۱۔مسند امام احمد ۱/ ۴۶۳ ۲۔سنن ابوداود ۲/ ۳۱۲، حدیث ۱۶۷۷

۳۔(بخاری حدیث ۱۴۱۹)، مسلم ۲/ ۷۱۶، حدیث ۹۲۔۱۰۳۲

۴۔سنن نسائی ۶/ ۵۶۵، حدیث ۳۶۶۷

۵۔مسند امام احمد ۴/ ۱۷۵

۱۶۔شوہر کو زکاۃ دینے کا حکم:

دو عورتوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شوہروں کو زکاۃ دینے کے بارے میں دریافت کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان کے لیے دو اجر ہیں: رشتہ داری نبھانے کا اجر اور صدقہ کا اجر''۔ امام بخاری اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

ابن ماجہ کی روایت میں ہے: میں اپنے شوہر اور اپنے زیرِ کفالت یتیموں پر زکاۃ کا مال خرچ کرتی ہوں، کیا اس سے میری زکاۃ ادا ہوتی ہے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کو دو اجر ہیں: صدقے کا اجر اور رشتہ داری کا اجر''(۲)

۱۷۔صدقہ کی تاکید اور مال جمع رکھنے کی ممانعت:

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: میرے پاس صرف وہی مال ہے جو زبیر (میرے شوہر) نے مجھ کو دیا ہے، کیا میں وہ مال صدقہ کروں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صدقہ کرو، اور جمع کر کے نہ رکھو، ورنہ مال تم پر تنگ کیا جائے گا'' متفق علیہ(۳)

۱۸۔غلام کا صدقہ:

ایک غلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کیا میں اپنے آقا کے مال میں سے کچھ صدقہ کر سکتا ہوں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں، اور اجر تم دونوں کو برابر آدھا آدھا ملے گا'' مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔(۴)

۱۔بخاری (فتح الباری) ۳/ ۳۲۸ حدیث ۱۴۶۶، مسلم ۲/ ۶۹۴۔۶۹۵، حدیث ۴۵۔۱۰۰۰

۲۔سنن ابن ماجہ ۱/ ۵۸۷، حدیث ۱۸۳۴

۳۔بخاری (فتح الباری) ۵/ ۲۱۷، ح ۲۵۹۰، مسلم ۲/ ۷۱۴، ح ۸۹۔۱۰۲۹ ۴۔مسلم ۲/ ۷۱۱، حدیث ۸۲۔۱۰۲۵

۱۹۔ صدقہ کی ہوئی چیز خریدنے کا حکم:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس گھوڑے کو خریدنے کے بارے میں دریافت کیا جس کو انھوں نے صدقہ میں دیا تھا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس کو نہ خریدو، اور تم اپنے صدقہ میں واپس مت جاؤ، چاہے وہ تم کو ایک درہم میں دے، کیوں کہ ہبہ میں واپس ہونے والا اپنی قے چاٹنے والے کی طرح ہے(۱)'' متفق علیہ(۲)

۲۰۔ بھلائی اور احسان کا حکم:

آپ ﷺ سے بھلائی کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''چھوٹی سے چھوٹی بھلائی کو حقیر مت جانو، چاہے تم رسی کا ٹکڑا دو، چاہے تم جوتے کا تسمہ دو، چاہے تم اپنے ڈول میں سے پانی مانگنے والے کے برتن میں تھوڑا سا ڈال دو، چاہے تم راستے سے لوگوں کو تکلیف پہنچانے والی چیز ہٹاؤ، چاہے تم اپنے بھائی سے ہنستے مسکراتے ملو، چاہے تم جب اپنے بھائی سے ملو تو اس کو سلام کرو، چاہے تم زمین میں پریشان حال کی وحشت دور کرو اور دل بہلاؤ'' امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے(۲)

اللہ کی قسم! کیا ہی عظیم ہیں یہ فتاوی! کیا ہی مٹھاس ہے ان میں اور کیا ہی نفع بخش ہیں یہ، اور ہر بھلائی کے جامع ہیں، اللہ کی قسم! اگر لوگ اپنے مسائل کا مرجع ان کو بنائیں تو یہ فتاوی ہر ایک کے فتاوی سے بے نیاز کر دیں گے۔ اللہ ہی مدد طلب کیے جانے کا سزاوار ہے۔

۲۱۔ اپنے مورث کو صدقے میں دیے ہوئے مال کا حکم

ایک شخص نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: میں نے اپنی ماں کو ایک غلام صدقے

۱۔ اکثر علماء کے نزدیک صدقہ کی ہوئی چیز قیمتاً خرید سکتا ہے لیکن کراہیت سے خالی نہیں، اس لیے کہ ہوسکتا ہے کہ وہ شخص صرف اس خیال سے اس کی رعایت کرے کہ اسی نے تو یہ چیز مجھے صدقہ میں دی تھی تو اتنی مقدار میں درحقیقت صدقہ واپس لینا ہوگا اس لیے بہرحال یہ پرہیزگاری کے خلاف ہے (فیصل) ۲۔ بخاری ۵/۲۳۵ ح ۲۶۲۱ و ۲۶۲۳، مسلم ۳/۱۲۳۹ ح ۲۔ ۱۶۲۰ ۳۔ مسند امام احمد ۳/۴۸۳

میں دیا تھا اور اب اس کا انتقال ہو گیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا صدقہ قبول ہو گیا اور یہ وراثت میں تمہارے لیے ہے''۔ امام شافعی نے اس کو روایت کیا ہے (۱)

ایک عورت نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: میں نے اپنی ماں کو صدقے میں ایک باندی دی تھی، اب ماں کا انتقال ہو گیا ہے، اس باندی کا کیا حکم ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا صدقہ تو ہو گیا، اور اس باندی کو میراث نے تمہارے پاس واپس کر دیا''۔ مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۲)

۲۲۔ سادات کے آزاد کردہ غلام کے لیے صدقہ لینا جائز نہیں

رسول اللہ ﷺ سے آپ کے آزاد کردہ غلام ابو رافع کو صدقہ دینے کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہم محمد کے آل وعیال کے لیے صدقہ لینا جائز نہیں ہے، اور آزاد کردہ غلام کا شمار ان ہی میں ہے''۔ احمد نے اس کو روایت کیا ہے (۳)

۲۳۔ میت کی طرف سے صدقہ کرنے کا حکم:

ایک شخص نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: میری ماں کا انتقال ہو گیا ہے، اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا ان کو فائدہ ہو گا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں'' بخاری نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۴)

ایک دوسرے شخص نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: میری ماں کا اچانک انتقال ہو گیا، میرا گمان ہے کہ اگر وہ کچھ بولتی تو صدقے کے لیے کہتی، اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا ان کو فائدہ ہو گا؟

۱۔ مسند امام شافعی ۲/۱۹۲، حدیث ۶۸۴
۲۔ مسلم ۲/۸۰۵ ح ۱۵۷۔۱۱۴۹
۳۔ مسند امام احمد ۶/۳۹۰
۴۔ بخاری ۵/۳۹۶ ح ۲۷۷۰

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جی ہاں"۔ متفق علیہ (۱)

ایک اور شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: میرے والد کا انتقال ہوگیا ہے، لیکن انھوں نے کوئی وصیت نہیں کی ہے، اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا ان کو فائدہ ہوگا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جی ہاں"۔ مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۲)

۲۴۔ اسلام سے پہلے جو نیکیاں کی ہوں کیا اسلام کے بعد اس کا اجر ملتا ہے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! بعض امور ایسے ہیں، جن کے ذریعے میں جاہلیت کے زمانہ میں ثواب کی امید رکھا کرتا تھا: صلہ رحمی کرتا تھا، غلاموں کو آزاد کرتا تھا اور صدقہ کیا کرتا تھا، کیا اس کا مجھے اجر و ثواب ملے گا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تمہاری پہلی والی بھلائی کے ساتھ ہی تم نے اسلام قبول کیا ہے" (یعنی اس کا بھی تم کو اجر ملے گا) متفق علیہ (۳)

۲۵۔ غیر مسلم کی نیکیاں:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے (عبداللہ) ابن جدعان کے بارے میں دریافت کیا کہ وہ جاہلیت میں صلہ رحمی کیا کرتے تھے اور مسکینوں کو کھانا کھلایا کرتے تھے، کیا یہ چیزیں ان کو فائدہ پہنچائیں گی؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس سے ان کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا، کیوں کہ انھوں نے کبھی بھی یہ نہیں کہا: اے میرے پروردگار! قیامت کے دن میری کوتاہیوں کو بخش دے"۔ مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۴)

۱۔ بخاری ۵/۳۹۶ ح ۱۳۸۸، مسلم: ۳/۱۲۵۴ ح ۱۲-۱۶۳۰ ۔ ۲۔ ایضاً حدیث ۱۱-۱۶۳۰

۳۔ بخاری ۴/۴۱۱ ح ۲۲۲۰، مسلم ۱/۱۱۴ ح ۱۹۵-۱۲۳

۴۔ مسلم ۱/۱۹۶ ح ۳۶۵-۲۱۴، (یعنی وہ مسلمان نہیں تھے اور بغیر اسلام کے کسی نیکی کا آخرت میں فائدہ نہیں "فیصل")

۲۶۔ کتنی مالیت کے بعد دستِ سوال دراز کرنا حرام ہے:

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: کتنی مالیت کی صورت میں مانگنا حرام ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''پچاس درہم یا اس کے بقدر سونا'' احمد نے اس کو روایت کیا ہے (۱)

آپ ﷺ نے دوسرے شخص کو یہ جواب دیا: ''جو اس کو دوپہر کا کھانا اور شام کا کھانا فراہم کرے''۔ (۲)

دونوں حدیثوں میں کوئی تضاد نہیں ہے، کیوں کہ یہ ایک دن کی مالیت ہے اور وہ اس سائل کے حالات کو دیکھتے ہوئے ایک سال کی مالیت ہے۔ واللہ اعلم

۲۷۔ بغیر مانگے کوئی چیز ملے تو واپس نہیں کرنا چاہیے:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے عرض کیا جب کہ آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک چیز ہدیہ میں بھیجی تھی جس کو انھوں نے لوٹا دیا تھا: کیا آپ نے ہمیں نہیں بتایا تھا کہ بہتر یہ ہے کہ ہم کسی سے کوئی چیز نہ لیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ مانگنے کی صورت میں ہے، اگر بغیر مانگے ملے تو یہ اللہ کی طرف سے عطا کردہ رزق ہے''، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! میں کسی سے کوئی چیز نہیں مانگوں گا، اور بغیر سوال کے جو بھی چیز ملے گی اس کو لوں گا''۔ امام مالک نے اس کو روایت کیا ہے (۳)

۱۔ مسند امام احمد ۱/ ۳۸۸، ۴۴۱، سنن ابوداود ۲/ ۲۷۷۔ ۲۷۸ ح ۱۶۲۶ ۲۔ ابوداود ۲/ ۲۸۰۔ ۲۸۱ ح ۱۶۲۹

۳۔ موطا ۲/ ۹۹۸ کتاب الصدقۃ ح ۹۲

روزے کے سلسلے میں فتاوی امام المفتین صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔کون سا روزہ سب سے افضل ہے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کون سا روزہ سب سے افضل ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شعبان کا روزہ رمضان کی تعظیم میں''

دریافت کیا گیا: کون سا صدقہ افضل ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رمضان میں کیا ہوا صدقہ''۔ ترمذی نے اس کو روایت کیا ہے(۱)

صحیح روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: رمضان کے بعد سب سے افضل روزے کون سے ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کا وہ مہینہ جس کو تم محرم کہتے ہو''۔

دریافت کیا گیا: فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز کون سی ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدھی رات کی نماز''۔(۲)

ہمارے شیخ (امام ابن تیمیہ) نے فرمایا ہے: ''شهر الله المحرم'' اللہ کا مہینہ محرم (حرام کردہ) سے مراد سال کا پہلا مہینہ محرم بھی ہو سکتا ہے، اور اشہرِ حرم بھی اس سے مراد ہو سکتے ہے۔ واللہ اعلم

۲۔غیر رمضان میں روزہ رکھنے والے کی حیثیت:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! آپ

۱۔ترمذی ۳/۵۱۔۵۲ح ۶۶۳

۲۔مسند امام احمد ۲/۳۰۳

میرے پاس روزہ کی حالت میں آئے، پھر آپ نے حیس (کھجور، پنیر اور گھی سے تیار ہوا کھانا) تناول فرمایا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں، غیر رمضان میں روزے رکھنے والے یا رمضان کے روزوں کی قضا کرنے والے کی حیثیت اس شخص کی سی ہے جو اپنے مال میں سے صدقہ نکالتا ہے، پھر اس میں سے جو چاہے خرچ کرتا ہے اور جو چاہے روک کے رکھتا ہے''۔ نسائی نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

۳۔ نفل روزہ توڑنے کا حکم:

رسول اللہ ﷺ ام ہانی کے پاس آئے اور پانی نوش فرمایا پھر ام ہانی کو دیا تو انھوں نے بھی پیا، پھر انھوں نے کہا: میں روزے سے تھی؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''نفل روزہ رکھنے والا اپنے نفس کا مالک (امیر) ہوتا ہے، اگر وہ چاہے تو روزہ مکمل کرلے، چاہے تو توڑ دے'' احمد نے اس کو روایت کیا ہے(۲)

دارقطنی نے روایت کیا ہے کہ ابوسعید نے کھانا پکایا اور نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کو مدعو کیا، ان میں سے ایک شخص نے کہا: میں روزے سے ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے بھائی نے تمہارے لیے کھانا بنایا ہے اور تمہارے لیے تکلف کیا ہے، روزہ کھول دو اور اس کی جگہ کسی اور دن روزہ رکھو''۔(۳)

امام احمد نے روایت کیا ہے کہ حضرت حفصہ کے پاس ہدیے میں ایک بکری آئی تو اس بکری کا کچھ گوشت انھوں نے اور حضرت عائشہ نے کھایا، جب کہ دونوں کا روزہ تھا، پھر انھوں نے اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا؟

آپ نے فرمایا: ''اس کے بدلے دوسرے دن روزہ رکھو''۔(۴)

۱۔ نسائی ۴/ ۵۰۷ ح ۲۳۲۲
۲۔ مسند امام احمد ۶/ ۳۴۱
۳۔ سنن دارقطنی ۲/ ۱۷۷، کتاب الصیام ح ۲۴
۴۔ مسند امام احمد ۶/ ۱۴۱

آپ ﷺ سے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: میں اور عائشہ نفل روزہ رکھ کر صبح کرتی ہیں، پھر ہمارے پاس ہدیہ میں کھانا آتا ہے تو ہم روزہ توڑ لیتی ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے بدلے کسی دوسرے دن روزہ رکھو''۔ احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

دوسری روایت میں ہے: ''نفل روزہ رکھنے والا اپنے نفس کا خود مالک ہے'' ان دونوں روایتوں میں کوئی تضاد نہیں ہے کیوں کہ قضا کرنا افضل ہے۔

۴۔ روزے کی حالت میں سرمہ لگانے کا حکم:

ایک شخص نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: میری آنکھ میں شکایت ہے، کیا میں روزے کی حالت میں سرمہ لگا لوں؟

آپ نے فرمایا: ''جی ہاں''۔ ترمذی نے اس کو روایت کیا ہے۔(۲)

دارقطنی نے روایت کیا ہے(۳) کہ آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کیا قے کرنے سے وضو فرض ہو جاتا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، اگر فرض ہوتا تو تمہیں قرآن میں ملتا'' (۴) دونوں روایتوں کی سند میں کلام ہے۔

۵۔ کیا روزہ دار بوسہ لے سکتا ہے:

آپ ﷺ سے حضرت عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا روزہ دار بوسہ لے سکتا ہے؟

۱۔ مسند امام احمد ۶/۲۶۳ ۲۔ ترمذی ۳/۱۰۵ ح ۷۲۶

۳۔ دارقطنی ۱/۱۵۹ کتاب الطھارۃ ح ۴۱، ۲/۱۸۴ کتاب الصیام ح ۱۹

۴۔ یعنی چوں کہ وضو کے نواقض قرآن میں مذکور ہیں، ان میں قے کا ذکر نہیں، اس کا مطلب یہ نہیں کہ جو قرآن میں نہیں وہ حکم نہیں، خود حضور ﷺ کا ارشاد ہے: جس طرح مجھے قرآن دیا گیا ہے، اسی طرح مجھے دوسری چیز دی گئی ہے یعنی حدیث، اس پر عمل کرنا بھی اسی طرح ضروری ہے، دیکھیے ابوداود حدیث: ۴۶۰۴، اور ابن ماجہ حدیث: ۱۲ ''فیصل''

رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''یہ بات اس (اپنی ماں ام سلمہ) سے پوچھو''، چناں چہ ام سلمہ نے ان کو بتایا کہ رسول اللہ خود اس طرح کرتے ہیں، انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! اللہ نے آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کردیے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں تم میں سب سے زیادہ متقی ہوں، میں تم میں اللہ سے سب سے زیادہ ڈرنے والا ہوں''۔ مسلم نے اس کو روایت کیا ہے(۱)

امام احمد کی روایت میں ہے کہ ایک شخص نے رمضان میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی کو بوسہ دیا، جس کی وجہ سے اس کو سخت پریشانی ہوئی، اس نے اپنی بیوی کو ام سلمہ کے پاس اس بارے میں دریافت کرنے کے لیے بھیجا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس عورت کو بتایا کہ رسول اللہ ﷺ خود اس طرح کیا کرتے ہیں، اس نے آکر اپنے شوہر کو بتایا تو اس کو اور زیادہ پریشانی ہوئی اور اس نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کی طرح نہیں ہیں، اللہ اپنے رسول کے لیے جو چاہتا ہے حلال کردیتا ہے، پھر اس کی بیوی ام سلمہ کے پاس آئی اور اپنے شوہر کی بات ان سے نقل کی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے اس کو نہیں بتایا کہ میں اس طرح کیا کرتا ہوں''، ام سلمہ نے کہا: میں اس کو بتا چکی ہوں، پھر وہ اپنے شوہر کے پاس واپس ہوئی تو اس کی حالت اور غیر ہوگئی، اور اس نے کہا: ہم رسول اللہ کی طرح نہیں ہیں، اور یہ بھی کہا: اللہ اپنے رسول کے لیے جو چاہتا ہے حلال کردیتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ غصہ ہوگئے اور فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں تم میں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں، اور اس کے حدود سے سب سے زیادہ واقف ہوں''۔ مالک، شافعی اور احمد رضی اللہ عنہم نے اس کو روایت کیا ہے(۲)

احمد نے روایت کیا ہے(۳) کہ ایک نوجوان نے آپ ﷺ سے دریافت کیا:

۱۔ مسلم ۲/۷۷۹ ح ۷۴۔۱۱۰۸

۲۔ موطأ ۱/۲۹۱۔۲۹۲ ح ۱۳، مسند امام شافعی ۱/۲۵۷ ح ۶۸۹، مسند امام احمد ۵/۴۳۴ ۳۔ مسند احمد ۲/۱۸۵

کیا میں روزے کی حالت میں (اپنی بیوی کا) بوسہ لے سکتا ہوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں''۔

ایک بوڑھے شخص نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: کیا میں روزے کی حالت میں بوسہ لے سکتا ہوں؟

آپ نے فرمایا: ''جی ہاں''، پھر فرمایا: ''بوڑھے کو اپنے نفس پر قابو رہتا ہے''۔

۶۔ روزے کی حالت میں بھول کر کھانے پینے کا حکم:

ایک شخص نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: اللہ کے رسول! روزے کی حالت میں میں نے بھول کر کھایا اور پیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے تم کو کھلایا اور پلایا ہے''، ابوداود نے اس کو روایت کیا ہے (۱)

اس سلسلے میں صحیح سند سے دارقطنی کی روایت ہے (۲) ''اپنا روزہ مکمل کرو، کیوں کہ اللہ نے تم کو کھلایا اور پلایا ہے، اور تم پر اس کی قضا نہیں ہے'' وہ رمضان کا پہلا دن تھا۔

آپ ﷺ سے اس بارے میں ایک عورت نے دریافت کیا جو آپ کے ساتھ کھا رہی تھی تو اس نے ہاتھ روک لیا، آپ ﷺ نے دریافت کیا: ''تمہیں یہ کیا ہو گیا؟''، اس نے کہا: میں روزے سے تھی لیکن میں بھول گئی!، ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے کہا: اب جب کہ تم آسودہ ہو چکی ہو؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنا روزہ مکمل کرو، یہ روزی اللہ نے تم تک پہنچائی ہے'' احمد نے اس کو روایت کیا ہے (۳)

۱۔ سنن ابوداود ۲/۷۹۰ ح ۲۳۹۸ ۲۔ دارقطنی ۲/۱۸۰ کتاب الصیام ح ۳۳

۳۔ مسند امام احمد ۶/۳۶۷

۷۔ ''الخيط الابيض'' اور ''الخيط الاسود'' کا مطلب:

آپ سے سفید دھاری اور کالی دھاری (۱) کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس سے مراد دن کی روشنی اور رات کی تاریکی ہے''۔

نسائی نے اس کو روایت کیا ہے (۲)(۳)

۸۔ صوم وصال کا حکم:

نبی کریم ﷺ نے صحابہ کو صوم وصال (۴) سے منع فرمایا اور خود صوم وصال رکھا تو صحابہ نے آپ سے اس بارے میں دریافت کیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہاری طرح نہیں ہوں، مجھے میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے''۔ متفق علیہ (۵)

۹۔ کیا جنبی روزہ رکھ سکتا ہے:

آپ ﷺ سے ایک شخص نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! اس حال میں فجر کی اذان ہوتی ہے کہ میں حالتِ جنابت میں رہتا ہوں، کیا میں روزہ رکھ سکتا ہوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے ساتھ بھی ایسا ہوتا ہے کہ فجر کی نماز کا وقت ہوتا

۱۔ سورہ بقرہ کی آیت ۱۸۷: ''وكلوا واشربوا حتى يتبين لكم الخيط الأبيض من الخيط الأسود من الفجر'' (ترجمہ: اور کھاؤ اور پیو جب تک کہ صبح کی سفید دھاری رات کی سیاہ دھاری سے نمایاں نظر آئے) کی طرف اشارہ ہے ''فیصل''۔

۲۔ نسائی ۴/۴۵۶ ح ۲۱۶۸

۳۔ یعنی دراصل آیت کریمہ ''حتى يتبين لكم الخيط الأبيض من الخيط الأسود'' کی تفسیر یہ ہے کہ یہاں ''الخيط الأبيض'' (سفید دھاگا) سے مراد دن کی روشنی اور ''الخيط الأسود'' (کالا دھاگا) سے مراد رات کی تاریکی ہے ''فیصل''۔

۴۔ صوم وصال: بغیر افطار کے روزے پر روزہ رکھنا ''فیصل''

۵۔ بخاری ۴/۲۰۲ ح ۱۹۶۴، مسلم ۲/۷۷۶ ح ۶۱۔ ۱۱۰۵۔

ہے اور میں حالت جنابت میں رہتا ہوں پھر بھی میں روزہ رکھتا ہوں''۔

اس شخص نے کہا: اللہ کے رسول! آپ ہماری طرح نہیں ہیں، اللہ نے آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کردیے ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! مجھے یقین ہے کہ میں تم میں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں، اور اس بات سے سب سے زیادہ واقف ہوں کہ کیسے تقوی حاصل ہوتا ہے''۔ مسلم نے اس کو روایت کیا ہے(۱)

۱۰۔ سفر میں روزہ رکھنے کا حکم:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر میں روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر چاہو تو روزہ رکھو، چاہو تو روزہ چھوڑ دو''۔

حضرت حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: مجھ میں سفر میں بھی روزے رکھنے کی طاقت ہے، اگر میں روزہ رکھوں تو کیا مجھ پر گناہ ہوگا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ اللہ کی طرف سے رخصت ہے، جو اس کو لے تو اچھا ہے، اور جو روزہ رکھنا چاہے تو اس پر کوئی گناہ نہیں''۔ مسلم نے یہ دونوں حدیثیں روایت کی ہیں (۲)

۱۱۔ رمضان کے قضا روزوں کو الگ الگ رکھنے کا حکم:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے رمضان کے قضا روزوں کو الگ الگ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اس طرح کر سکتے ہو، تمہارا کیا خیال ہے، اگر تم میں سے کسی پر قرض ہو اور وہ ایک ایک درہم، دو دو درہم ادا کرے تو کیا اس کا یہ قرض ادا نہیں ہوگا؟ اللہ اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ وہ معاف کرے اور مغفرت کرے'' دار قطنی نے

۱۔ مسلم ۲/۷۸۱ ح ۷۹۔ ۱۱۱۰

۲۔ پہلی حدیث ۲/۷۸۹ ح ۱۰۳۔ ۱۱۲۱، دوسری حدیث: ۲/۷۸۹ ح ۱۰۷۔ ۱۱۲۱

اس کو روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے(۱)

۱۲۔کسی کا انتقال ہو جائے اور اس پر نذر کا روزہ باقی ہو:

ایک عورت نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: میری ماں کا انتقال ہو گیا ہے جب کہ اس پر نذر کا روزہ باقی ہے، کیا میں اس کی طرف سے روزہ رکھوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا کیا خیال ہے: اگر تمہاری ماں پر قرض رہتا اور تم اس کو ادا کرتی تو کیا وہ اس کی طرف سے ادا نہیں ہوتا؟''

اس نے کہا: ادا ہو جاتا، آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر اپنی ماں کی طرف سے روزہ رکھو' متفق علیہ(۲)

ابوداود میں ہے کہ ایک عورت سمندری سفر پر گئی اور اس نے نذر مانی کہ اگر اللہ اس کو صحیح سالم پہنچائے گا تو وہ ایک مہینہ روزے رکھے گی، اللہ نے اس کو صحیح سالم پہنچا دیا، لیکن اس نے روزے نہیں رکھے یہاں تک کہ اس کا انتقال ہو گیا؟

اس کی بیٹی یا بہن رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی تو آپ ﷺ نے اس کو اس کی طرف سے روزے رکھنے کا حکم دیا۔(۳)

۱۳۔روزے کی حالت میں اپنی بیوی کے ساتھ جماع کرنے والے کا حکم:

آپ ﷺ سے ایک شخص نے دریافت کیا: میں ہلاک ہو گیا، میں نے روزے کی حالت میں اپنی بیوی کے ساتھ جماع کیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمہارے پاس کوئی باندی ہے جس کو تم آزاد کرو؟''

اس نے کہا: نہیں، آپ نے دریافت کیا: ''کیا تم دو مہینے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟'' اس نے کہا: نہیں، آپ نے دریافت کیا: ''کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟''، اس نے

۱۔ دارقطنی ۲/۱۹۴، کتاب الصیام ح ۷۷۔۷۸ ۲۔ بخاری ۴/۱۹۲۔۱۹۳ ح ۱۹۵۳، مسلم ۲/۸۰۴ ح ۱۵۶۔۱۱۴۸

۳۔ سنن ابوداود ۳/۶۰۴، ح ۳۳۰۸

کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: ''بیٹھو''، اسی دوران میں نبی کریم ﷺ کے پاس کھجور سے بھرا ہوا ایک بڑا ٹوکرا آیا، آپ نے دریافت کیا: ''مسئلہ پوچھنے والا کہاں ہے؟''، اس شخص نے کہا: میں یہاں ہوں، آپ نے فرمایا: ''یہ لو اور صدقہ کرو''، اس شخص نے کہا: کیا مجھ سے بھی زیادہ تنگ دست پر میں صدقہ کروں، اللہ کے رسول؟ اللہ کی قسم! ان دو حروں کے درمیان (یعنی مدینے میں) کوئی بھی گھر والے ایسے نہیں جو میرے گھر والوں سے زیادہ فقیر ہوں، آپ نے مسکرایا یہاں تک کہ آپ کے سامنے کے دانت نظر آنے لگے، پھر فرمایا: ''جاؤ اپنے گھر والوں کو کھلاؤ'' متفق علیہ (۱)

۱۴۔ غیرِ رمضان کے روزے:

ایک شخص نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: رمضان کے بعد کس مہینے آپ روزے رکھنے کا مجھے حکم دیتے ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم رمضان کے بعد کسی مہینے میں روزے رکھنا چاہتے ہو تو محرم کے مہینے میں رکھو، اس مہینے میں اللہ نے ایک قوم کی توبہ قبول کی اور اسی میں دوسری قوم کی بھی توبہ قبول کرے گا''۔ احمد نے اس کو روایت کیا ہے (۲)

۱۵۔ شعبان میں روزہ رکھنے کی فضیلت:

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: اللہ کے رسول! ہم آپ کو شعبان سے زیادہ کسی دوسرے مہینے میں روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھتے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس مہینے میں لوگ غافل رہتے ہیں، جو رجب اور رمضان کے درمیان میں ہے، اس مہینے اعمال رب العالمین کے حضور پہنچائیں جاتے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ روزے کی حالت میں میرے اعمال پہنچائیں جائیں''۔ احمد نے اس کو

۱۔ بخاری ۴/۱۶۳ ح ۱۹۳۶، مسلم ۲/۷۸۱۔۷۸۲ ح ۸۱۔۱۱۱۱

۲۔ مسند امام احمد ۱/۱۵۴۔۱۵۵

روایت کیا ہے(۱)

۱۶۔ پیر اور جمعرات کے دن کے روزے:

آپ ﷺ سے پیر کے دن کے روزے کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس دن میری پیدائش ہوئی اور اس دن مجھ پر قرآن نازل کیا گیا''۔ مسلم نے اس کو روایت کیا ہے(۲)

آپ ﷺ سے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! آپ روزے رکھتے ہیں تو لگتا ہے کہ اب چھوڑیں گے نہیں، چھوڑتے ہیں تو لگتا ہے کہ اب روزے نہیں رکھیں گے، البتہ دو دن ایسے ہیں کہ اگر آپ کے روزوں کے دنوں میں آئیں تب بھی روزہ رکھتے ہیں اور روزے نہ رکھنے کے دنوں میں آئیں تب بھی روزہ رکھتے ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''کون سے دو دن؟''، انھوں نے کہا: پیر کا دن اور جمعرات کا دن، آپ نے فرمایا: ''ان دو دنوں میں اعمال رب العالمین کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں، اسی وجہ سے میں چاہتا ہوں کہ جب میرے اعمال پیش کیے جائیں تو میں روزے سے رہوں''۔ احمد نے اس کو روایت کیا ہے(۳)

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: اللہ کے رسول! آپ پیر اور جمعرات کو روزے رکھتے ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''پیر اور جمعرات کے دن اللہ ہر مسلمان کی مغفرت کر دیتا ہے، سوائے دو دشمنی رکھنے والوں کے، اللہ تعالی فرماتا ہے: (ان کو چھوڑ دو) یہاں تک کہ وہ آپس میں صلح کر لیں''۔ ابن ماجہ نے اس کو روایت کیا ہے(۴)

۱۔ مسند امام احمد ۵/۲۰۱ — ۲۔ مسلم ۲/۸۱۹ ح ۱۹۷۔۱۱۶۲

۳۔ مسند امام احمد ۵/۲۰۱ — ۴۔ سنن ابن ماجہ ۱/۵۵۳ ح ۱۷۴۰

۱۷۔ صومِ دہر کا حکم:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: اللہ کے رسول! اس شخص کا کیا حکم ہے جو صیام دہر رکھے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہ اس نے روزہ رکھا اور نہ افطار کیا'' (یعنی اس کے روزے کا کوئی فائدہ نہیں ہے)۔

دریافت کیا گیا: جو ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟''۔

دریافت کیا گیا: جو ایک دن روزہ رکھے اور دو دن افطار کرے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں چاہتا ہوں کہ مجھے اس کی طاقت وقوت ملے''، پھر فرمایا: ''ہر مہینے کے تین روزے اور رمضان سے رمضان تک (یعنی ہر رمضان کے پورے روزے): یہ پوری زندگی روزے رکھنے کی طرح ہے، عرفہ کے دن کا روزہ: مجھے امید ہے کہ وہ اس سے پہلے کے ایک سال اور بعد کے ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بنے گا، یوم عاشوراء کا روزہ: مجھے امید ہے کہ اللہ اس کو بعد کے ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بنا دے گا''۔ مسلم نے اس کو روایت کیا ہے (۱)

۱۸۔ جمعہ کے دن کا روزہ:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے دریافت کیا: ''میں جمعہ کے دن روزہ رکھتا ہوں اور کسی سے بات نہیں کرتا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جمعہ کے دن روزہ نہ رکھو، مگر یہ کہ وہ روزے رکھے جانے والے دنوں یا مہینے کے درمیان میں آئے، جہاں تک تمہارے گفتگو نہ کرنے کا تعلق ہے،

۱۔ مسلم ۲/۸۱۹ح ۱۹۶۲۔۱۱۶۲

اللہ کی قسم! تم بھلی بات کہو یا برائی سے روکو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے خاموش رہنے سے"۔
احمد نے اس کو روایت کیا ہے(۱)

۱۹۔اگر کوئی اعتکاف کی نذر مانے:

آپ ﷺ سے عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: میں نے جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ ایک دن مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا، آپ کی کیا رائے ہے؟
آپ ﷺ نے فرمایا: "جاؤ اور ایک دن اعتکاف کرو"۔(۲)

۲۰۔شبِ قدر:

آپ ﷺ سے شبِ قدر کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ یہ رمضان میں ہے یا غیر رمضان میں؟
آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں یہ رمضان میں ہے"۔
دریافت کیا گیا: کیا یہ انبیاء کی موجودگی ہی میں رہے گی، جب ان کا انتقال ہو جائے گا تو اٹھالی جائے گی یا قیامت تک رہے گی؟
آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں بلکہ قیامت تک رہے گی"۔
دریافت کیا گیا: رمضان کے کس حصے میں ہے؟
آپ ﷺ نے فرمایا: "رمضان کے پہلے یا آخری عشرے میں اس کو تلاش کرو"۔
دریافت کیا گیا: یعنی بیس دنوں میں کس دن؟
آپ ﷺ نے فرمایا: "آخری عشرے میں اس کو تلاش کرو، اس کے بعد پھر کچھ نہ پوچھو"۔
انھوں نے دریافت کیا: چوں کہ آپ نے مجھے بتایا ہے، اس لیے آپ پر میرے حق کی

۱۔مسند امام احمد ۲۲۵/۵ ۲۔مسند احمد ۱۵۳/۲

بنیاد پر قسم کھا کر دریافت کرتا ہوں کہ یہ رات دس دنوں میں کس دن ہے؟

آپ ﷺ سخت غصہ ہوئے اور فرمایا: ''اس کو آخری سات دنوں میں تلاش کرو، اس کے بعد پھر سوال نہ کرو''۔ احمد نے اس کو روایت کیا ہے، (۱) دریافت کرنے والے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ تھے۔

امام ابوداود کی روایت میں ہے: آپ ﷺ سے شبِ قدر کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر رمضان میں''، پھر اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''آج کون سی رات ہے؟ سائل نے کہا: بائیسویں، آپ نے فرمایا: ''یہی رات ہے''، پھر آپ لوٹ کر آئے اور فرمایا: ''یا اگلی رات''، آپ کی مراد تیئیسویں رات تھی، ابوداود نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۲)

آپ ﷺ سے حضرت عبداللہ بن انیس نے دریافت کیا: ہم اس مبارک رات کو کب تلاش کریں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسی رات تلاش کرو''، وہ تیئیسویں رات کی شام کا وقت تھا (۳)

آپ ﷺ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: اگر مجھے یہ رات ملے تو میں کیا دعا کروں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم کہو: **اللهم إنك عفو تحب العفو فاعف عني** ''(اے اللہ! تو معاف کرنے والا ہے، معافی کو پسند کرتا ہے، پس تو مجھے معاف کر)۔ یہ حدیث صحیح ہے (۴)

۱۔ مسند امام احمد ۵/۱۷۱ — ۲۔ سنن ابوداود ۲/۱۰۸ ح ۱۳۷۹

۳۔ مسند امام احمد ۳/۴۹۵ — ۴۔ مسند امام احمد ۶/۲۰۸

حج کے سلسلے میں فتاویٰ امام المفتین صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ حج افضل جہاد ہے:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: ہمارا خیال ہے کہ سب سے افضل عمل جہاد ہے، پھر کیا ہم جہاد نہ کریں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لیکن افضل اور اجمل جہاد مقبول حج ہے''۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے(۱)، امام احمد نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: ''لیکن وہ جہاد ہے''۔(۲)

۲۔ رمضان میں عمرے کا ثواب:

ایک عورت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: آپ کے ساتھ حج کرنے کا متبادل کیا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رمضان میں عمرہ کرنا'' احمد نے اس کو روایت کیا ہے (۳) اور اس کی اصل بخاری میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ام معقل رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! مجھ پر حج کرنا فرض ہے، اور ابو معقل کے پاس ایک اونٹ ہے، ابو معقل نے فرمایا: یہ سچ کہہ رہی ہے، لیکن میں نے اس کو اللہ راستے میں دے دیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اونٹ اس کو دے دو تا کہ وہ اس پر حج کرے، یہ بھی اللہ کے راستے میں ہے''۔ چناں چہ انھوں نے ام معقل کو وہ اونٹ دے دیا۔

۱۔ بخاری ۴/۲/۷۲، حدیث ۱۸۶۱ ۔ ۲۔ مسند امام احمد ۶/۷۹،۷۱

۳۔ مسند امام احمد ۶/۴۰۵، ۴۰۶

انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! میں بوڑھی ہوگئی ہوں اور میں بیمار ہوں، کیا کوئی ایسا عمل ہے جس کا کرنا میرے حج کے بدلے کافی ہوجائے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''رمضان کا عمرہ حج کے بدلے کافی ہوجاتا ہے''۔

ابوداؤد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

۳۔ کرایے پر حج کے لیے لے جانا:

آپ ﷺ سے ایک شخص نے دریافت کیا: میں اس راستے میں (حج میں) کرایے کے اپنے جانور پر لوگوں کو لے جاتا ہوں، لوگ کہتے ہیں کہ تمہارا حج نہیں ہوا۔ رسول اللہ ﷺ خاموش رہے، کوئی جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی: ''ليس عليكم جناح أن تبتغوا فضلا من ربكم ''(۲) تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ تم اپنے رب کا فضل (روزی) تلاش کرو۔ آپ ﷺ نے اس شخص کو بلا بھیجا اور اس کے سامنے یہ آیت تلاوت فرمائی اور فرمایا: ''تمہارے لیے حج ہے یعنی تمہارا حج ہوگا''

ابوداود نے اس کو روایت کیا ہے۔(۳)

۴۔ کونسا حج افضل ہے؟

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: کونسا حج افضل ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''بآوازِ بلند تلبیہ کہنا اور قربانی کے جانور ذبح کرنا''۔

دریافت کیا گیا: حاجی کون ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''پراگندہ بال اور خوشبو استعمال نہ کرنے والا''۔

دریافت کیا گیا: سبیل (۴) سے کیا مراد ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''توشہ اور سواری''۔ امام شافعی نے اس کو روایت کیا

۱۔ سنن ابوداود ۲/۵۰۳۔۵۰۴، حدیث ۱۹۸۸ ۲۔ سورۃ البقرۃ ۱۹۸ ۳۔ سنن ابواود ۲/۳۵۰۔۳۵۱ ح ۱۷۳۳

۴۔ آل عمران کی آیت ۹۷ ''ولله على الناس حج البيت من استطاع إليه سبيلا '' کی طرف اشارہ ہے ''فیصل''

ہے۔(۱)

۵۔عمرہ کا حکم:

آپ ﷺ سے عمرہ کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ کیا یہ واجب ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، تم عمرہ کرو، یہ افضل ہے''، ترمذی نے کہا ہے: یہ روایت صحیح ہے۔(۲)

احمد کی روایت میں ہے کہ ایک بدّو نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! مجھے عمرہ کے بارے میں بتائیے کہ کیا یہ واجب ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، تم عمرہ کرو، تمھارے لیے بہتر ہے''(۳)

۶۔حجِ بدل کا حکم:

آپ ﷺ سے ایک شخص نے دریافت کیا: میرے والد نے بہت بڑھاپے میں اسلام قبول کیا، اب وہ سواری پر سوار نہیں ہو سکتے، جب کہ حج ہم پر فرض ہے، کیا میں ان کی طرف سے حج کروں؟

آپ ﷺ نے دریافت کیا: ''کیا تم ان کے سب سے بڑے بیٹے ہو؟'' انھوں نے کہا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارا کیا خیال ہے، اگر تمھارے والد پر قرض ہوتا تو کیا تم ان کی طرف سے ادا کرتے؟ اور کیا وہ ان کی طرف سے ادا ہوتا؟'' اس نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو تم ان کی طرف سے حج کرو''، احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۴)

آپ ﷺ سے حضرت ابورزین(۵) نے دریافت کیا: میرے والد بہت ہی بوڑھے ہیں، وہ حج اور عمرہ نہیں کر سکتے اور نہ سفر کر سکتے ہیں؟

۱۔مسند امام شافعی ۱/۲۸۴، حدیث ۷۴۴۔ ۲۔ترمذی ۳/۲۷۰، حدیث ۹۳۱ ۳۔مسند امام احمد ۳/۳۱۶

۴۔مسند امام احمد ۴/۵، ۵۔فتاویٰ میں ابوذر واقع ہوا ہے، صحیح ابورزین ہے(فیصل)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے والد کی طرف سے حج اور عمرہ کرو''۔ دار قطنی نے فرمایا ہے: اس سند کے تمام راوی ثقہ ہیں۔(۱)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے دریافت کیا: میرے ابا کا انتقال ہوگیا ہے اور انھوں نے حج نہیں کیا، کیا میں ان کی طرف سے حج کروں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمھارا کیا خیال ہے، اگر تمھارے والد پر قرض ہوتا تو کیا تم اس کو ادا کرتے؟''۔

انھوں نے کہا: جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کا قرض (ادا کیے جانے کا) زیادہ حق دار ہے''۔ احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۲)

امام دار قطنی کی روایت میں ہے کہ ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: میرے ابا کا انتقال ہوگیا ہے اور انھوں نے حج نہیں کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تمھارے والد پر قرض ہوتا تو کیا تم اس کو ادا کرتے اور کیا وہ تم سے قبول کیا جاتا؟''، اس نے کہا: جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو پھر ان کی طرف سے تم حج کرو''۔(۳)

ان روایتوں سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ سوال وجواب کا تعلق قبولیت اور صحت سے ہے، وجوب سے اس کا تعلق نہیں ہے۔ واللہ اعلم (یعنی اپنے والد یا والدہ کی طرف سے حج کرنا واجب نہیں ہے، البتہ ان کی طرف سے حج کرنے سے حج ہوجاتا ہے)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک عورت نے دریافت کیا: میری ماں کا انتقال ہوگیا ہے اور انھوں نے حج نہیں کیا، کیا میں ان کی طرف سے حج کروں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جی ہاں، تم ان کی طرف سے حج کرو''، یہ حدیث صحیح

۱۔ دار قطنی ۲/۲۸۳، حدیث ۲۸۳ (یہ حدیث مسند احمد (۴/۱۰) اور سنن اربعہ میں بھی موجود ہے: ابوداؤد (۱۸۱۰)، ترمذی (۹۳۰) وقال حسن صحیح، نسائی (۲۶۲۲)، ابن ماجہ (۲۹۰۶)۔)

۲۔ ان الفاظ کے ساتھ ہمیں یہ روایت مسند امام احمد میں نہیں ملی، بلکہ مسند احمد کے الفاظ یہ ہیں: ''تمھارا کیا خیال ہے اگر ان پر قرض ہوتا اور تم اس کو ادا کرتے تو کیا وہ اس کے لیے کافی ہوتا؟''، انھوں نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو اپنے والد کی طرف سے حج کرو''۔ ۱/۲۱۲، مصنف نے جو الفاظ نقل کیے ہیں ان الفاظ کے ساتھ نسائی میں یہ روایت ہے: ۵/۱۲۵ حدیث ۲۶۳۸۔

۳۔ دار قطنی ۲/۲۰۱، حدیث ۱۱۳

ہے۔(۱)

۷۔دوسرے کی طرف سے حج کرنے والے کی شرط:

آپ ﷺ نے اس شخص کو فتوی دیا جس کو آپ نے کہتے ہوئے سنا: "لبيك عن شبرمة" یعنی شبرمہ کی طرف سے حاضر ہوں، (آپ ﷺ نے دریافت کیا: "شبرمہ کون ہے؟" انھوں نے کہا: میرا بھائی ہے، یا انھوں نے کہا:) میرا رشتہ دار ہے، آپ ﷺ نے دریافت کیا: "کیا تم نے اپنا حج کرلیا ہے؟"۔ انھوں نے کہا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: "پہلے اپنا حج کرو، پھر شبرمہ کی طرف سے حج کرو"۔ شافعی اور احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۲)

۸۔بچے کے حج کا حکم:

آپ ﷺ سے ایک عورت نے بچہ کے بارے میں دریافت کیا جس نے اس بچہ کو آپ کی طرف اٹھا کر سوال کیا: کیا اس کا حج قبول ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "جی ہاں اور اجر تمہارے لیے ہے"۔ مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔(۳)

۹۔کوئی حج کی نذر مانے اور اس کا انتقال ہو جائے:

آپ ﷺ سے ایک شخص نے دریافت کیا: میری بہن نے حج کرنے کی نذر مانی تھی، اب اس کا انتقال ہو گیا ہے؟

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اگر اس پر قرض ہوتا تو کیا تم اس کو ادا کرتے؟"،

۱۔ بخاری: ۴/۶۴، حدیث ۱۸۵۲

۲۔ مسند امام شافعی: ۱/۳۸۹، حدیث ۱۰۰۱، یہ روایت ہمیں مسند احمد میں نہیں ملی بلکہ یہ ان الفاظ کے ساتھ ابوداود میں ہے ۲/۴۰۳، حدیث ۱۸۱۱۔

۳۔ مسلم: ۲/۹۷۴، حدیث ۴۱۰۔ ۱۳۳۶

اس نے کہا: جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو اللہ کا قرض ادا کرو، اللہ اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ اس کا قرض ادا کیا جائے''۔ متفق علیہ (۱)

۱۰۔ احرام کے کپڑے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: محرم حالت احرام میں کون سے کپڑے پہنے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قمیص، عمامہ، ٹوپی، پائجامہ نہ پہنے اور نہ وہ کپڑا جس کو ورس (۲) اور زعفران لگا ہو، اور نہ موزے پہنے مگر یہ کہ اس کو چپل نہ ملے تو ان کو کاٹے یہاں تک کہ وہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں'' (یعنی ٹخنے کھلے رہیں)۔ متفق علیہ (۳)

ایک جبہ پہنے ہوئے شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا جو اپنے کپڑے پر عطر لگائے ہوئے تھا: میں نے عمرے کا احرام باندھا ہے اور آپ مجھے دیکھ ہی رہے ہیں (یعنی میں نے عطر کا استعمال کیا ہے)۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنا جبہ اتارو اور زردی کو دھولو''۔ متفق علیہ

اس کے بعض طرق میں ہے: ''تم اپنے عمرہ میں وہی کرو جو تم حج میں کرتے ہو''۔ (۴)

۱۱۔ حالتِ احرام میں شکار کھانے کا حکم:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابوقتادہ نے اس شکار کے بارے میں دریافت کیا جس کو انھوں نے احرام سے پہلے شکار کیا تھا اور ان کے ساتھیوں نے حالتِ احرام میں اس کو کھایا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ''کیا اس شکار میں سے کچھ تمہارے پاس ہے؟''

انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بازو عطا کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حالت احرام میں تناول فرمایا''۔ متفق علیہ۔ (۵)

۱۔ بخاری: ۱۱/۵۸۴ حدیث ۶۶۹۹، ان الفاظ کے ساتھ یہ روایت ہمیں صحیح مسلم میں نہیں ملی

۲۔ وَرَس: زرد رنگ کا ایک پودا جو رنگنے کے کام آتا ہے ''فیصل''

۳۔ بخاری: ۳/۴۰۱، حدیث ۱۵۴۲، مسلم: ۲/۸۵۳ حدیث ۲۔ ۱۱۷۷

۴۔ بخاری: ۳/۶۱۴ حدیث ۱۷۸۹، مسلم: ۲/۸۳۷۔ ۸۳۸، حدیث ۹۔ ۱۱۸۰

۵۔ بخاری: ۹/۶۱۳، حدیث ۵۴۹۱، مسلم: ۲/۸۵۵، حدیث ۶۳۔ ۱۱۹۶

۱۲۔محرم کونسے جانوروں کو مار سکتا ہے؟

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: محرم کونسے جانوروں کو قتل کر سکتا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''سانپ، بچھو، چوہا، کاٹنے والا کتا اور حملہ آور درندہ'' (۱)۔ امام احمد نے اس کا اضافہ کیا ہے: ''کوے کو مارے، اس کو قتل نہ کرے''۔ (۲)

۱۳۔کوئی حج کا ارادہ کرے اور وہ بیمار ہو؟

آپ ﷺ سے حضرت ضباعۃ بنت زبیر رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: میں حج کرنا چاہتی ہوں اور میں بیمار ہوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''حج کرو اور یہ شرط رکھو کہ جہاں تو مجھے روکے وہیں میری منزل ہے''۔ مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۳)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے حج کے سلسلے میں دریافت کیا: مجھے شکایت ہے، میں کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کے پیچھے (۴) سوار ہو کر طواف کرو''۔ (۵)

۱۴۔حجر (حطیم) بھی بیت اللہ میں شامل ہے:

آپ ﷺ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! کیا میں کعبۃ اللہ کے اندر نہ جاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''حجر میں چلی جاؤ، کیوں کہ وہ بھی کعبۃ اللہ ہی میں شامل ہے''۔ (۶)

۱۔[ابوداود (۱۸۴۸)، ترمذی (۸۳۸)، ابن ماجہ (۳۰۸۹)]

۲۔مسند امام احمد ۳/۳ (بلکہ یہ اضافہ ابوداود میں بھی ہے، نیز ابوداود اور ترمذی نے چیل کا بھی اضافہ کیا ہے) (فیصل)

۳۔مسلم ۲/۸۶۸ حدیث ۱۰۵۔۱۲۰۷ ۴۔لوگوں کے پیچھے ہونے کا حکم دو وجہ سے دیا گیا ہے (۱) تاکہ مردوں سے دور رہیں (۲) اس لیے بھی کہ اگر قریب رہیں گی تو لوگوں کی بھیڑ کی وجہ سے ان کو تکلیف ہوگی۔ شرح مسلم للنووی ۹/۲۰، (فیصل)۔

۵۔(بخاری حدیث ۴۶۴)، مسلم: ۲/۹۲۷، حدیث ۲۵۸۔۱۲۷۶

۶۔نسائی: ۵/۲۴۰ حدیث ۲۹۱۱

۱۵۔ حج کی شرطیں اور اس کا طریقہ:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ نے فتوی پوچھا: اللہ کے رسول! میں جبل طئی سے آیا ہوں، میں نے اپنی سواری کو تھکا دیا اور خود تھک گیا، اللہ کی قسم! میں نے کسی بھی پہاڑ کو نہیں چھوڑا، مگر یہ کہ میں اس پر کھڑا ہو گیا، کیا میرا حج ہو جائے گا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو ہمارے ساتھ اس نماز (فجر کی نماز) میں شریک ہو اور اس سے پہلے دن یا رات میں عرفات کے میدان میں چلا جائے، اس کا حج مکمل ہو گیا اور اس نے میل کچیل دور کیا''۔(۱) یہ حدیث صحیح ہے۔

اہل نجد کے چند لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: اللہ کے رسول! حج کیسے کیا جائے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حج وقوف عرفہ ہے، جو کوئی مزدلفہ کی رات (۲) کی فجر کی نماز سے پہلے آئے تو اس کا حج مکمل ہو گیا، اور جو تاخیر سے پہنچے اس پر کوئی گناہ نہیں''، پھر آپ نے اپنے پیچھے ایک شخص کو بٹھایا تو وہ بلند آواز سے ان باتوں کا اعلان کرنے لگا۔ احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۳)

۱۶۔ حج کے بعض اعمال میں تقدیم وتاخیر کرنے کا جواز:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے دریافت کیا: مجھے احساس نہیں رہا، میں نے قربانی سے پہلے حلق کرلیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اب قربانی کرو، کوئی حرج نہیں''

ایک دوسرے شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: مجھے احساس نہیں رہا میں

۱۔ ابوداود: ۲/ ۴۸۷، حدیث ۱۹۵۰

۲۔ مزدلفہ کی رات یعنی ۱۰ ذی الحجہ کی رات۔ مطلب یہ کہ جو عید کی فجر کی نماز سے پہلے عرفہ پہنچے اس کا حج مکمل ہو گیا۔ ورنہ حج نہیں ''فیصل''۔

۳۔ مسند امام احمد ۴/ ۳۰۹

نے رمی سے پہلے قربانی کر لی؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اب رمی کرو، کوئی حرج نہیں''، آپ ﷺ سے کسی بھی چیز کی تقدیم وتاخیر کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کرو، کوئی حرج نہیں''۔ متفق علیہ(۱)

امام احمد کی روایت میں ہے کہ اس دن آپ ﷺ سے کسی بھی ایسے معاملے کے بارے میں دریافت کیا گیا جس میں آدمی نے بھول یا جہالت یا ناواقفیت سے آگے پیچھے کیا ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کرو، کوئی حرج نہیں''۔ (۲)

دوسری روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں: قربانی کرنے سے پہلے حلق کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''قربانی کرو، کوئی حرج نہیں''، آپ ﷺ سے ایک دوسرے شخص نے دریافت کیا: میں نے حلق کرلیا اور رمی نہیں کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''رمی کرو، کوئی حرج نہیں''۔

ایک اور روایت میں ہے: آپ ﷺ سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو حلق سے پہلے قربانی کرے یا قربانی سے پہلے حلق کرے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی حرج نہیں''، راوی کہتے ہیں: لوگ آپ ﷺ کے پاس آتے، کوئی کہتا: اللہ کے رسول! طواف سے پہلے میں نے سعی کی، میں نے فلاں حکم کو موخر کیا اور فلاں کو مقدم، آپ ﷺ ہر ایک کے جواب میں فرماتے: کوئی حرج نہیں، کوئی حرج نہیں، سوائے اس شخص کے جو کسی مسلمان کی چغلی کرے، جب کہ وہ ظالم ہو، اس نے حرج کا کام کیا اور وہ ہلاک ہو گیا''۔ ابوداؤد نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۳)

۱۷۔ عذر والا شخص کیا کرے؟

آپ ﷺ نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کو فتوی دیا کہ وہ حالت احرام

۱۔ بخاری ۱/۱۸۰ حدیث ۸۳ و ۱/۲۲۳، حدیث ۱۲۴، مسلم: ۲/۹۴۸، ح ۳۲۷۔۱۳۰۶ ۲۔ مسند امام احمد ۲/۱۵۹، ۲۰۲

۳۔ ابوداود ۲/۵۱۷ ح ۲۰۱۵

میں جوں کی تکلیف کی وجہ سے اپنا سر منڈھائیں اور ایک بکری ذبح کریں یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلائیں یا تین دن کے روزے رکھیں۔(۱)

۱۸۔ہدی کے جانور میں جو مرنے کے قریب ہو جائے اس کے ساتھ کیا کیا جائے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ناجیہ خزاعی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: ہدی کے جانور میں جو مرنے کے قریب ہو جائے اس کے ساتھ کیا کیا جائے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کو ذبح کرو اور اس کا نعل اس کے خون میں ڈبا دو اور اس سے اس کے پہلوؤں پر مارو اور اس کا گوشت لوگوں کو کھانے کے لیے چھوڑ دو، اور خود اس میں سے نہ کھاؤ اور نہ تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی کھائے''۔(۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتوی دیا کہ اونٹ کو ہدی کرنے والا اس پر سوار ہوسکتا ہے۔متفق علیہ(۳)

۱۹۔قربانی کی فضیلت:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت زید بن ارقم نے دریافت کیا: یہ قربانی کیا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے باپ ابراہیم کی سنت ہے''۔

انھوں نے دریافت کیا: اس سے ہمیں کیا ملے گا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر بال کے بدلے ایک نیکی''۔

لوگوں نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! پھر اُون؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اون کے ہر بال کے بدلے ایک نیکی''۔احمد نے اس کو روایت کیا ہے(۴)

۱۔مسند امام احمد:۴/۲۴۱ ۲۔مسلم:۲/۹۶۲۔۹۶۳، ح۳۷۷۔۱۳۲۵، ۳۷۸۔۱۳۲۶

۳۔بخاری:۳/۵۳۶، ح۱۶۸۹، ۱۶۹۰، مسلم:۲/۹۶۰، ح۳۷۱۔۱۳۲۲، اور۳۷۲۔۱۳۲۳

۴۔مسند امام احمد۴/۳۶۸

۲۰۔ قیمتی جانور کی قربانی کی تاکید

آپ ﷺ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: میں بہترین اونٹ قربانی کے لیے لایا ہوں، اس کے مجھے تین سو دینار مل رہے ہیں، کیا میں اس کو بیچوں اور اس کے بدلے قربانی کے دوسرے جانور خریدوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اسی کی قربانی کرو''۔(۱)

۲۱۔ یومِ حجِ اکبر:

آپ ﷺ سے امیر المومنین علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ نے یومِ حجِ اکبر کے بارے میں دریافت کیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''قربانی کا دن''۔ ترمذی نے اس کو روایت کیا ہے۔(۲)

ابوداؤد نے صحیح سند سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر قربانی کے دن جمرات کے درمیان کھڑے ہو گئے اور دریافت فرمایا: ''آج کون سا دن ہے؟''، لوگوں نے کہا: قربانی کا دن، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ حج اکبر کا دن ہے''۔(۳)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''وآذان من اللہ ورسولہ إلی الناس یوم الحج الأکبر أن اللہ بریٔ من المشرکین ورسولہ ''(۴) (حج اکبر کے دن اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے لوگوں کے لیے یہ اعلان ہے کہ اللہ اور اس کا رسول مشرکین سے بری ہیں)۔ منادی کرنے والے نے قربانی کے دن اس برآت کا اعلان کیا(۵)۔ صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: یوم حج اکبر قربانی کا دن ہے۔(۶)

آپ ﷺ نے صحابہ کو فتوی دیا کہ حج فسخ کر کے عمرہ کرنا جائز ہے پھر اس کے مستحب ہونے کا فتوی دیا پھر اس کو حتمی طور پر کرنے کا فتوی دیا اور اس کے بعد کسی چیز نے

۱۔ ابوداود: ۲/۳۶۵ ح ۱۷۵۶، ۲۔ ترمذی ۳/۲۹۱، حدیث ۹۵۷، ۳۔ ابوداود: ۲/۴۸۳، حدیث ۱۹۴۵
۴۔ التوبہ ۳، ۵۔ (دیکھیے بخاری ۳۶۹، مسلم ۱۳۴۷، ابوداود ۱۹۴۶، ترمذی ۳۰۹۱)
۶۔ (بخاری ۳۱۷۷، نیز دیکھیے مسلم ۱۳۴۷)

اس کو منسوخ نہیں کیا، اسی وجہ سے ہم اللہ کا حوالہ دے کر کہتے ہیں کہ اس کے وجوب کا قول اس کے منع کے قول سے زیادہ صحیح اور قوی ہے، آپ ﷺ سے صحیح روایت سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی ہدی کا جانور لے نہ آیا ہو تو وہ عمرہ کی نیت کرے، اور جو ہدی کا جانور لے کر آیا ہو تو وہ عمرہ کے ساتھ حج کی نیت کرے''،(۱) جہاں تک آپ ﷺ کے حج کا تعلق ہے، ۲۰ر سے زیادہ سندوں سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے حج اور عمرہ کے درمیان قران کیا ہے، ۱۶ر صحابہ نے اس کو روایت کیا ہے، چناں چہ آپ نے قران کیا اور ہدی کا جانور لے آنے والے کو قران کا حکم دیا، اور جو ہدی کا جانور نہیں لائے اس کو قران چھوڑ کر تمتع کا حکم دیا، یہ آپ ﷺ کا عمل اور قول ہے جو آنکھوں دیکھے حال کی طرح ہے، اللہ ہی سے توفیق ملتی ہے۔

۲۲۔ منیحہ کی قربانی کرنے کا حکم:

آپ ﷺ سے ایک شخص نے دریافت کیا، آپ کا کیا خیال ہے، اگر میرے پاس صرف مادہ منیحہ ہی ہو تو کیا میں اس کی قربانی کروں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، لیکن تم اپنے بال کاٹو اور ناخن تراشو، اپنی مونچھ چھوٹی کرو اور زیر ناف بال صاف کرو، یہی اللہ کے نزدیک تمہاری مکمل قربانی ہے''۔ ابوداؤد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۲)

منیحہ وہ بکری ہے جس کو کسی دوسرے شخص نے دودھ سے فائدہ اٹھانے کے لیے اس کے حوالہ کیا ہو، قربانی سے منع کرنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ اس کی ملکیت نہیں ہے، اگر اس نے کسی دوسرے کو متعین مدت کے لیے دیا ہو تو اس وعدہ کو پورا کرنا ضروری ہے، چناں چہ اس کی بھی قربانی نہیں کی جائے گی۔

۱۔ ہمیں ان الفاظ کے ساتھ یہ روایت نہیں ملی، یہ روایت اس سے قریب الفاظ کے ساتھ صحیح بخاری میں ہے: ۳/ ۵۳۹، حدیث ۱۶۹۱۔

۲۔ ابوداود ۳/ ۲۲۷، حدیث ۲۷۸۹

۲۳۔ قربانی میں شرکت:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ موجود سات صحابہ کو ایک ایک درہم نکال کر ایک قربانی کا جانور خریدنے کا حکم دیا تو انھوں نے ایسا کیا۔

صحابہ نے کہا: اللہ کے رسول! یہ بہت مہنگا ہے؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قربانی کے جانوروں میں سب سے افضل جانور قیمتی اور موٹا ہے''، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر ان میں سے ایک نے پچھلا پیر پکڑا، دوسرے نے دوسرا پچھلا پیر، تیسرے نے اگلا پیر، چوتھے نے دوسرا اگلا پیر، پانچویں شخص نے ایک سینگ، چھٹے نے دوسری سینگ اور ساتویں نے قربانی کی اور ساتوں نے تکبیر کہی۔ احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۱)

بکری کے اجزا میں ان لوگوں کو ایک گھر والوں کے قائم مقام مانا گیا کیوں کہ وہ ایک ہی جماعت کے افراد تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے دریافت کیا: مجھ پر ایک اونٹنی قربانی ضروری ہے، خریدنے کی گنجایش ہے، لیکن جانور مل نہیں رہا ہے کہ خریدوں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سات بکریاں خرید کر ذبح کرنے کا حکم دیا۔ احمد نے یہ روایت کی۔ (۲)

۲۴۔ بکری کے بچے کی قربانی کا جواز:

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بکری کے بچے کے بارے میں دریافت کیا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کی قربانی کرو''۔ احمد نے اس کو روایت کیا ہے (۳)

۱۔ مسند امام احمد ۳/۴۲۴   ۲۔ مسند امام احمد ۱/۳۱۱

۳۔ مسند امام احمد ۵/۱۹۴

۲۵۔ نماز سے پہلے قربانی کا حکم:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابو بردہ بن نیار (۱) رضی اللہ عنہ نے عید کے دن ذبح کی ہوئی بکری کے بارے میں دریافت کیا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: ''کیا نماز سے پہلے؟''، انھوں نے کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: ''وہ گوشت والی بکری ہے''۔ (یعنی یہ قربانی نہیں ہے، عام گوشت ہے) حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرے پاس ایک سال سے کم کا اونٹ تھا جو مجھے بڑے اونٹ سے زیادہ پسندیدہ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ خاص تمہاری طرف سے کافی ہے اور تمہارے بعد کسی کی طرف سے ہرگز کافی نہیں ہوگا''۔ احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۲)

یہ حدیث صحیح ہے اور اس میں صریح حکم ہے کہ نماز سے پہلے قربانی صحیح نہیں ہوتی، چاہے نماز کا وقت شروع ہو چکا ہو یا شروع نہ ہوا ہو، یہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے قطعی حکم ہے اس کی مخالفت کرنا جائز نہیں ہے۔

صحیح بخاری (۳) اور صحیح مسلم (۴) میں حضرت جندب بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کسی نے نماز سے پہلے ذبح کیا ہو، وہ اس کے بدلے دوسرے جانور کی قربانی کرے، اور جس نے ہمارے نماز پڑھنے تک قربانی نہ کی ہو، وہ اللہ کا نام لے کر قربانی کرے''۔

بخاری اور مسلم (۵) میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کسی نے نماز سے پہلے قربانی کی ہے وہ دوبارہ قربانی کرے''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مقابلے میں کسی کا قول قابل قبول نہیں ہے۔

۱۔ کتاب میں ابو بردہ بن دینار واقع ہوا ہے، لیکن صحیح ابو بردہ بن نیار ہے جیسا کہ حدیث ور جال کی کتابوں میں ہے (فیصل)

۲۔ مسند امام احمد ۴/۴۵ ۳۔ بخاری ۹/۶۳۰، حدیث ۵۵۰۰

۴۔ مسلم ۳/۱۵۵۲، حدیث ۳۔۱۹۶۰ ۵۔ بخاری ۱۰/۶، حدیث ۵۵۴۹ مسلم ۲/۱۵۵۴، حدیث ۱۰۔۱۹۶۲

۲۶۔اس جانور کی قربانی جس کو بھیڑیے نے کاٹ کھایا ہو:

آپ ﷺ سے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: میں نے ایک مینڈھا قربانی کرنے کے لیے خریدا تو ایک بھیڑیے نے حملہ کر کے اس کی سورین کاٹ کھائی؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی قربانی کرو''۔احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

۲۷۔اگر کوئی نماز پڑھنے کے لیے بیت المقدس جانے کا ارادہ کرے:

آپ ﷺ نے اس شخص کو مکہ میں نماز پڑھنے کے لیے کہا جس نے نماز پڑھنے کے لیے بیت المقدس جانے کا ارادہ کیا تھا۔احمد نے اس کو روایت کیا ہے(۲)

دوسرے شخص نے آپ ﷺ سے فتح مکہ کے دن دریافت کیا: میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ آپ کے ہاتھوں مکہ فتح کرے گا تو میں بیت المقدس میں دو رکعتیں نماز پڑھوں گا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہیں نماز پڑھو''، پھر انھوں نے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تب تم جو چاہے کرو''۔ابوداؤد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۳)

۲۸۔زمین میں سب سے پہلے کونسی مسجد تعمیر کی گئی؟

آپ ﷺ سے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: زمین میں سب سے پہلے کونسی مسجد تعمیر کی گئی؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''مسجد حرام''۔

دریافت کیا گیا: پھر کونسی؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''مسجد اقصیٰ''۔

۱۔مسند امام احمد۳/۳۲ ۲۔مسند امام احمد۳/۳۶۳

۳۔مسند امام احمد۳/۶۰۲،حدیث ۳۳۰۵

دریافت کیا گیا: ان دونوں کے درمیان کتنی مدت کا وقفہ ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''چالیس سال''۔ متفق علیہ(۱)

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: کونسی مسجد ہے جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی؟(۲)

آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ تمہاری یہ مسجد ہے''، اس سے مراد مدینہ کی مسجد ہے، امام مسلم نے اس کو روایت کیا ہے(۳) امام احمد نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: ''اور اس میں بہت خیر ہے''، یعنی مسجد قبا میں۔(۴)

۱۔ بخاری: ۶/ ۴۰۷، حدیث ۳۳۶۶، مسلم: ۱/ ۳۷۰، حدیث ۵۲۰-۱

۲۔ سورہ توبہ کی آیت ۱۰۸ "لمسجد أسس علی التقوی" کی طرف اشارہ ہے ''فیصل''

۳۔ مسلم ۲/ ۱۰۱۵، حدیث ۵۱۴-۱۳۹۸

۴۔ (مسند احمد ۳/ ۲۳)

خرید وفروخت کے سلسلے میں فتاوی امام المفتین صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔مردار جانوروں کی چربی کا حکم:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے شراب، مردار، خنزیر کی خرید وفروخت اور بتوں کی پوجا کو حرام کیا ہے، صحابہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: مردار کی چربی کے سلسلے میں آپ کا کیا خیال ہے جس سے کشتیوں کو طلا کیا جاتا ہے، اور اس سے چمڑے پر تیل مَلا جاتا ہے، اور لوگ اس سے چراغ جلاتے ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں، وہ حرام ہے''، پھر فرمایا: ''اللہ تعالیٰ یہود کو ہلاک کرے، اللہ نے جب ان پر جانوروں کی چربی حرام کی تو اس کو انھوں نے پگھلایا پھر اس کو بیچا اور اس کی قیمت کھائی''۔(۱)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان ''وہ حرام ہے'' کے سلسلے میں دو قول ہیں: ایک قول یہ ہے کہ یہ اعمال حرام ہیں، دوسرا قول یہ ہے کہ اس کی خرید وفروخت حرام ہے، اگر خریدنے والا اس کو اس مقصد سے خرید رہا ہو، دونوں اقوال کی بنیاد یہ ہے کہ صحابہ کا سوال اس مذکورہ انتفاع کے لیے بیچنے سے متعلق تھا یا مذکورہ انتفاع سے متعلق؟ پہلے قول کو ہمارے شیخ نے اختیار کیا ہے اور وہی ظاہر ہے، کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ابتداءً ان چیزوں کے

۱۔مسلم:۳/۱۲۰۷،حدیث ۷۱۔۱۵۸۱

انتفاع کی حرمت کے بارے میں نہیں بتایا کہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس کی ضرورت بیان کرتے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ان کو خرید وفروخت کی حرمت کے بارے میں بتایا، پھر انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ وہ انتفاع کے مقصد سے اس کو خریدتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو خریدنے اور بیچنے کی اجازت نہیں دی، اور نہ ان کو مذکورہ انتفاع سے منع فرمایا، خرید وفروخت جائز ہونے اور فائدہ اٹھانے کی حلت کے درمیان کوئی تعلق نہیں ہے۔

۲۔ کسی کو وراثت میں شراب ملے تو اس کا کیا حکم ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ان یتیموں کے بارے میں دریافت کیا جن کو وراثت میں شراب ملی تھی؟

آپ نے فرمایا: ''اس کو بہادو''۔

انھوں نے دریافت کیا: کیا اس سے میں سرکہ نہ بناؤں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں''۔ یہ حدیث صحیح ہے۔(۱)

دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! میں نے اپنی گود میں پلنے والے یتیموں کے لیے شراب خریدی ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شراب بہادو اور مٹکے توڑ دو''۔(۲)

۳۔ کسی چیز پر قبضہ ہونے سے پہلے بیچنے کا حکم:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: ایک شخص میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے خریدنا چاہتا ہے لیکن وہ جو طلب کرتا ہے وہ میرے پاس نہیں ہوتا، کیا میں اس کے ساتھ خرید وفروخت کروں اور پھر بازار سے خرید کر لا دوں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس چیز کی بیع صحیح نہیں جو تمہارے پاس نہ ہو''۔ احمد

۱۔ ابوداود: ۸۲/۴۔ ۸۳، حدیث ۳۶۷۵

۲۔ ترمذی: ۵۸۸/۳، حدیث ۱۲۹۳

نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے انھوں نے ہی دریافت کیا: میں خرید و فروخت کرتا ہوں، اس میں کون سی چیز جائز اور کون سی چیز حرام ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بھتیجے! تم کسی چیز پر قبضے سے پہلے اس کو مت بیچو“۔ احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۲)

امام نسائی (۳) کی روایت میں ہے: میں نے صدقے کے اناج میں سے کچھ خریدا تو اس پر قبضہ کرنے سے پہلے مجھے اس میں فائدہ ہوا، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قبضہ کرنے سے پہلے اس کو مت بیچو“۔

۴۔ پھلوں کو کب بیچنا جائز ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ پھلوں کو بیچنا کب جائز ہے؟(۴)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سرخی اور زردی آجائے اور اس کو کھایا جاسکے“۔ متفق علیہ (۵)

۵۔ کس چیز کو روکنا جائز نہیں ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے دریافت کیا: کس چیز کو روکنا جائز نہیں ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نمک“۔

اس نے دریافت کیا: پھر کیا؟

۱۔ مسند امام احمد ۳/۴۰۲۔۴۳۴

۲۔ مسند امام احمد ۳/۴۰۲، الفاظ یہ ہیں: جب تم کوئی چیز خریدو تو اس کو قبضے میں کرنے سے پہلے مت بیچو۔

۳۔ نسائی ۷/۳۳۰، حدیث ۴۶۱۷ ۴۔ درخت پر لگے پھلوں کی خرید و فروخت کے سلسلے میں یہ سوال ہے ”فیصل“

۵۔ بخاری: ۴/۳۹۴، حدیث ۲۱۹۶، مسلم: ۳/۱۱۵۷، حدیث ۸۴۔۱۵۳۶

آپ ﷺ نے فرمایا: ''آگ''۔

پھر اس نے دریافت کیا: کس چیز کو روکنا جائز ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم بھلائی کرو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے''۔ ابوداؤد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

۶۔ خرید و فروخت میں دھوکا کھانے پر کیا کرنا چاہیے:

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ خرید و فروخت میں دھوکہ کھانے والے شخص پر خرید و فروخت کے سلسلے میں کمزوری کی وجہ سے پابندی لگائی جائے یا نہیں؟

آپ ﷺ نے ایسے شخص کو بیع سے منع فرمایا، اس نے کہا: مجھ سے صبر نہیں ہوتا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم خرید و فروخت کرو تو کہو: دھوکہ نہیں ہونا چاہیے، تم کو ہر اس مال میں تین دن کا اختیار ہے جس کو تم نے خریدا ہے''۔(۲)

۷۔ کوئی عیب دار چیز خریدے اور کچھ استعمال کے بعد اس کو واپس کرے تو اس کا کیا حکم ہے:

آپ ﷺ سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جس نے غلام خریدا، وہ غلام اس کے پاس ایک مدت تک رہا پھر اس کو غلام میں عیب نظر آیا تو اس نے واپس کر دیا(۳)، بیچنے والے نے کہا: اللہ کے رسول! اس نے میرے غلام سے فائدہ اٹھایا ہے؟

۱۔ ابوداود ۳/۷۵۰، حدیث ۳۴۷۳

۲۔ دار قطنی: ۳/۵۶، حدیث ۲۱۱۷، اور صحیح بخاری میں دوسرے انداز سے یہ روایت موجود ہے، دیکھیے: کتاب البیوع، حدیث ۲۱۱۷۔

۳۔ ابوداود میں جس ترتیب سے یہ روایت ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس مقدمہ پہنچا تو آپ ﷺ نے غلام بائع کو واپس کر دیا، الفاظ یہ ہیں: أن رجلا ابتاع غلاما فأقام عنده ماشاء الله أن يقيم، ثم وجد به عيباً، فخاصمه إلى النبي ﷺ فرده عليه۔ چناں چہ صاحب بذل المجھود نے صراحت بھی کی ہے: فرده أي رسول الله ﷺ الغلام عليه أي على البائع۔ بذل المجھود ۱۱/۲۳۱ ''فیصل''

آپ ﷺ نے فرمایا: منفعت ضمانت کی بنیاد پر ہے(۱)۔ ابوداؤد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۲)

۸۔خرید وفروخت میں بھاؤ تاؤ کرنے کا حکم:

آپ ﷺ سے ایک عورت نے دریافت کیا: میں خرید وفروخت کرتی ہوں، جب میں کچھ خریدنا چاہتی ہوں تو میں جتنے میں خریدنا چاہتی ہوں، اس سے کم میں بھاؤ تاؤ کرتی ہوں، پھر میں اضافہ کرتی ہوں یہاں تک کہ میں اپنی مراد کو پہنچ جاتی ہوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم ایسا نہ کرو، اگر تم کوئی چیز خریدنا چاہو تو جتنے میں تم خریدنا چاہتی ہو اسی میں بھاؤ تاؤ کرو، تم کو دیا جائے یا نہ دیا جائے (کوئی دے یا نہ دے)، جب تم کوئی چیز بیچنا چاہو تو جتنے میں بیچنا چاہتی ہو اتنا ہی بھاؤ بتاؤ، چاہے تم دو یا نہ دو (کوئی لے یا نہ لے)''۔ ابن ماجہ نے اس کو روایت کیا ہے۔(۳)

۹۔ردی مال کو اچھے مال سے بیچنے کا حکم:

آپ ﷺ سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے دو صاع ردی کھجور کے بدلے ایک صاع اچھے کھجور بیچنے کے بارے میں دریافت کیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ عین سود ہے، ایسا مت کرو، اگر تم خریدنا چاہو تو یہ ردّی کھجور بیچو، پھر اس کی قیمت سے اچھی کھجور خریدو''۔ متفق علیہ(۴)

۱۰۔سود کی بعض شکلیں

آپ ﷺ سے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: میں نے

۱۔یعنی جب تک غلام خریدنے والے کے پاس رہا، وہ اس کی ضمانت میں رہا، اگر اس مدت کے دوران غلام ہلاک ہوجاتا یا کسی قسم کی خرابی اور عیب پیدا ہوجاتا تو خریدنے والا اس کا ضامن ہوتا، اسی ضمانت کی وجہ سے جو فائدہ خریدنے والے نے اٹھایا ہے، اس کا بدلہ بیچنے والے کو دینا ضروری نہیں ہے، صرف غلام کا واپس کرنا ہی کافی ہے۔(فیصل)

۲۔ابوداود ۳/ ۷۸۰، حدیث ۳۵۱۰، ۳۔ابن ماجہ ۲/ ۷۴۳، حدیث ۲۲۰۴

۴۔بخاری: ۴/ ۴۹۰ حدیث ۲۳۱۲، مسلم: ۳/ ۱۲۱۵ حدیث ۹۶۔۱۵۹۴

اور میرے شریک (پارٹنر) نے ایک چیز نقد خریدی اور دوسری چیز ادھار؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو نقد خریدا ہے اس کو لو، اور جو ادھار خریدا ہے اس کو چھوڑ دو''۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

جائز اور ناجائز بیع کو الگ الگ کرنے کے سلسلے میں یہ صریح حکم ہے۔

امام نسائی کی روایت میں ہے: حضرت براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اور زید بن ارقم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تاجر تھے، ہم نے صرافی کے بارے میں دریافت کیا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر نقد ہے تو کوئی حرج نہیں، اگر ادھار ہے تو صحیح نہیں ہے''۔(۲)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ انھوں نے خیبر کی جنگ کے موقع پر ۱۲ دینار میں ایک ہار خریدا، جس میں سونا اور منکے تھے، میں نے اس کو الگ الگ کیا تو مجھے اس میں ۱۲/ دینار سے زیادہ ملے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس وقت تک بیچا نہ جائے جب تک الگ نہ کیا جائے''۔ مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔(۳)

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ایک مد عجوہ کھجور کو اس صورت میں بیچنا جائز نہیں ہے جب خریدی اور بیچی جانے والی چیزوں میں سے کسی ایک میں زیادتی ہو، کیوں کہ یہ صریح سود ہے، صحیح بات یہ ہے کہ یہ ممانعت حدیث میں آئی ہوئی شکل اور اس کے مشابہ دوسری شکلوں کے ساتھ مخصوص ہے۔

۱۱۔ عمدہ قسم کی اونٹنی کو عام اونٹ کے بدلے بیچنے کا حکم:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک گھوڑے کو کئی گھوڑوں کے بدلے اور عمدہ قسم کی اونٹنی کو عام

۱۔ بخاری ۱۳۴/۵، حدیث ۲۴۹۷ ۲۔ نسائی: ۳۲۳/۷ حدیث ۴۵۹۰

۳۔ مسلم ۱۲۱۳/۳ حدیث ۹۰۔ ۱۵۹۱

اونٹ کے بدلے بیچنے کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی حرج نہیں، اگر نقد ہو''۔ احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: میں چاندی کے بدلے سونا خریدتا ہوں، اس کا کیا حکم ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم ان میں سے کوئی ایک چیز لو تو تمہارا ساتھی تم سے اسی صورت میں جدا ہو کہ تم دونوں کے درمیان کوئی شبہ نہ ہو''۔(۲)

دوسری روایت میں ہے: میں اونٹ بیچا کرتا تھا اور میں چاندی کے بدلے سونا اور سونے کے بدلے چاندی، درہم کے بدلے دینار اور دینار کے بدلہ درہم لیا کرتا تھا، میں نے اس بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم ان میں سے کوئی ایک چیز لو اور دوسری چیز دو تو تمہارے بھائی کے الگ ہونے سے پہلے تمہارے اور اس کے بیچ کوئی شبہ نہ ہو''۔ ابن ماجہ نے اس کو روایت کیا ہے(۳)

اس کی تشریح ابوداؤد کی روایت میں ہے۔(۴)

میں نے کہا: اللہ کے رسول! میں بقیع میں اونٹ بیچتا ہوں تو دینار سے بیچتا ہوں اور درہم لیتا ہوں، اور درہم سے بیچتا ہوں اور دینار لیتا ہوں، اِس کے بدلے وہ لیتا ہوں اور اُس کے بدلے یہ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس میں کوئی حرج نہیں کہ اس دن کے بھاؤ کے بدلے لو جب کہ تم دونوں کے درمیان اس حال میں جدائی ہو کہ تمہارے درمیان کوئی چیز باقی نہ ہو''۔ احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۵)

۱۔ مسند امام احمد۵/۱۷ ۲۔ مسند احمد۲/۳۳

۳۔ سنن ابن ماجہ۲/۷۶۰ حدیث۲۲۶۲ ۴۔ ابوداود۳/۶۵۰۔۶۵۱ حدیث ۳۳۵۴ ۵۔ مسند احمد۲/۱۳۹

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تمر (سوکھی کھجوروں) کے بدلہ رُطب (تازہ تر کھجور) خریدنے کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: ''کیا رُطب سوکھنے کے بعد کم ہوتی ہے؟''، لوگوں نے کہا: جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا۔ احمد، شافعی اور مالک نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

۱۲۔ ایک شخص نے پیشگی قیمت دے کر بطور سَلَم کھجور کا باغ خریدا لیکن اس سال پھل نہیں لگا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جس نے کھجور کے باغ کا پیشگی قیمت دے کر بطور سَلَم سودا کیا لیکن اس سال پھل نہیں لگا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کا مال واپس کردو'' پھر فرمایا: ''کھجور کے باغ کا سودا بُدُوِ صلاح (۲) سے پہلے نہ کرو''۔(۳)

دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ ایک شخص نے کھجور کے باغ کا سودا پیشگی قیمت دے کر بطور سَلَم پھل لگنے سے پہلے کیا، لیکن اس سال کچھ بھی پھل نہیں لگا، خریدنے والے نے کہا: پھل لگنے تک یہ باغ میرا ہے، بیچنے والے نے کہا: میں نے یہ باغ صرف اس سال کے لیے بیچا تھا، چناں چہ دونوں جھگڑتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے والے سے کہا: ''اس نے تمہارے باغ سے کچھ لیا ہے؟''، اس نے کہا: نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر تمہیں اس کا مال کیسے جائز ہوسکتا ہے؟

۱۔ مسند امام احمد: ۱/ ۱۷۹، مسند امام شافعی: ۲/ ۱۵۹، حدیث ۵۵۱، موطا امام مالک: ۲/ ۶۴۲، حدیث ۲۲

۲۔ بدو صلاح یہ ہے کہ کھجور اتنی پختہ ہوجائے کہ کھانے کے لائق ہوجائے یا پختہ ہونے کی کوئی علامت نمودار ہوجائے ''مترجم''

۳۔ ابوداود: ۳/ ۷۴۴، حدیث ۳۴۶۷

اس کا مال اس کو واپس کرو"، پھر فرمایا: "بدو صلاح سے پہلے کھجور کے باغ کا سودا مت کرو"۔(۱)

یہ ان لوگوں کے لیے دلیل ہے جو عقد کے وقت بیچی جانے والی چیز کی جنس کے موجود ہونے کی صورت میں ہی بیع سلم کو جائز کہتے ہیں جیسا کہ اوزاعی، ثوری اور اصحاب الرائ کہتے ہیں۔

ایک شخص نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: قوم یہود کے فلاں قبیلے نے اسلام قبول کیا ہے اور وہ بھوکے ہو گئے ہیں، مجھے خدشہ ہے کہ وہ مرتد ہو جائیں گے؟

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "کسی کے پاس کوئی چیز موجود ہے کہ ہم اس کو بطورِ قرض خرید لیں)۔

ایک یہودی نے کہا: میرے پاس اس طرح اس طرح ہے، اس نے کسی چیز کا نام لیا، میرا خیال ہے کہ اس نے کہا: فلاں خاندان کے باغ میں سے اس طرح اس طرح کی قیمت تین سو دینار ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: "اتنی قیمت میں (اتنی مدت تک کے لیے) اور فلاں باغ میں سے نہیں" ابن ماجہ نے اس کو روایت کیا ہے۔(۲)

۱۴۳۔ رہن میں رکھی ہوئی چیز کا استعمال:

آپ ﷺ نے فتوی دیا کہ "رہن کے جانور پر سواری اپنے خرچے سے کی جائے گی، اور رہن میں رکھے ہوئے جانوروں کا دودھ اپنے خرچ سے لیا جائے گا، یعنی جو سواری کرتا ہے اور دودھ پیتا ہے، اسی پر خرچ ہے"۔ امام بخاری نے اس کو روایت کیا ہے۔(۳)

امام احمد وغیرہ حدیث کے ائمہ نے اس فتوی کو اختیار کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔

۱۔ ابن ماجہ: ۲/ ۷۶۲، حدیث ۲۲۸۴ ۔ ۳۔ بخاری ۵/ ۱۴۳ حدیث ۲۵۱۲

۲۔ ابن ماجہ ۲/ ۷۶۶ حدیث ۲۲۸۱، حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قرض خریدنے کی صورت میں قیمت کے ساتھ وقت کا بھی متعین رہنا ضروری ہے، اور کسی باغ کی تعیین کرنا صحیح نہیں ہے کہ فلاں باغ کا مال اتنی قیمت میں دیا جائے گا، کیوں کہ ہوسکتا ہے کہ اس سال اُس باغ میں پھل ہی نہ لگیں، جس کی وجہ سے مشکل پیش آسکتی ہے "فیصل"

ہدیے اور صدقے کے سلسلے میں

فتاویٰ امام المفتین صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ مشرکین کے ہدیے کا حکم:

حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ نے اسلام لانے سے پہلے ایک اونٹ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قبول کرنے سے انکار کیا اور فرمایا: ''ہم مشرکین کی داد و دہش قبول نہیں کرتے''، راوی کہتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا: مشرکین کی داد و دہش کیا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان کی بخشش اور ان کا ہدیہ''۔(۱)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیدر اور ان کے علاوہ دوسرے اہل کتاب کا ہدیہ قبول کیا ہے، ان دونوں روایتوں میں کوئی تضاد نہیں ہے کیوں کہ یہ اہل کتاب تھے، ان کا ہدیہ قبول کیا اور مشرکین کا ہدیہ قبول نہیں کیا۔

۲۔ قرآن کی تعلیم دینے والے کے لیے ہدیہ کا حکم:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: ایک شخص نے مجھے ہدیہ میں تیر کمان دیا جس کو میں قرآن پڑھایا کرتا تھا، یہ مال نہیں ہے اور میں اللہ

۱۔ مسند امام احمد ۴/۱۶۲

کے راستہ میں اس پر تیر چلاتا ہوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر تم چاہتے ہو کہ آگ کا طوق بنا کر پہنایا جائے تو اس کو قبول کرو"۔(۱)

جھاڑ پھونک کے قصہ میں آپ ﷺ کا فرمان ہے: "بہترین اجر جس کو تم لیتے ہو وہ کتاب اللہ کا اجر ہے"۔(۲)

ان دونوں روایتوں کے درمیان کوئی تعارض نہیں ہے کیوں کہ یہ طبابت کی اجرت ہے، چناں چہ صحابہ نے قرآن سے علاج کیا تھا اور اس علاج کی اجرت لی تھی، قرآن سکھانے کی اجرت نہیں لی تھی، اور یہاں قرآن سکھانے کی اجرت لینے سے منع کیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنی نبی ﷺ سے فرمایا ہے: "**قل لاأسئلكم عليه أجرا**" آپ کہہ دیجیے کہ میں اس پر اجر طلب نہیں کرتا ہوں (الانعام۹۰) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "**قل ماسألتكم عليه من أجر فهو لكم**" آپ کہہ دیجیے: جو کچھ میں تم سے بدلہ طلب کرتا ہوں وہ تمہارے لیے ہی ہے (سورہ سبا۴۷) اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "**اتبعوا من لايسئلكم اجرا**" اس شخص کی پیروی کرو جو تم سے بدلہ طلب نہیں کرتا (سورہ یس۲۱) چناں چہ اسلام کی تبلیغ اور قرآن کی تعلیم پر اجرت لینا جائز نہیں ہے۔

۳۔ اولاد کو ہدیہ دینے میں عدل وانصاف کرنے کا حکم:

آپ ﷺ سے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے والد نے کہا کہ آپ اس غلام پر گواہ رہیں کہ انھوں نے یہ غلام اپنے اس بچے کو دیا ہے؟ آپ ﷺ اس پر گواہ نہیں بنے، اور فرمایا "مجھے ظلم پر گواہ مت بناؤ"۔(۳)

دوسری روایت میں ہے: "یہ صحیح نہیں ہے"۔(۴)

۱۔ سنن ابوداود: ۳/۷۰۱۔۷۰۲، حدیث ۳۴۱۶ ۲۔ بخاری: ۱۰/۱۹۸۔۱۹۹ حدیث ۵۷۳۷

۳۔ بخاری: ۵/۲۵۸، حدیث ۲۶۵۰، مسلم: ۳/۱۲۴۳، حدیث ۱۶۔۱۶۲۳ ۴۔ مسلم: حدیث ۱۹۔۱۶۲۴

اور ایک روایت میں ہے: ''کیا تم نے اپنے سبھی بچوں کو اسی طرح غلام دیا ہے؟'' (۱)، انھوں نے کہا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ سے ڈرو اور اپنے بچوں کے درمیان انصاف کرو''۔ (۲)

اور ایک روایت میں ہے: ''اس کو واپس لو''، اور ایک روایت میں ہے: ''اس پر میرے علاوہ دوسرے کو گواہ بناؤ''۔ متفق علیہ (۳)

یقینی طور پر یہ تہدیدی حکم ہے، جواز کا معاملہ نہیں ہے، کیوں کہ آپ نے اس کو ظلم اور انصاف کے خلاف بتایا اور یہ کہا کہ یہ صحیح نہیں ہے اور اس کو واپس لینے کا حکم دیا، اس کے ساتھ یہ محال ہے کہ اللہ نے اس پر گواہ بنانے کی اجازت دی ہو، اور اللہ ہی سے توفیق حاصل ہوتی ہے۔

۴۔ کسی شخص کے انتقال کا وقت قریب آئے اور وہ صدقہ کرے تو اس صدقے کیا حکم ہے:

آپ ﷺ سے حضرت سعد بن ابو وقاص رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! آپ میری تکلیف کو دیکھ ہی رہے ہیں، میں مال دار آدمی ہوں اور میری وارث صرف ایک لڑکی ہے، کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کروں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں''، میں نے دریافت کیا: آدھا، اللہ کے رسول؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں''، میں نے دریافت کیا: پھر ایک تہائی؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں ایک تہائی، ایک تہائی بھی بہت ہے، تم اپنے ورثہ کو مال دار چھوڑ کر جاؤ، یہ تمہارے لیے اس بات سے بہتر ہے کہ تم ان کو فقیر چھوڑو، کہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے رہیں، تم جو بھی چیز اللہ کی رضا و خوشنودی کی خاطر کرو گے اس پر تم کو ضرور اجر ملے گا، یہاں تک کہ تم اپنی بیوی کے

۱۔ مسلم: ۳/۱۲۴۲، حدیث ۹۔ ۱۶۲۳ ۲۔ بخاری: ۵/۲۱۱، حدیث ۲۵۸۷، مسلم: حوالہ سابق، حدیث ۱۳۔ ۱۶۲۳، و ۱۷۔ ۱۶۲۳ ۳۔ بخاری حدیث ۵۲۸۷، مسلم ایضاً

منھ میں جو لقمہ رکھتے ہو (اس پر بھی اجر ملتا ہے)'' متفق علیہ۔(۱)

۵۔ میت کی طرف سے صدقہ کرنے کا حکم:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! میرے والد نے وصیت کی ہے کہ ان کی طرف سے ایک سو غلام آزاد کیے جائیں، چناں چہ ان کے بیٹے ہشام نے پچاس غلام آزاد کر دیے ہیں، اور ان پر پچاس غلام باقی ہیں، کیا میں ان کی طرف سے آزاد کروں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ مسلمان ہوتے اور تم ان کی طرف سے آزاد کرتے یا صدقہ کرتے یا حج کرتے تو وہ ان کو پہنچ جاتا'' ابوداؤد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۲)

۱۔ بخاری: ۳/۱۶۴، حدیث ۱۲۹۵، مسلم: ۳/۱۲۵۰، حدیث ۵۔۱۶۲۸۔

۲۔ ابوداود ۳/۳۰۲، حدیث ۲۸۸۳

میراث کے سلسلے میں فتاوی امام المفتین صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ پوتے کی وراثت میں دادا کو کیا ملتا ہے؟

ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: میرے پوتے کا انتقال ہو گیا ہے، مجھے اس کی میراث میں کیا ملے گا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تمہیں سدس (چھ میں سے ایک حصہ) ملے گا"، جب وہ واپس چلے گئے تو آپ نے ان کو بلایا اور فرمایا: "تمہیں ایک اور سدس ہے" جب وہ مڑ کر جانے لگے تو آپ نے بلا کر فرمایا: "دوسرا سدس (اللہ کی طرف سے عطا کردہ) رزق ہے"۔ (۱) احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۲)

۲۔ کلالہ کیا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کلالہ کے بارے میں دریافت کیا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے سوال کا جواب سورہ نساء کی آخری آیت ہے جو گرمی کے زمانے میں نازل ہوئی"۔ مالک نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۳)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: میں اپنے مال میں کیسے فیصلہ کروں اور میرا وارث صرف کلالہ ہی بنتا ہے؟

۱۔ حدیث کے الفاظ ہیں: إن السدس الآخر طعمة "یعنی حق ایک سدس ہی ہے، لیکن دوسرا سدس حق سے زائد ہے، جو اللہ نے بطور رزق کے تمہیں عنایت کیا ہے، جس کے تم عصبہ ہونے کی بنیاد پر مستحق ہو رہے ہو" فیصل"۔

۲۔ مسند امام احمد ۴/۴۳۶ ۳۔ موطا: ۲/۵۱۵ حدیث ۹

چناں چہ یہ آیت نازل ہوئی: ”یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ“ وہ آپ سے کلالہ کے بارے میں دریافت کرتے ہیں، آپ کہہ دیجیے کہ اللہ تم کو کلالہ کے بارے میں بتا رہا ہے (سورہ نساء ۱۷۶) بخاری نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

آپ ﷺ سے کلالہ کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ”اولاد اور والد کے علاوہ دوسرے وارث“۔ اس کو ابوعبد اللہ مقدسی نے کتاب الاحکام میں روایت کیا ہے (۲)

۳۔ مشرکین میں سے اسلام لانے والے کی وراثت:

آپ ﷺ سے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! کسی مسلمان کے ہاتھ پر مسلمان ہونے والے مشرک کا کیا حکم ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ اس کی زندگی اور موت کا سب سے زیادہ حق دار ہے“۔ ابوداؤد (۳)

۴۔ صدقہ کیے ہوئے مال کی وراثت:

آپ ﷺ سے ایک عورت نے دریافت کیا: میں نے اپنی ماں کو صدقہ میں ایک باندی دی تھی، اب ان کا انتقال ہو گیا ہے اور انھوں نے وراثت میں وہی باندی چھوڑی ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمھیں اجر مل گیا اور وہ وراثت میں تمھارے پاس واپس آگئی“۔ ابوداؤد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۴)

۱۔ بخاری ۱۰/۱۱۴، حدیث ۵۶۵۱

۲۔ اس کو امام دارمی نے بھی روایت کیا ہے، سنن داری: ۲/۴۶۲، حدیث ۲۹۷۲

۳۔ ابوداود ۳/۳۳۳۔۳۳۴، حدیث ۲۹۱۸

۴۔ ابوداود ۲/۳۰۱۔۳۰۲، حدیث ۱۶۵۶

۵۔ شوہر کی میراث میں بیوی کا حق:

آپ ﷺ سے سعد (بن ربیع) کی بیوی نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! یہ سعد کی دو بیٹیاں ہیں، ان کے والد آپ کے ساتھ جنگ احد میں شہید ہو گئے، ان کے چچا نے ان کے ابا کا پورا مال لے لیا ہے، جب کہ عورت کا نکاح اس کے مال کو دیکھ کر ہی کیا جاتا ہے؟

یہ سن کر نبی کریم ﷺ خاموش رہے یہاں تک کہ آیت میراث نازل ہوئی (سورہ نساء ۱۲) تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد بن ربیع کے بھائی کو بلایا اور فرمایا: ''سعد کی دولڑکیوں کو اس کی وراثت کا دو تہائی دو اور اس کی بیوی کو آٹھواں دو اور باقی تم لے لو''۔ احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۱)

۶۔ بیٹی، پوتی اور بہن کا وراثت میں حصہ:

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے بیٹی، پوتی اور بہن کی وراثت کے سلسلے میں دریافت کیا گیا؟

انھوں نے فرمایا: بیٹی کے لیے نصف ہے اور بہن کے لیے نصف۔ تم ابن مسعود کے پاس جاؤ، وہ بھی اسی طرح بتائیں گے، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا اور ابو موسیٰ اشعری کی بات بھی انھیں بتائی گئی تو انھوں نے فرمایا: تب تو میں گمراہ ہو گیا اور میں ہدایت یافتہ لوگوں میں سے نہیں رہا، میں ویسے ہی فیصلہ کروں گا جس طرح نبی ﷺ نے کیا ہے: ''بیٹی کے لیے نصف ہے اور دو تہائی مکمل کرنے کے لیے پوتی کے لیے سدس، اور باقی بہن کے لیے''۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے۔ ()

۷۔ میراث میں سے غائب شخص کے حصے کا حکم:

آپ ﷺ سے ایک شخص نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! میرے پاس قبیلہ

۱۔ مسند امام احمد ۳/۳۵۲ ۲۔ بخاری ۱۲/۱۷، حدیث ۶۷۳۶

ازد کے ایک شخص کی میراث ہے، مجھے قبیلہ ازد کا کوئی نہیں ملا کہ میں اس کو دوں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جاؤ اور ایک سال کسی ازدی کو تلاش کرو''۔ وہ ایک سال بعد آپ کے پاس آئے اور کہا، اللہ کے رسول! مجھے کوئی ازدی نہیں ملا کہ میں اس کو دوں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جا کر کسی خزاعی کو تلاش کرو، جو خزاعی سب سے پہلے تمہیں ملے، اس کو دو''، جب وہ مڑ کر جانے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس آدمی کو میرے پاس واپس بلالاؤ''، جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خزاعہ کے سب سے بڑے فرد کو دیکھو اور اس کے حوالے کرو''۔ احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۱)

۸۔ ایک شخص کا انتقال ہو گیا اور سوائے آزاد کردہ غلام کے اس کا کوئی وارث نہیں:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جس کا انتقال ہو گیا تھا اور اس کا کوئی وارث نہیں تھا، صرف اس کا آزاد کردہ غلام تھا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ''کیا اس کا کوئی ہے؟''، لوگوں نے کہا: نہیں، صرف ایک غلام ہے جس کو انھوں نے آزاد کیا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی میراث اس غلام کے حوالے کر دی، احمد اور اہل سنن نے اس کو روایت کیا ہے (۲) یہ روایت حسن ہے، اسی فتوی پر ہم عمل کرتے ہیں۔

۹۔ شوہر کی دیت میں بیوی کی وارثت:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتوی دیا: ''بیوی اپنے شوہر کی دیت اور مال کی وارث ہے اور وہ اپنی بیوی کی دیت اور مال کا وارث ہے، جب تک ان دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے

۱۔ (مسند احمد میں یہ روایت نہیں ملی، البتہ ابوداود میں یہ روایت اسی طرح موجود ہے، حدیث ۲۹۰۲)

۲۔ مسند امام احمد: ۱/۲۲۱، سنن ابوداود: ۳/۳۲۴، حدیث ۲۹۰۵، ترمذی: ۴/۳۶۸، حدیث ۲۱۰۶، نسائی: ۴/۸۸، حدیث ۶۴۰۵، ابن ماجہ: ۲/۹۱۵، حدیث ۲۷۴۱۔

کو عمداً قتل نہ کرے، اگر دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے کا عمداً قتل کرے تو وہ دوسرے کی دیت اور مال میں سے کسی بھی چیز کا وارث نہیں ہے، اگر ان میں سے کوئی غلطی سے دوسرے کا قتل کرے تو وہ اس کے مال کا وارث ہوگا اور اس کی دیت کا وارث نہیں ہوگا''۔ ابن ماجہ نے اس کو روایت کیا ہے (۱) اسی کو ہم اختیار کرتے ہیں۔

۱۰۔ عورت کن صورتوں میں مکمل مال کی وارث ہوتی ہے:

آپ ﷺ نے فتویٰ دیا کہ عورت تین لوگوں کی مکمل (۲) وارث ہوتی ہے: اپنے آزاد کردہ غلام کی، اس لاوارث بچے کی جس کو اس نے اٹھایا ہو (۳) اور اپنے اس بچے کی وارث ہوتی ہے جس کی خاطر اس نے اپنے شوہر پر لعنت کی ہے (۴)، امام احمد اور اہل سنن نے اس کو روایت کیا ہے (۵)، یہ حدیث حسن ہے، اسی فتوی کو ہم اختیار کرتے ہیں۔

۱۱۔ زنا کی اولاد کی وراثت کا حکم:

آپ ﷺ نے فتویٰ دیا: ''کوئی کسی آزاد عورت یا باندی کے ساتھ زنا کرے تو اس کا بچہ زنا کی اولاد ہے، وہ نہ بچہ کا وارث ہوتا ہے اور نہ بچہ اس کا وارث ہوتا ہے''۔ ترمذی نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۶)

۱۔ ابن ماجہ ۲/۹۱۴، حدیث ۲۷۳۶، ۲۔ حدیث میں ''تحوز'' کا لفظ ہے اور بعض روایتوں میں ''تحرز'' دونوں کا مطلب ایک ہی ہے یعنی ان صورتوں میں پورا مال اس کو ملے گا، کوئی دوسرا اس میں شریک نہیں ہوگا ''فیصل''، ۳۔ حدیث میں ''لقیط'' کا لفظ ہے، یعنی کہیں بچہ پڑا ہوا ملے جس کا کوئی وارث معلوم نہ ہو، کسی عورت نے اٹھا کر اس کی پرورش کی تو وہ اس کی وارث ہوگی، تفصیل فقہ کی کتابوں میں ہے۔ (فیصل)، ۴۔ یعنی جب شوہر اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگاتا ہے اور عورت انکار کرتی ہے تو اس وقت یہ طریقہ ہے کہ شوہر چار دفعہ قسم کھا کر کہے کہ میں اس میں سچا ہوں اور پانچویں دفعہ کہے کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہے۔ اور عورت چار دفعہ قسم کھا کر کہے کہ اس کا شوہر اس الزام میں جھوٹا ہے اور پانچویں دفعہ کہے کہ اگر وہ سچا ہے تو مجھ پر اللہ کا غضب ہے، پھر دونوں میں ہمیشہ کے لیے جدائی کردی جاتی ہے، اس عمل کو شریعت کی اصطلاح میں ''لِعان'' کہا جاتا ہے، تفصیل کے لیے فقہ کی کتابوں سے رجوع کیا جائے (فیصل)۔ ۵۔ مسند امام احمد: ۳/۴۹۰، سنن ابوداود: ۳/۳۲۵، حدیث ۲۹۰۶، سنن ترمذی: ۴/۳۷۳، حدیث ۲۱۱۵، نسائی: ۴/۷۸، حدیث ۶۳۶۰، ابن ماجہ: ۲/۹۱۶، حدیث ۲۷۴۲ ۶۔ ترمذی ۴/۳۷۲، حدیث ۲۱۱۳

۱۲۔ لعان کرنے والوں کے بچے کی وراثت کا حکم

وہ اپنی ماں کا وارث ہوگا اور اس کی ماں اس کی وارث ہوگی، جو کوئی اس کو زنا کا الزام دے گا اس کو ۸۰ کوڑے مارے جائیں گے اور جو کوئی اس کے بچے کو ناجائز اولاد پکارے گا اس کو ۸۰ کوڑے جائیں گے۔ امام احمد اور ابوداؤد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

امام ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ لعان کیے ہوئے بچے کی میراث اس کی ماں اور ماں کے بعد اس کے ورثہ کو ملے گی۔

۱۔ مسند امام احمد: ۲/۲۱۶، سنن ابوداود: ۳/۳۲۵۔۳۲۶، حدیث ۲۹۰۷ یہ بات صرف احمد کی روایت میں ہے، ابوداود کی روایت میں اگلی بات ہے۔ (فیصل)

غلاموں کو آزاد کرنے کے سلسلے میں
فتاویٰ امام المفتین صلی اللہ علیہ وسلم

ا۔ مومن باندی کو آزاد کرنے کا حکم:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت شرید بن سوید رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: میری ماں نے وصیت کی ہے کہ میں ایک مومن باندی کو آزاد کروں، میرے پاس ایک کالی باندی ہے، کیا میں اپنی ماں کی طرف سے اس کو آزاد کروں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو لے آؤ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ''تمہارا رب کون ہے؟''، اس باندی نے کہا: اللہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ''میں کون ہوں؟'' اس نے کہا: آپ اللہ کے رسول ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کو آزاد کرو کیوں کہ یہ مومن ہے''۔ اہل سنن نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے دریافت کیا: ایک مومن باندی کو آزاد کرنا مجھ پر ضروری ہے، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عجمی کالی باندی لے کر آیا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس باندی سے دریافت کیا: ''اللہ کہاں ہے؟''، اس نے اپنی شہادت کی انگلی سے آسمان کی طرف اشارہ کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ''میں کون ہوں؟''، اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آسمان کی طرف اشارہ کیا یعنی آپ اللہ کے رسول

ا۔ سنن ابوداود: ۳/ ۵۸۸، حدیث ۳۲۸۳، سنن نسائی: ۶/ ۵۶۲، حدیث ۳۶۵۵

ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو آزاد کرو''۔ احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۱)

آپ ﷺ سے حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: میری ایک باندی تھی جو میرے بکریاں نجد اور جوانیہ کی طرف چرایا کرتی تھی، ایک دن میں نے جھانک کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ بھیڑیا ایک بکری لے کر چلا گیا، میں انسان ہوں، جس طرح دوسروں کو افسوس ہوتا ہے اسی طرح مجھے بھی افسوس ہوتا ہے، چناں چہ میں نے اس کو ایک تھپڑ مارا؟

رسول اللہ ﷺ نے اس کو میری بڑی عظیم غلطی قرار دیا، میں نے دریافت کیا: کیا میں اس کو آزاد کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو میرے پاس لے آؤ''، آپ ﷺ نے اس سے دریافت کیا: ''اللہ کہاں ہے؟''، اس نے اپنی شہادت کی انگلی سے آسمان کی طرف اشارہ کیا، آپ ﷺ نے دریافت کیا: ''میں کون ہوں؟''، اس نے کہا: آپ اللہ کے رسول ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو آزاد کرو، کیوں کہ یہ مومن ہے''۔ (۲)

امام شافعی نے فرمایا: جب اس نے ایمان کے بارے میں بتایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ آسمان میں ہے تو آپ نے فرمایا: اس کو آزاد کر دو کیوں کہ وہ مومن ہے، آپ ﷺ نے دریافت کیا تھا: اللہ کہاں ہے؟

اور آپ نے دریافت کیا کہ اللہ کہاں ہے تو جس سے سوال کیا تھا اس نے جواب دیا کہ اللہ آسمان میں ہے، چناں چہ آپ اس جواب سے راضی ہو گئے اور یہ بات جان لی کہ یہ اپنے رب پر حقیقی ایمان رکھتی ہے، آپ ﷺ نے بھی یہی جواب دیا جب آپ سے دریافت کیا گیا کہ اللہ کہاں ہے؟ اور آپ ﷺ نے اس سوال کو ناپسند بھی نہیں فرمایا۔

آپ ﷺ سے حضرت ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: کیا آپ کو معلوم ہے کہ میں نے اپنی باندی کو آزاد کر دیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم یہ باندی اپنے ننھیالی رشتے داروں کو دیتی تو

۱۔ مسند امام احمد ۲/ ۲۹۱

۲۔ مسلم: ۱/ ۳۸۲، حدیث ۵۳۷۳۳

تمہارے لیے زیادہ اجر کا باعث ہوتا"۔ متفق علیہ (۱)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بنی سلیم کے چند لوگوں نے اپنے ایک ساتھی کے بارے میں دریافت کیا جس پر قتل کرنے کی وجہ جہنم واجب ہوگئی تھی؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس کے بدلے غلام کو آزاد کردو، اللہ غلام کے ہر عضو کے بدلہ اس کے ایک عضو کو جہنم سے آزاد کرے گا"۔ ابوداؤد نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۲)

۲۔ کوئی اپنی طرف سے مومن باندی آزاد کرنے کی وصیت کرے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا جس نے وصیت کی کہ اس کی طرف سے ایک مومن باندی آزاد کی جائے؟

چناں چہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے باندی کو بلایا اور دریافت کیا: "تمہارا رب کون ہے"؟ اس نے کہا: اللہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: "میں کون ہوں"؟ اس نے کہا: اللہ کے رسول، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس کو آزاد کرو، یہ مومن ہے" امام ابوداؤد نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۳)

۳۔ خادم کو کتنا معاف کیا جائے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے دریافت کیا: میں خادم کو کتنا معاف کروں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے، پھر اس نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! میں خادم کو کتنا معاف کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس کو ہر دن ستر مرتبہ معاف کرو"۔ ابوداؤد نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۴)

۴۔ ولد زنا کو آزاد کرنے کا مسئلہ:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ولد زنا کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس میں خیر نہیں ہے، دو جوتے پہن کر میں اللہ کے راستہ میں جہاد کروں یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ولد زنا کو آزاد کروں"۔ احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۵)

۵۔ کسی کا انتقال ہو جائے اور اس کے ذمے آزاد کرنے کی نذر باقی ہو:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: میری ماں کا

بخاری: ۵/ ۲۱۷۔۲۱۸، حدیث ۲۵۹۲، مسلم: ۲/ ۶۹۴، حدیث ۴۴۔ ۹۹۹ ۲۔ ابوداود ۴/ ۲۷۳۔ ۲۷۴، حدیث ۳۹۶۴
۳۵۔ ابوداود ۳/ ۵۸۷۔۵۸۸ حدیث ۳۲۸۲ ۴۔ ابوداود ۵/ ۳۶۲۔۳۶۴، حدیث ۵۱۶۴ ۵۔ مسند امام احمد ۶/ ۴۶۳

انتقال ہوگیا ہے اور اس کے ذمے نذر باقی ہے، اگر میں اپنی ماں کی طرف سے غلام آزاد کروں تو کیا اس کی نذر پوری ہوگی؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی ماں کی طرف سے آزاد کرو''۔ احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

مالک کی روایت میں ہے: میری ماں کا انتقال ہوگیا ہے، اگر میں اس کی طرف سے غلام آزاد کروں تو کیا اس کو فائدہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں''۔(۲)

۶۔ آزاد کرنے والے کو حقِ ولاء حاصل ہوتا ہے:

آپ ﷺ سے حضرت عائشہ نے فتویٰ پوچھا: میں نے ایک باندی آزاد کرنے کے ارادہ سے خریدنا چاہا، تو اس کے مالک نے کہا: ہم تم کو اس شرط پر بیچتے ہیں کہ اس کا حقِ ولاء ہم کو حاصل رہے گا (یعنی ہم اس کے وارث ہوں گے ''فیصل'')، آپ نے فرمایا: ''یہ شرط تمہارے لیے رکاوٹ نہیں ہے، کیوں کہ آزاد کرنے والے کے لیے ولاء ہے''(۳) یہ حدیث صحیح مسلم میں ہے۔

چند علماء نے کہا ہے کہ عقد اور شرط دونوں صحیح ہوں گے اور اس شرط کو پورا کرنا ضروری ہوگا، یہ بات صحیح نہیں ہے۔

دوسرے چند علماء کا کہنا ہے کہ عقد اور شرط دونوں باطل ہوں گے، عائشہ کا عقد اس لیے صحیح ہوا کہ شرط عقد میں شامل نہیں تھی بلکہ اس سے پہلے شرط لگائی گئی تھی، یہ وعدہ کی طرح ہے جس کا پورا کرنا ضروری نہیں ہے، یہ اگرچہ اس سے پہلے والے قول سے زیادہ صحیح ہے، البتہ نبی کریم ﷺ نے یہ علت بیان نہیں کی ہے اور نہ حدیث میں کسی بھی پہلو سے اس کی طرف اشارہ ملتا ہے، حالاں کہ شرطِ متقدم شرط مقارن (بیع کے ساتھ لگائی ہوئی شرط) کی طرح ہے۔ چند علماء کا کہنا ہے: کلام میں کچھ باتیں پوشیدہ ہیں، وہ یہ کہ تم ان کے

۱۔ مسند امام احمد ۶/ ۷، ۲۔ موطا امام مالک: ۲/ ۷۷۹، حدیث ۱۳

۳۔ یعنی آزاد کرنے والا وارث ہوتا ہے، بیچنے والا نہیں) (فیصل)　　۴۔ مسلم ۲/ ۱۱۴۱، حدیث ۵/ ۱۵۰۴

لیے ولاء کی شرط لگاؤ یا نہ لگاؤ، کیوں کہ اس شرط کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیوں کہ حقِ ولاء آزاد کرنے والے کو حاصل ہوتا ہے، یہ اس سے پہلے والے قول سے زیادہ قریب ہے، باوجود یہ کہ اس میں ظاہری الفاظ کی مخالفت ہے۔

چند علماء نے کہا ہے: یہاں ''لام'' بمعنی ''علی'' ہے، یعنی تم ان پر ولاء کی شرط لگاؤ، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، کیوں کہ تم اس کو آزاد کرنے والی ہو، اور ولاء آزاد کرنے والے کے لیے ہے، اس میں پہلے والے قول سے کم تکلف ہے کیوں کہ اس میں شرط کو لغو قرار دیا گیا ہے، اگر وہ اس کی شرط نہیں لگاتی تب بھی یہی حکم رہتا۔ امام شافعی کا یہی قول ہے۔

ہمارے شیخ نے فرمایا ہے: بلکہ حدیث اپنے ظاہری معنی میں ہے، نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس شرط کی تصحیح اور اس کے جواز کے لیے ولاء کی شرط لگانے کا حکم نہیں دیا، بلکہ شرط لگانے والے کے لیے بطور سزا حکم دیا، اگر بیچنے والا آزاد کرنے والے کے ہاتھوں باندی بیچے اور اللہ تعالیٰ کے حکم اور شریعت کے خلاف شرط پر ہی مصر ہو تو یہ حکم ہے، چناں چہ آپ ﷺ نے حضرت عائشہ کو حکم دیا کہ وہ ان کی باطل شرط کے ساتھ خریدے تاکہ اس کے ذریعے اللہ اور اس کے رسول کا حکم غالب آجائے، کیوں کہ باطل شرطوں سے شریعت کا حکم نہیں بدلتا، جو کوئی اپنے دین کے خلاف کوئی شرط رکھے تو اس کی شرط پورا کرنا جائز نہیں ہے اور اس سے بیع باطل بھی نہیں ہوگی۔

جس کو شرط کے باطل ہونے کے بارے میں معلوم ہو، پھر بھی وہ شرط لگائے تو اس کی شرط کا اعتبار نہیں ہوگا۔

۷۔ سب سے بہتر غلام:

آپ ﷺ سے (آزاد کرنے کے لیے) سب سے بہتر غلام کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو اس کے مالک کے پاس سب سے زیادہ نفیس اور قیمتی ہو'' (۱)

۱۔ بخاری: ۵/۱۴۸ حدیث ۲۵۱۸۔

پردے کے سلسلے میں فتاوی رسول صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ عورت پر اچانک نگاہ پڑنے کا حکم:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اچانک پڑنے والی کی نگاہ کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی نگاہ ہٹاؤ''۔ مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۱)

۲۔ ستر کا حکم

ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: ہم کب ستر کریں اور کب چھوڑیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے ستر کی حفاظت کرو، سوائے اپنی بیوی اور اپنی باندی سے''۔ راوی کہتے ہیں، میں نے دریافت کیا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! جب لوگ ایک دوسرے کے ساتھ ہوں تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم یہ کر سکتے ہو کہ کوئی بھی تمہارا ستر نہ دیکھے تو ایسا کرو''۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! جب ہم میں سے کوئی تنہا ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ اس سے شرم کی جائے''۔ اہل سنن نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۲)

۳۔ کوئی دوسروں کے گھر میں ان کی اجازت کے بغیر جھانکے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ ''جو دوسروں کے گھر میں ان کی اجازت کے بغیر جھانکے اور وہ اس کو پتھر سے ماردے جس کی وجہ سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو اس پر کوئی گناہ نہیں'' متفق علیہ (۳)

امام مسلم کی روایت میں ہے (۴): ''ان کے لیے اس کی آنکھ پھوڑنا جائز ہے''۔

۱۔ مسلم ۲/ ۱۶۹۹، حدیث ۴۵۔ ۲۱۵۹

۲۔ سنن ابوداود: ۴/ ۳۰۴ حدیث ۴۰۱۷، سنن ترمذی: ۵/ ۹۰، حدیث ۲۷۶۹، سنن نسائی: ۵/ ۳۱۳، حدیث ۸۹۷۲، سنن ابن ماجہ: ۱/ ۶۱۸، حدیث ۱۹۲۰۔

۳۔ بخاری: ۱۲/ ۲۴۳ حدیث ۶۹۰۲، مسلم: ۳/ ۱۶۹۹ حدیث ۴۴۔ ۲۱۵۸، ۴۔ مسلم ۳/ ۱۶۹۹ حدیث ۴۳-۲۱۵۸۔

امام احمد کی روایت میں ہے: ”اس کے لیے نہ دیت ہے اور نہ قصاص کا حق“۔(۱)

۴۔عورتوں کو مردوں سے پردہ کرنے کا حکم چاہے ان دونوں میں کوئی اندھا ہو:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کو حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ سے پردہ کرنے کا حکم دیا تو انھوں نے کہا: کیا وہ اندھے نہیں ہیں، نہ ہم کو دیکھ رہے ہیں اور نہ ہم کو پہچانتے ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تم دونوں بھی اندھی ہو؟ کیا تمھیں وہ نظر نہیں آرہے ہیں“؟ اہل سنن نے اس کو روایت کیا ہے اور ترمذی نے اس کو صحیح کہا ہے۔(۲)

علماء کے ایک گروہ نے اس فتوی پر عمل کیا ہے اور عورت کا مرد کی طرف دیکھنا حرام قرار دیا ہے، علماء کے دوسرے گروہ نے صحیحین (۳) میں موجود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے اس حدیث کا تعارض بتایا ہے کہ وہ حبشی لوگوں کی طرف دیکھ رہی تھی، جب کہ وہ مسجد میں کھیل رہے تھے، دراصل اس میں کوئی تعارض نہیں ہے، شاید حبشہ کا واقعہ حجاب کے نزول سے پہلے کا ہے، علماء کے اور ایک گروہ نے اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے ساتھ خاص کیا ہے۔

۵۔گھر میں داخل ہوتے وقت اجازت لینا:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے دریافت کیا: کیا میں اپنی ماں سے اجازت لوں گا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جی ہاں“۔

انھوں نے کہا: میں اس کے ساتھ گھر میں رہتا ہوں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس سے اجازت لو“۔

انھوں نے کہا: میں اس کا خادم ہوں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس سے اجازت لو، کیا تم چاہتے ہو کہ تم اس کو ننگی دیکھو“ انھوں نے کہا: نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس سے اجازت لو“ امام مالک نے اس کو روایت کیا ہے۔(۴)

۶۔استیناس (تستانسوا) کا مطلب:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ”حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا“ (یہاں تک کہ تم

۱۔مسند امام احمد ۲/۳۸۵، ۲۔سنن ابوداود: ۴/۳۶۱، حدیث ۴۱۱۲، سنن ترمذی: ۵/۹۴۰، حدیث ۲۷۷۸، سنن نسائی: ۵/۳۹۳، حدیث ۹۲۴۱،
۳۔بخاری: ۱۲/۳۱۹، حدیث ۴۵۴، ۴۵۵، مسلم: ۲/۶۰۸، حدیث ۱۷۔۸۹۲، ۲۱۔۸۹۲، ۲۲۔۸۹۲، ۴۔موطا: ۲/۹۶۳ حدیث ۱

مانوس ہو جاؤ) میں مانوسیت کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "آدمی سبحان اللہ کہے، اللہ اکبر کہے، الحمد للہ کہے اور کھنکارے اور گھر والے اجازت دے" امام ابن ماجہ نے اس کو روایت کیا ہے(۱)

شادی کے سلسلے میں فتاویٰ امام المفتین صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔شادی کرنے کی تاکید:

آپ ﷺ سے ایک شخص نے کہا: اللہ کے رسول! میرے پاس شادی کرنے کے لیے کچھ بھی مال نہیں ہے؟

آپ ﷺ نے دریافت کیا: "کیا تمہارے پاس "**قل هو الله احد**" نہیں ہے"؟ اس نے کہا: کیوں نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ ایک تہائی قرآن ہے"، آپ ﷺ نے دریافت کیا: "کیا تمہارے پاس "**قل یاایها الکافرون**" نہیں ہے"؟ اس نے کہا: کیوں نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ ایک چوتھائی قرآن ہے، آپ ﷺ نے دریافت کیا: "کیا تمہارے پاس "**اذاجاء نصر الله**" نہیں ہے"؟ اس نے کہا: کیوں نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ ایک چوتھائی قرآن ہے"، آپ ﷺ نے دریافت کیا: "کیا تمہارے پاس "**آیة الکرسی**" نہیں ہے"؟ اس نے کہا: کیوں نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ ایک چوتھائی قرآن ہے، پھر آپ نے فرمایا: "شادی کرو، شادی کرو، شادی کرو" تین مرتبہ فرمایا۔ امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۲)

۲۔کونسی عورت بہتر ہے:

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: کونسی عورت بہتر ہے؟

۱۔ابن ماجہ ۲/۱۲۲۱، حدیث ۳۷۰۷

۲۔مسند امام احمد ۳/۲۲۱

آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ عورت جب شوہر اس کو دیکھے تو خوش ہو جائے، حکم دے تو بجا لائے، اور اپنی ذات اور اپنے شوہر کے مال میں ناپسندیدہ رویہ اختیار کر کے اس کی مخالفت نہ کرے''۔ احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: کونسا مال لینا چاہیے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک کو شکر گزار دل، ذکر کرنے والی زبان اور اپنی آخرت کے معاملے میں تعاون کرنے والی مومن بیوی کو لینا چاہیے''۔ احمد اور ترمذی نے اس کو روایت کیا ہے اور ترمذی نے اس کو حسن کہا ہے۔(۲)

۳۔ بانجھ عورت سے نکاح:

آپ ﷺ سے ایک شخص نے دریافت کیا: مجھے ایک حسب ونسب والی خوبصورت عورت کا پیغام آیا ہے، البتہ اس کو بچہ نہیں ہوتا (یعنی وہ بانجھ ہے) کیا میں اس کے ساتھ شادی کروں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں''، وہ دوسری مرتبہ آپ ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے منع فرمایا، پھر تیسری مرتبہ آپ ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''زیادہ جننے والی اور زیادہ محبت کرنے والی عورت سے شادی کرو، کیوں کہ میں تمہاری وجہ سے دوسری امتوں پر کثرت ظاہر کروں گا''۔(۳)

۴۔ خصی کرنے کا مسئلہ:

آپ ﷺ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: میں نوجوان شخص ہوں، مجھے فتنے کا اندیشہ ہے اور مجھے کوئی ایسی عورت نہیں مل رہی ہے جس کے ساتھ میں شادی کرسکوں، کیا میں خصی کروں؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: آپ ﷺ خاموش رہے

۱۔ مسند امام احمد ۲/۲۵۱　　۲۔ مسند احمد: ۵/۲۷۸، ۲۸۲، ۳۶۶، سنن ترمذی: ۵/۲۵۹، حدیث ۳۰۹۴

۳۔ ابوداود: ۲/۵۴۲، حدیث ۲۰۵۰، نسائی: ۶ ☆ ۳۷۳۔۳۷۴، حدیث ۳۲۲۷

پھر میں نے دریافت کیا تو آپ ﷺ خاموش ہی رہے، پھر فرمایا: ''ابو ہریرہ! جو تم کو لاحق ہونے والا ہے وہ لکھا جا چکا، چاہے تم خصی کرو، یا نہ کرو''۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے(۱)

ایک دفعہ آپ ﷺ سے ایک اور صاحب نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! مجھے خصی کرنے کی اجازت دیجیے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کا خصی کرنا روزے اور نماز ہیں''۔ احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۲)

۵۔ بیوی سے صحبت کرنا صدقہ ہے:

آپ ﷺ سے چند صحابہ نے دریافت کیا: مال دار اجر و ثواب میں آگے بڑھ گئے، جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں، وہ بھی نماز پڑھتے ہیں، ہم جس طرح روزے رکھتے ہیں، وہ بھی رکھتے ہیں اور وہ اپنے زائد مال میں سے صدقہ کرتے ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا اللہ نے تمہارے لیے ایسی چیزیں نہیں بنائی، جن کے ذریعے تم صدقہ کرو؟ ہر تسبیح (سبحان اللہ کہنا) صدقہ ہے، ہر تکبیر (اللہ اکبر کہنا) صدقہ ہے، ہر تحمید (الحمد للہ کہنا) صدقہ ہے، ہر تہلیل (لا الہ الا اللہ کہنا) صدقہ ہے، بھلائی کا حکم دینا صدقہ ہے، برائی سے روکنا صدقہ ہے اور تمہارا بیوی سے صحبت کرنا صدقہ ہے''۔

صحابہ نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! ہم میں سے کوئی اپنی شہوت پوری کرتا ہے، کیا اس میں بھی اس کے لیے اجر ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''بتاؤ، اگر وہ حرام جگہ اس کا استعمال کرتا تو کیا اس پر گناہ نہیں ہوتا؟ اسی طرح اگر وہ حلال جگہ استعمال کرے تو اس کے لیے اجر ہے''۔ مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔(۳)

۱۔ بخاری ۹/۱۱۷، حدیث ۵۰۷۶ ۔۔۔ ۲۔ مسند امام احمد ۲/۱۷۳

۳۔ مسلم ۲/۱۹۷۔۱۹۸، حدیث ۵۳۔۱۰۰۶

۶۔ جس عورت سے شادی کرنا چاہے نکاح سے پہلے اس کو دیکھنے کا حکم:

آپ ﷺ نے اس عورت کو دیکھنے کا فتوی دیا جس سے آدمی شادی کرنا چاہتا ہے۔ آپ ﷺ سے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے بارے میں دریافت کیا جس کو انھوں نے نکاح کا پیغام دیا تھا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو دیکھو کیوں کہ اس کے نتیجے میں دونوں کے تعلقات پایدار رہیں گے''، وہ اس عورت کے والدین کے پاس گئے اور ان کو رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے بارے میں بتایا، یہ سن کر شاید ان کو ناگوار لگا، اس بات کو منگیتر نے بھی سنا، وہ پردے میں تھی، اس نے کہا: اگر رسول اللہ ﷺ نے تم کو دیکھنے کا حکم دیا ہے تو دیکھو، ورنہ میں تم کو اللہ کا واسطہ دیتی ہوں، گویا اس نے اس بات کو ان کے حق میں بڑا جرم بنا کر پیش کیا، میں نے اس کو دیکھا، پھر میں نے اس کے ساتھ شادی کی، پھر انھوں نے اپنے لیے اس عورت کی مناسبت اور ہم آہنگی کا تذکرہ کیا۔ احمد اور اہل سنن نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۱)

۷۔ عورت کا مہر:

آپ ﷺ سے عورت کے مہر کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''مہر وہ ہے جس پر دونوں کے گھر والے راضی ہو جائیں''

دار قطنی نے اس کو روایت کیا ہے (۲)، انھوں نے مرفوعاً یہ بھی روایت کی ہے: ''یتیموں کی شادی کراؤ''، دریافت کیا گیا: اللہ کے رسول! ان کا مہر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس پر گھر والے راضی ہو جائیں، چاہے پیلو کی ایک لکڑی ہی کیوں نہ ہو''۔ (۳)

۸۔ بغیر مہر کے شادی صحیح نہیں:

آپ ﷺ سے ایک شخص نے درخواست کی کہ وہ کسی عورت سے اس کی شادی کرائیں؟

آپ ﷺ نے اس شخص کو حکم دیا: ''عورت کو مہر میں کوئی بھی چیز دو، چاہے لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو''، اس کو کچھ نہیں ملا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمھیں قرآن کتنا آتا ہے''؟ اس نے کہا: مجھے فلاں فلاں سورتیں آتی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمھیں وہ

۱۔ مسند امام احمد: ۴/۲۵۴، سنن ترمذی: ۳/۳۹۷، حدیث ۱۰۸۷، سنن نسائی: ۶/۳۷۸، حدیث ۳۲۳۵، سنن ابن ماجہ: ۱/۱۵۹۹، حدیث ۱۸۶۵، امام مزی نے ''تحفۃ الاشراف ۸/۴۷۰ میں اس حدیث کے روایت کرنے والوں میں ابوداود کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔

۲۔ دار قطنی ۳/۲۴۴، حدیث ۲، ۳۔ دار قطنی: ۳/۲۴۴، حدیث ۱۰

یاد ہیں''؟ انھوں نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ، میں نے تمہارے پاس موجود قرآن کے بدلے تم کو اس کا مالک بنا دیا'' (یعنی اس کے ساتھ تمہاری شادی کرا دی) متفق علیہ (۱)

۹۔ مرد کا عورت کو پچھنے لگانے کا مسئلہ:

آپ ﷺ سے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پچھنے لگوانے کی اجازت طلب کی، آپ نے ابوطیبہ کو پچھنے لگوانے کا حکم دیا، راوی کہتے ہیں: میرا گمان ہے کہ انھوں نے کہا: وہ ام سلمہ کا رضاعی بھائی یا نابالغ لڑکا تھا۔ مسلم نے اس کو روایت کیا ہے (۲)

۱۰۔ باکرہ اور ثیبہ کی شادی میں اجازت کا مسئلہ:

آپ ﷺ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس لڑکی کے بارے میں دریافت کیا جس کی شادی اس کے گھر والے کرتے ہیں، ان سے پوچھا جائے گا یا نہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں، اس سے پوچھا جائے''، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: وہ تو شرماتی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ خاموش رہے تو خاموشی اس کی اجازت ہے''۔ متفق علیہ (۳)۔

اسی فتوی کو ہم اختیار کرتے ہیں، باکرہ سے پوچھنا ضروری ہے۔

آپ ﷺ سے صحیح روایت میں منقول ہے: ''ثیبہ اپنے ولی کے مقابلے میں اپنی ذات کی زیادہ حق دار ہے، باکرہ سے اس کے بارے میں پوچھا جائے اور اس کی اجازت خاموش رہنا ہے'' یعنی اس کی خاموشی اس کی طرف سے اجازت کے مترادف ہے۔ (۴)

دوسری روایت میں ہے: ''اور باکرہ سے اس کے بارے میں اس کے والد اجازت لیں گے اور اس کی اجازت خاموش رہنا ہے'' (۵)

۱۔ بخاری: ۹/۱۸۸، ح ۵۱۳۲، مسلم: ۲/۱۰۴۰، ح ۷۶۔ ۱۴۲۵ ۲۔ مسلم ۴/۳۰/۱۷، حدیث ۷۲۔ ۲۲۰۶

۳۔ بخاری: ۱۲/۳۱۹، حدیث ۶۹۴۶، مسلم: ۲/۱۰۳۷، حدیث ۶۵۔ ۱۴۲۰

۴۔ مسلم: ۲/۱۰۳۷، حدیث ۱۴۲۱ ۵۔ مسلم: حوالہ سابق، حدیث ۶۸۔ ۱۴۲۱

بخاری و مسلم میں آپ ﷺ سے روایت ہے: ''باکرہ کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہیں کیا جائے گا''، صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے دریافت کیا: اس کی اجازت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ خاموش رہے''۔(۱)

ایک باکرہ لڑکی نے آپ ﷺ سے شکایت کی کہ اس کے والد نے نہ چاہتے ہوئے بھی اس کی شادی کی ہے؟

آپ ﷺ نے اس کو اختیار دیا۔(۲)

آپ ﷺ نے باکرہ سے اجازت لینے کا حکم دیا ہے اور بغیر اجازت اس کے نکاح سے منع کیا ہے اور بغیر اجازت نکاح کی صورت میں لڑکی کو اختیار دیا ہے، ان تمام چیزوں سے کیسے عدول کیا جاسکتا ہے اور آپ کے اس فرمان کے صرف مفہوم سے آپ کی مخالفت کیسے کی جاسکتی ہے: ''ثیبہ اپنی ذات کی اپنے ولی سے زیادہ حق دار ہے'' اور آپ کے صریح فرمان سے کیسے روگردانی کی جاسکتی ہے؟ جب کہ آپ کی بات واضح ہے کہ اس کے انتخاب کے بغیر نکاح صحیح نہیں ہے؟ کیوں کہ آپ ﷺ نے اس کے فوراً بعد فرمایا: ''اور باکرہ سے اجازت لی جائے''۔

جیسا کہ آپ ﷺ کا فرمان ہے: ''کافر کے بدلے مسلم کو قتل نہ کیا جائے اور نہ ذمی کو اس کے معاہدے کی حالت میں قتل کیا جائے''(۳)، جب آپ ﷺ نے کافر کے بدلے مسلمان کو قتل کرنے کی نفی کی تو اس بات کا وہم ہوا کہ کافر کا خون حلال ہے، حرام نہیں ہے، تو آپ ﷺ نے اس وہم کو اپنے اس فرمان سے دور کیا: ''اور نہ ذمی کو اس کے ذمی ہونے کی حالت میں قتل کیا جائے''، اگر آپ ﷺ صرف اپنے اس فرمان پر اکتفا کرتے ''اور نہ ذمی کو قتل کیا جائے'' تو وہم ہوسکتا تھا کہ اس کو اس وقت قتل نہیں کیا جائے گا جب اس کا معاہدہ من حیث الجملہ ثابت ہو، اس وہم کو آپ نے اپنے اس فرمان سے دور کیا:

۱۔ بخاری: ۹/۱۹۱، حدیث ۵۱۳۶، مسلم: حوالہ سابق، حدیث ۶۴۔ ۱۴۱۹

۲۔ مسند امام احمد: ۱/۳۶۴ ۳۔ ابوداود: ۴/۶۶۹، حدیث ۴۵۳۰

''اس کے معاہدے میں''، اس کو معاہدے کی پاس داری کے لیے شرط قرار دیا، غور کرنے والوں کے لیے آپ ﷺ کے کلام میں اس کی بہت سی مثالیں مل سکتی ہیں۔

اسی طرح آپ ﷺ کا فرمان ہے: ''قبروں پر نہ بیٹھو اور نہ اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھو''(۱) کیوں کہ قبروں پر بیٹھنے سے آپ ﷺ کی ممانعت سے یہ وہم ہوسکتا ہے کہ اس کی تعظیم کی جانی چاہیے، لہٰذا آپ ﷺ نے اپنے اس فرمان سے اس وہم کو رفع کیا: ''اور نہ اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھو''۔ مقصود یہ ہے کہ آپ ﷺ کی طرف سے باکرہ سے اجازت لینے کا حکم، اس کی اجازت کے بغیر نکاح کرنے سے منع کرنا اور اجازت نہ لے کر نکاح کرنے کی صورت میں اختیار دینا، ان تینوں میں کوئی تعارض نہیں ہے، اسی وجہ سے یہ بات متعین ہوجاتی ہے کہ باکرہ سے بھی اجازت لی جائے گی۔ وباللہ التوفیق۔

آپ ﷺ سے ایک عورت نے دریافت کیا: میرے والد نے میری شادی اپنے بھتیجے سے کردی ہے، تاکہ وہ میرے ذریعے اپنی حقارت کو دور کریں؟

چناں چہ آپ ﷺ نے لڑکی کو اختیار دیا، تو اس نے کہا: میرے والد نے جو کیا ہے میں اس پر راضی ہوں، البتہ میں تو یہ چاہ رہی تھی کہ عورتیں اس بات سے واقف ہوجائیں کہ والد کو ان پر (زبردستی کا) کچھ بھی حق نہیں ہے۔ امام احمد اور امام نسائی نے اس کو روایت کیا ہے۔(۲)

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا، ان کی ایک بیٹی تھی، اس کے چچا قدامہ نے اس کی شادی اس سے اجازت لیے بغیر عبداللہ بن عمر سے کردی، اس نے ابن عمر کے ساتھ اپنی شادی کو ناپسند کیا اور اس نے چاہا کہ مغیرہ بن شعبہ سے اس کی شادی کی جائے، چناں چہ آپ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عمر سے اس کا نکاح فسخ کیا اور اس کی شادی مغیرہ کے ساتھ کردی اور فرمایا: ''یہ یتیم ہے، اس کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہیں

۱۔ مسلم: ۲/ ۶۶۸، حدیث ۹۶۔۹۷۱

۲۔ مسند امام احمد: ۶/ ۱۳۶، نسائی: ۶/ ۳۹۵، حدیث ۳۲۶۹

کیا جا سکتا''۔ احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

۱۱۔ زانیہ کا نکاح:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت مرثد رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! میں عناق کے ساتھ نکاح کرنا چاہتا ہوں وہ مکہ میں رنڈی تھی؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے، پھر یہ آیت نازل ہوئی ''**اَلزَّانِي لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ**'' (سورۃ النور) (زانی نکاح کسی کے ساتھ نہیں کرتا بجز زناکار عورت یا مشرک عورت کے، اور زناکار عورت کے ساتھ بھی اور کوئی نکاح نہیں کرتا بجز زانی یا مشرک کے)۔ آپ نے مرثد کو بلایا اور یہ آیت تلاوت کی اور فرمایا: ''تم اس سے شادی مت کرو'' (۲)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دوسرے شخص نے ام مہزول نامی عورت سے نکاح کے بارے میں دریافت کیا جو رنڈی بازی کیا کرتی تھی؟

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی، احمد نے اس کو روایت کیا ہے (۳)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتوی دیا کہ زنا کی حد جس پر لگ چکی ہو اس کا نکاح اسی طرح کی عورت سے کیا جائے، (کوئی ایسی نص نہیں جس سے ان فتاویٰ کا تعارض ہو) ان فتاویٰ کو امام احمد اور ان کے موافقین نے اختیار کیا ہے۔ یہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کے بہترین مسائل میں سے ہے، کیوں کہ انھوں نے مرد کی شادی زانیہ عورت سے کرنے کو ناجائز قرار دیا ہے، آپ کے مسلک کی تائید ۲۰ سے زائد روایتوں سے ہوتی ہے، جن کا ہم نے دوسری جگہ تذکرہ کیا ہے۔

۱۔ مسند امام احمد ۲/۱۳۰ ۲۔ سنن ابوداود: ۲/۵۴۲۔۵۴۳، ح ۳۲۶۹

۳۔ مسند امام احمد ۲/۱۵۹، ۲۲۵

۱۲۔ایک ساتھ چار سے زیادہ شادی جائز نہیں ہے:

حضرت قیس بن حارث رضی اللہ عنہ اسلام لے آئے، ان کی آٹھ بیویاں تھیں، انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان میں سے چار کا انتخاب کرو''۔

حضرت غیلان رضی اللہ عنہ اسلام لے آئے، ان کی دس بیویاں تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ وہ چار بیویوں کا انتخاب کریں۔ احمد نے ان دونوں حدیثوں کو روایت کیا ہے۔(۱)

ان دونوں روایتوں میں گویا اس بات کی صراحت ہے کہ اس کو پہلی اور بعد والی بیویوں میں اختیار ہے۔

۱۳۔ایک ساتھ دو بہنوں کے ساتھ شادی کرنا جائز نہیں:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: میں اسلام لے آیا ہوں اور دو بہنیں میرے نکاح میں ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان دونوں میں سے کسی ایک کو جس کو چاہو طلاق دو''۔ احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۲)

۱۴۔کسی باکرہ کے ساتھ شادی کرے اور اس کو حاملہ پائے تو کیا حکم ہے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت بصرہ بن اکثم رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: میں نے ایک

۱۔پہلی روایت جس کو قیس بن حارث نے روایت کیا ہے وہ ہمیں مسند امام احمد میں نہیں ملی، بلکہ یہ روایت ابوداود میں ہے ۲/۶۷۸، حدیث ۲۲۴۲؛ البتہ دوسری روایت مسند احمد میں ہے: ۲/۱۳، ۱۴، ۴۴، ۸۳ ۲۔مسند احمد ۴/۲۳۲

باکرہ عورت کے ساتھ اس کے پردہ میں شادی کی ہے، جب میں اس کے پاس گیا تو وہ حاملہ تھی؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس نے جماع کرنے کی وجہ سے مہر اس کا واجب ہوگیا ہے، اور بچہ تمہارا غلام ہے، جب اس کو بچہ ہوجائے تو اس کو کوڑے مارو" اور ان دونوں کو آپ نے جدا کردیا۔ ابوداؤد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

اس فتوی میں کوئی دشواری نہیں ہے، کیوں کہ یہاں عبودیت (غلامی) سے مراد اپنی اولاد کی عبودیت کی طرح ہے۔ واللہ اعلم

۱۵۔ کسی عورت کی شادی دوسرے شوہر سے ہوجائے جب کہ اس کا پہلا شوہر موجود ہو تو اس کا کیا حکم ہے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک عورت نے اسلام قبول کیا اور اس کی شادی ہوئی، اس کا شوہر آپ کے پاس آیا اور کہا: اللہ کے رسول! میں اسلام قبول کرچکا ہوں اور آپ میرے اسلام کے بارے میں جانتے ہیں؟ چناں چہ رسول اللہ نے دوسرے شوہر سے اس عورت کو جدا کیا اور پہلے شوہر کے پاس واپس کردیا۔ احمد اور ابن حبان نے اس کو روایت کیا ہے۔(۲)

۱۶۔ کسی کے شوہر کا انتقال ہوجائے اور وہ اس کا مہر مقرر نہ کرے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جس نے ایک عورت

۱۔ ابوداود ۲/ ۵۹۹، حدیث ۲۱۳۱ ۲۔ مسند امام احمد: ۱/ ۲۳۲، ان کے الفاظ یہ ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک آدمی مسلمان ہوکر آیا، پھر اس کی بیوی مسلمان ہوکر آئی تو انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! وہ میرے ساتھ اسلام لے آئی ہے، چناں چہ آپ نے اس عورت کو اس کے حوالے کیا نیز دیکھیے ابن حبان: ۶/ ۲۶۷، حدیث ۴۱۵۹

سے شادی کی اور اس کا مہر مقرر نہیں کیا، یہاں تک کہ اس شخص کا انتقال ہو گیا؟

آپ ﷺ نے اس کے لیے اس کے خاندان کی عورتوں کا مہر (مہرِ مثل) کا فیصلہ کیا اور اس کو عدت گزارنے کا حکم دیا اور اس کو میراث بھی دی۔ احمد اور اہل سنن نے اس کو روایت کیا ہے اور ترمذی وغیرہ نے اس کو صحیح کہا ہے۔ (۱)

کوئی دوسری ایسا نص نہیں جس کا اس فتوی کے ساتھ تعارض ہو، اس لیے اس سے روگردانی کرنے کی کوئی گنجایش نہیں ہے۔

۱۷۔ بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی:

آپ ﷺ سے اس عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا جس کی شادی ہو گئی تھی اور وہ بیمار تھی، جس کی وجہ سے اس کے بال گر گئے تھے، لوگوں نے اس کے بالوں کو جوڑنا چاہا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی پر لعنت کی ہے''۔ متفق علیہ (۲)

۱۸۔ عزل کا حکم: (بیوی سے صحبت کے بعد منی خارج ہونے سے پہلے الگ ہونا)

آپ ﷺ سے عزل کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم عزل کرتے ہو''؟ آپ نے یہ بات تین مرتبہ کہی: ''کوئی بھی انسان جو قیامت تک وجود میں آنے والا ہے وہ وجود میں آ کر رہے گا''۔ متفق علیہ (۳)

۱۔ مسند امام احمد: ۱/۴۳۱، سنن ابوداود: ۲/ ۵۸۸، حدیث ۲۱۱۴، سنن ترمذی: ۳/ ۴۵۰، حدیث ۱۱۴۵، سنن نسائی: ۶/ ۴۳۱، حدیث ۳۳۵۴، سنن ابن ماجہ: ۱/ ۶۰۹، حدیث ۱۸۹۱۔

۲۔ بخاری: ۱۰/ ۳۷۴، حدیث ۵۹۳۴، مسلم: ۳/ ۱۶۷۶، حدیث ۱۱۵۔ ۲۱۲۲

۳۔ بخاری: ۹/ ۳۰۵، حدیث ۵۲۱۰، مسلم: ۲/ ۱۰۶۲، حدیث ۱۲۷۔ ۱۴۳۸

مسلم کی روایت میں ہے: "سن لو! تم ایسا نہ کرو، قیامت کے دن تک جس جان کو اللہ نے وجود میں لانے کا فیصلہ کیا ہے وہ تو وجود میں آ کر رہے گی"۔(۱)

آپ ﷺ سے عزل کے سلسلے میں ہی دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "پورے پانی سے بچہ نہیں ہوتا(۲)، جب اللہ کسی کی تخلیق کا ارادہ کرتا ہے تو کوئی چیز اس کو روک نہیں سکتی"۔(۳)

آپ ﷺ سے ایک دوسرے شخص نے دریافت کیا: میری ایک باندی ہے، میں اس کے ساتھ عزل کرتا ہوں، مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ وہ حاملہ ہو جائے، میں وہی چاہتا ہوں جو دوسرے مرد چاہتے ہیں، یہودی بتاتے ہیں کہ عزل زندہ در گور کرنے کی چھوٹی قسم ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: "یہود نے جھوٹ کہا ہے، اگر اللہ اس کو پیدا کرنا چاہے تو وہ اس کو روک نہیں سکتے"۔ ان دونوں روایتوں کو احمد اور ابوداود نے روایت کیا ہے۔(۴)

آپ ﷺ سے ایک دوسرے شخص نے دریافت کیا: میرے پاس ایک باندی ہے، میں اس سے عزل کرتا ہوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "جب اللہ چاہے تو عزل کسی چیز کو روک نہیں سکتا"، وہی آدمی دوبارہ آیا اور اس نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: جس باندی کا تذکرہ میں نے کیا تھا وہ حاملہ ہو گئی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: "میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں"۔ مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔(۵)

مسلم ہی کی روایت میں ہے(۶): میری ایک باندی ہے جو ہماری خادمہ بھی ہے، میں اس سے جماع کرتا ہوں، مجھے اس کا حاملہ ہونا پسند نہیں ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر چاہو تو اس سے عزل کرو کیوں کہ جو اس کے مقدر

۱۔ مسلم ۲/۱۰۶۱، حدیث ۱۲۵۔۱۴۳۸ ۲۔ یعنی بچہ پیدا ہونے کے لیے منی کا ذرا سا حصہ بھی کافی ہے "فیصل"

۳۔ مسند امام احمد: ۳/۴۹، ۵۰

۴۔ مسند امام احمد: ۳/۵۱، ۵۳، سنن ابوداود: ۲/۶۲۳۔۶۲۴، حدیث ۲۱۷۱

۵۔ مسلم ۲/۱۰۶۴، حدیث ۱۳۵۔۱۴۳۹ ۶۔ مسلم ۲/۱۰۶۴، ح ۱۳۴۔۱۴۳۹

میں ہے وہ ہو کر رہے گا"، چند دنوں بعد وہی شخص آپ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: وہ باندی حاملہ ہوگئی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: "میں نے تم کو بتا دیا تھا کہ جو اس کے مقدر میں ہے وہ ہو کر رہے گا"۔

آپ ﷺ سے ایک دوسرے شخص نے اس بارے میں دریافت کیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر تم اس پانی کو چٹان پر بہادو جس سے بچہ ہوتا ہے تو اللہ اس سے بھی بچہ نکالے گا، اور اللہ عزوجل اس نفس کو پیدا کر کے رہے گا جس کو پیدا کرنے کا اس نے فیصلہ کیا ہے"۔ احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

ایک دوسرے شخص نے دریافت کیا: میں اپنی بیوی سے عزل کرتا ہوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "تم یہ کیوں کرتے ہو؟"۔

اس نے کہا: مجھے اس سے بچہ ہونے کا خوف ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر اس سے نقصان ہوتا تو ایران اور روم والوں کو نقصان ہوتا"، دوسری روایت میں ہے: "اگر اسی طرح ہے تو نہ کرو، حالاں کہ اس سے ایران و روم کو کوئی نقصان نہیں ہوا ہے"۔ مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔(۲)

۱۹۔ عورت کی اگلی شرمگاہ میں پچھلی شرمگاہ کی طرف سے جماع کرنا:

انصار کی ایک عورت نے آپ ﷺ سے دریافت کیا، کہ عورت کی اگلی شرمگاہ میں پچھلی شرمگاہ کی طرف سے جماع کرنے کا کیا حکم ہے؟

آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی: "نِسَاۤؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ" (تمہاری بیویاں تمہاری کھیتی ہے، چناں چہ اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو جاؤ (بقرۃ) ایک ہی سوراخ ہے۔ احمد نے اس کو روایت کیا ہے(۳)

۱۔ مسند امام احمد ۳/۱۴۰ ۲۔ مسلم ۲/۱۰۶۷، حدیث ۱۴۳۳۔۱۴۴۳

۳۔ مسند امام احمد ۶/۳۰۵

آپ ﷺ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! میں ہلاک ہوگیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا بات پیش آئی کہ تم ہلاک ہوئے''؟ انھوں نے کہا: میں نے گذشتہ رات اپنی سواری پلٹ دی، آپ نے کوئی جواب نہیں دیا، اللہ نے اپنے رسول ﷺ کی طرف یہ آیت وحی کی: '' نِسَاۗؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ '' تمہاری بیویاں تمہاری کھیتی ہے، چناں چہ اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو جاؤ، '' آگے سے کرو یا پیچھے سے، البتہ حیض کی حالت میں اور پچھلی شرمگاہ سے بچو''، احمد اور ترمذی نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

جس کو اللہ اور رسول نے جائز کیا ہے وہ پچھلی شرمگاہ کی طرف سے جماع کرنا ہے، نہ کہ پچھلی شرمگاہ میں، آپ ﷺ کا فرمان ہے: ''اس شخص پر لعنت کی گئی ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ پچھلی شرمگاہ میں جماع کرے''(۲)، اور آپ ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے: ''جو شخص حائضہ کے ساتھ یا عورت کی پچھلی شرمگاہ میں جماع کرے یا کاہن کے پاس جائے اور اس کی تصدیق کرے تو اس نے محمد ﷺ پر نازل کردہ چیز کے ساتھ کفر کیا''(۳) اور آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: ''بلاشبہ اللہ حق بات سے نہیں شرماتا، عورتوں کے ساتھ ان کی پچھلی شرمگاہ میں جماع مت کرو''(۴) آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: ''اللہ اس آدمی کی طرف نہیں دیکھے گا جو کسی مرد کے ساتھ بدفعلی کرے یا عورت کی پچھلی شرمگاہ میں جماع کرے''(۵) اور آپ ﷺ نے پچھلی شرمگاہ میں جماع کرنے والے کے سلسلے میں فرمایا: ''یہ چھوٹی لواطت ہے'' (یعنی یہ بھی ایک طرح کی لواطت ہے)(۶)، ان تمام حدیثوں کو احمد نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔

۱۔ مسند امام احمد: ۱/ ۲۹۷، سنن ترمذی: ۵/ ۲۰۰، حدیث ۲۹۸۰ ۲۔ مسند امام احمد: ۲/ ۴۴۴، ۴۷۹

۳۔ مسند امام احمد: ۲/ ۴۰۸، ۴۷۶ ۴/ ۵۔ مسند امام احمد: ۱/ ۸۶ ۶۔ مسند امام احمد: ۲/ ۱۸۲، ۲۱۰

۲۰۔شوہر پر بیوی کے حقوق:

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ شوہر پر بیوی کا کیا حق ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب خود کھائے تو اس کو کھلائے، جب خود پہنے تو اس کو پہنائے، چہرے پر نہ مارے، اس کی برائی نہ کرے اور اس کو الگ کرے تو اپنے گھر میں الگ کرے''۔احمد اور اہل سنن نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

۲۱۔شوہر کی اجازت کے بغیر نفل نمازوں اور نفل روزوں کی ممانعت:

آپ ﷺ سے حضرت صفوان بن معطل سلمی کی بیوی نے دریافت کیا: جب میں نماز پڑھتی ہوں تو وہ مجھے مارتے ہیں اور جب میں روزہ رکھتی ہوں تو میرا روزہ تڑواتے ہیں، اور خود سورج طلوع ہونے سے پہلے فجر کی نماز نہیں پڑھتے، چناں چہ آپ ﷺ نے صفوان سے ان کی بیوی کی کہی ہوئی باتوں کے بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے کہا: جہاں تک اس کی بات ''جب میں نماز پڑھتی ہوں تو وہ مارتے ہیں'' کا تعلق ہے: وہ دو سورتیں پڑھتی ہے اور میں نے اس کو دو سورتیں پڑھنے سے منع کیا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر ایک ہی سورت پڑھی جائے تو لوگوں کے لیے کافی ہے''، جہاں تک اس کی بات ''جب میں روزہ رکھتی ہوں تو میرا روزہ تڑواتے ہیں'' کا تعلق ہے: وہ روزوں پر روزے رکھتی ہے، جب کہ میں نوجوان ہوں، مجھ سے صبر نہیں ہوتا، اس دن آپ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے'' انھوں نے کہا: جہاں تک اس کی بات ''میں سورج طلوع ہونے سے پہلے نماز نہیں پڑھتا'' کا تعلق ہے: ہم سورج طلوع ہونے سے پہلے جاگ نہیں پاتے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم جاگو تو نماز پڑھو''ابن حبان نے اس کو روایت کیا ہے۔(۲)

۱۔مسند امام احمد:۴/۴۴۷،سنن ابوداود:۲/۶۰۶،حدیث ۲۱۴۲،سنن ابن ماجہ:۱/۵۹۴،حدیث ۱۸۵۰

۲۔ابن حبان ۴/۳۵۴ حدیث ۱۴۸۸

امام ابن قیم فرماتے ہیں: قصۂ افک (۱) میں ام المومنین کو انھی صحابی نے پایا تھا کیوں کہ وہ لوگوں کے آخر میں تھے، اس حدیث میں اور افک والی حدیث میں ان صحابی کے قول میں کوئی تعارض نہیں ہے: ''اللہ کی قسم! میں نے کبھی کسی عورت کا بازو نہیں کھولا'' (۲) کیوں کہ اس وقت تک انھوں نے کسی عورت کا بازو کبھی نہیں کھولا تھا پھر اس کے بعد ان کی شادی ہوئی۔

۲۲۔ بیوی پر شوہر کے حقوق:

کچھ انصاریوں نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: ہمارا ایک اونٹ ہے جس پر ہم چلتے ہیں، وہ ہمارے لیے دشوار ہو گیا ہے اور ہم کو سوار ہونے نہیں دیتا، جب کہ کھیتی اور باغ سوکھے پڑے ہیں؟

آپ ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: ''کھڑے ہو جاؤ''، وہ کھڑے ہوئے تو آپ باغ میں داخل ہوئے، اونٹ باغ کے کنارے پر تھا، نبی ﷺ اس کی طرف چلے تو انصاریوں نے کہا: اللہ کے نبی! یہ کاٹنے والے کتے کی طرح ہو گیا ہے، ہمیں خوف ہے کہ وہ آپ پر حملہ کر دے گا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس سے مجھے کوئی نقصان نہیں ہوگا''، جب اونٹ نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا تو وہ آپ کے سامنے سجدہ ریز ہو گیا، رسول اللہ ﷺ نے اس کی پیشانی پکڑی تو اتنا فرماں بردار ہوا کہ پہلے کبھی ایسا نہیں تھا، یہاں تک کہ آپ نے اس کو کام میں لگا دیا، صحابہ نے آپ سے کہا: اللہ کے نبی! یہ چوپایہ جس کو عقل نہیں آپ کو سجدہ کرتا ہے، اور ہمیں عقل ہے، ہم اس بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کسی انسان کے لیے درست نہیں ہے کہ وہ دوسرے انسان کو سجدہ کرے، اگر کسی انسان کے لیے سجدہ کرنا درست ہوتا تو میں عورت کو حکم

۱۔ یعنی جب ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر منافقین نے الزام لگایا تھا ''فیصل''۔

۲۔ بخاری: ۷/۴۳۱۔۴۳۵ حدیث ۴۱۴۱

دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کیوں کہ اس کا حق اس پر بہت زیادہ ہے، اس ذات کی قسم! جس کے قبضے میں میری جان ہے، اگر وہ پیر سے لے کر سر کی مانگ تک پیپ اور خون لگ کر نجس ہو جائے پھر بیوی اس کو چاٹتے ہوئے استقبال کرے تو بھی اس نے اپنے شوہر کا حق ادا نہیں کیا'' امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

رسول اللہ ﷺ کو اونٹ کے سجدہ کرنے کو مشرکین نے اپنے شیطان کے سجدہ کے لیے دلیل بنایا ہے اور انھوں نے آپ ﷺ کے اس فرمان کو پس پشت ڈال دیا ہے: ''کسی انسان کے لیے یہ درست نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے انسان کو سجدہ کرے'' یہ ان لوگوں سے بدتر لوگ ہیں جو محکم کو چھوڑ کر متشابہ کی پیروی کرتے ہیں۔(۲)

۲۳۔ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر عورت کا صدقہ کرنا:

آپ ﷺ سے ایک عورت نے کہا: میں نے اپنے زیورات صدقہ کر دیے ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''کسی عورت کے لیے اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اپنا مال عطیہ میں دینا جائز نہیں ہے''۔(۳)

دوسری روایت میں ہے: ''عورت کے لیے اپنے مال میں کوئی تصرف کرنا جائز نہیں ہے جب اس کا شوہر اس کی عصمت کا مالک ہو جائے'' اہل سنن نے اس کو روایت کیا ہے(۴)

امام ابن ماجہ(۵) کی روایت میں ہے کہ حضرت کعب بن مالک کی بیوی حضرت خیرہ زیورات لے کر آپ کے پاس آئی اور کہا: میں نے یہ صدقہ کیا؟

آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا تم نے کعب سے اجازت لی ہے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں، آپ نے کعب کو بلا بھیجا اور دریافت فرمایا: ''کیا تم نے خیرہ کو یہ زیورات صدقہ میں

۱۔ مسند امام احمد ۳/ ۱۵۸۔۱۵۹ ۲۔ سورۂ آل عمران کی آیت نمبر ۷ فاما الذین فی قلوبھم زیغ (الآیۃ) کی طرف اشارہ ہے (فیصل) ۳۔ سنن ابوداود: ۳/ ۸۱۶ حدیث ۳۵۴۷، ۴۔ ابوداود: ۳/ ۸۱۵۔۸۱۶ حد ۳۵۴۶، نسائی: ۶/ ۵۹۳۔۵۹۴ حد ۳۷۶۵، ابن ماجہ: ۲/ ۷۹۸ حد ۲۳۸۸ ۵۔ سنن ابن ماجہ ۲/ ۷۹۸ حد ۲۳۸۹

دینے کی اجازت دی ہے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں، پھر رسول اللہ نے اس کو قبول کیا۔

۲۴۔ سوکن کا اپنے شوہر کی طرف سے ایسی چیز کے دیے جانے کا اظہار کرنا جو اس نے نہ دی ہو:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک عورت نے دریافت کیا: میری ایک سوکن ہے، کیا مجھ پر گناہ ہوگا اگر میں اپنے شوہر کی طرف سے ایسی چیز کا اظہار کروں جو وہ مجھے نہیں دیتا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو چیز نہ دی جائے اس کا اظہار کرنے والا جھوٹ کے دو کپڑوں کو پہننے والے کی طرح ہے'' متفق علیہ(۱)، دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں کہتی ہوں کہ میرے شوہر نے مجھے یہ دیا ہے حالاں کہ اس نے مجھے نہیں دیا۔ (۲)

۲۵۔ کیا میں اپنی بیوی سے جھوٹ بول سکتا ہوں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے دریافت کیا: میں اپنی بیوی سے جھوٹ بول سکتا ہوں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جھوٹ میں بھلائی نہیں ہے''۔

انھوں نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! میں اس سے وعدہ کرتا ہوں اور اس سے کہتا ہوں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی گناہ نہیں'' امام مالک نے اس کو روایت کیا ہے (۳)

۱۔ بخاری: ۹/ ۳۱۷ حدیث ۵۲۱۹، مسلم: ۳/ ۱۶۸۱ حدیث ۲۷۔ ۲۱۳۰

۲۔ مسلم: ۳/ ۱۶۸۱ حدیث ۲۶۔ ۲۱۲۹ ۳۔ موطا امام مالک ۲/ ۹۸۹ حدیث ۱۵

رضاعت کے سلسلے میں فتاویٰ

امام المفتین صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ رضاعی محرم سے پردہ نہیں:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: ابوالقعیس کے بھائی افلح میرے گھر آنے کی اجازت طلب کر رہے ہیں، جب کہ ان کی بیوی نے مجھے دودھ پلایا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان کو اجازت دو، وہ تمہارے چچا ہیں''۔ متفق علیہ(۱)

۲۔ ایک یا دو دفعہ دودھ پلانے سے نکاح حرام نہیں ہوتا:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بدو نے دریافت کیا: میری ایک بیوی ہے، پھر میں نے دوسری شادی کی، میری پہلی بیوی کا دعوی ہے کہ اس نے میری نئی بیوی کو ایک یا دو دفعہ دودھ پلایا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک اور دو دفعہ دودھ پلانے سے نکاح حرام نہیں ہوتا'' (۲) (یعنی اس سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی جس کی وجہ سے شادی کرنا حرام ہو جائے)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت سہلہ بنت سہیل رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: سالم اب

۱۔ بخاری: ۱۰/ ۵۵۰، حدیث ۶۱۵۶، مسلم: ۲/ ۱۰۶۹، حدیث ۵۔ ۱۴۴۵، ۶۔ ۱۴۴۵

۲۔ مسلم: ۲/ ۱۰۷۴، حدیث ۱۸۔ ۱۴۵۱

عاقل بالغ ہوگئے ہیں اور وہ ہمارے پاس آتے جاتے رہتے ہیں، میرا خیال ہے کہ ابوحذیفہ(۱) اس بات کو ناپسند کرتے ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو دودھ پلاؤ، تم اس پر حرام ہوجاؤ گی (محرم بن جاؤ گی) اور ابوحذیفہ کے دل میں جو خلش ہے ختم ہوجائے گی''، وہ دوبارہ آئی اور اس نے کہا: میں نے اس کو دودھ پلایا، چناں چہ حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے دل کی خلش ختم ہوگئی۔ مسلم نے اس کو روایت کیا ہے(۲)

سلف صالحین میں سے چند لوگوں نے اس فتوی پر عمل کیا ہے، ان میں حضرت عائشہ بھی ہیں، اکثر اہل علم نے اس کو اختیار نہیں کیا ہے اور اس کے بالمقابل اپنی دلیل میں ان احادیث کو بیان کیا ہے جن میں حرمتِ نکاح ثابت ہونے والی رضاعت کے لیے دوسال اور بچپن کی قید آئی ہے، اور بعض روایتوں سے دودھ چھڑانے کی عمر سے پہلے رضاعت کا پایا جانا ضروری معلوم ہوتا ہے، اور کئی وجوہات کی بنیاد پر اس قول کو ترجیح دی ہے:

۱۔ ایسی روایتیں کثرت سے ہیں اور سالم کے بارے میں صرف یہی ایک حدیث ہے۔

۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ تمام ازواج مطہرات دوسرے گروہ کے ساتھ ہیں۔

۳۔ اسی میں زیادہ احتیاط ہے۔

۴۔ بڑوں کو دودھ پلانے سے نہ گوشت بنتا ہے اور نہ ہڈیاں بنتی ہیں، چناں چہ اس سے دودھ پینے والے کے جسم میں دودھ پلانے والے کا کچھ حصہ نہیں بنتا جو اصلاً حرمت کا سبب ہے۔

۵۔ اس بات کا احتمال ہے کہ یہ صرف سالم کی خصوصیت ہو، اسی وجہ سے اس کا تذکرہ صرف ان ہی کے قصے میں آیا ہے۔

۶۔ رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ کے پاس آئے، جب کہ ایک شخص حضرت عائشہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، یہ بات آپ کو سخت ناپسند لگی اور آپ غصہ ہوگئے، حضرت عائشہ نے کہا: یہ

۱۔ ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ مشہور صحابی ہیں، سالم ان کے آزاد کردہ غلام تھے اور سہلہ بنت سہیل ابوحذیفہ کی بیوی تھیں ''فیصل''۔

۲۔ ۲/۱۰۷۶، حدیث ۲۷۔ ۱۴۵۳

میرا رضاعی بھائی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''دیکھو! تمہارے رضاعی بھائی کون ہیں، کیوں کہ رضاعت بھوک سے ثابت ہوتی ہے''۔(۱) متفق علیہ، یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔(۲)

سالم کے قصے میں ایک دوسرا مسلک بھی ہے، وہ یہ کہ یہاں اس بات کی ضرورت تھی، کیوں کہ سالم کو ابو حذیفہ نے اپنا منہ بولا بیٹا بنایا تھا اور ان کی پرورش کی تھی، اسی وجہ سے ان کو اس کی ضرورت تھی اور ان کے گھر والوں کے پاس آنا جانا ضروری تھا، جب یہ ضرورت پیش آئے تو اجتہاد کر کے اس کی اجازت دی جاسکتی ہے، شاید یہ سب سے زیادہ قوی مسلک ہے، اور ہمارے شیخ کا جھکاؤ اسی طرف تھا، واللہ اعلم۔

۳۔نسب سے جو رشتہ حرام ہوتا ہے وہ رضاعت سے بھی حرام ہوتا ہے:

آپ ﷺ سے درخواست کی گئی کہ آپ حمزہ کی بیٹی سے شادی کریں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے وہ حلال نہیں ہے، وہ میری رضاعی بھتیجی ہے، رضاعت سے وہ رشتہ حرام ہوتا ہے جو نسب سے حرام ہوتا ہے'' مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔(۳)

آپ ﷺ سے حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: میں نے ایک عورت سے شادی کی تو ایک کالی باندی میرے پاس آئی اور اس نے کہا: میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے، وہ جھوٹی ہے، حضور اس پر خاموش رہے، عقبہ نے کہا: حضور! وہ جھوٹی ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے ساتھ تمہارا نکاح کیسے ہوسکتا ہے جب کہ اس کا دعویٰ ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے؟ اس کو تم اپنے سے دور کرو''۔ چناں چہ انہوں نے علاحدگی اختیار کی اور اس لڑکی کا نکاح دوسرے سے ہوگیا، مسلم نے اس کو روایت کیا

۱۔یعنی دودھ پینے والا شیر خوار بچہ ہو اور دودھ سے اس کی بھوک ختم ہو جائے اور دودھ اس کی پوری غذا کا کام دے، ورنہ حرمتِ رضاعت ثابت نہیں ہوگی (فیصل)۔ ۲۔بخاری: ۹/۱۴۶، حدیث ۵۱۰۲، مسلم: ۲/۱۰۷۸، حدیث ۳۲۔۱۴۵۵

۳۔۲/۱۰۷۱۔۱۰۷۲، حدیث ۱۲۔۱۴۴۷، ۱۳۔۱۴۴۷

ہے(۱) اور دار قطنی کی روایت میں ہے: ''اس کو تم اپنے سے دور کرو، کیوں کہ تمہارے لیے اس میں خیر نہیں ہے''۔(۲)

۴۔ رضاعت کا حق مجھ سے کیسے ادا ہو گا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے دریافت کیا: رضاعت کا حق مجھ سے کیسے ادا ہو گا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک غلام یا ایک باندی'' ترمذی نے اس کو روایت کیا ہے اور اس کو صحیح قرار دیا ہے۔(۳)

اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ دودھ پیے ہوئے شخص پر مرضعہ کا جو حق ہے، وہ اس کو ایک غلام یا باندی سے ادا کر سکتا ہے یعنی وہ اس کو غلام یا باندی دے۔

۵۔ رضاعت کن گواہوں سے ثابت ہوتی ہے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کن گواہوں سے رضاعت ثابت ہوتی ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مرد یا ایک عورت''۔ احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۴)

۱۔ ہمیں یہ روایت مسلم میں نہیں ملی، بلکہ امام بخاری نے اس کو روایت کیا ہے: ۲۵۱/۵، حدیث ۲۶۴۰ نیز ترمذی: ۴۵۷/۳، حدیث ۱۱۵۱۔

۲۔ دار قطنی ۱۷۷/۴، حدیث ۱۹

۳۔ ترمذی ۴۵۹/۳، حدیث ۱۱۵۳

۴۔ مسند امام احمد ۱۰۹/۲

طلاق کے سلسلے میں فتاوی امام المفتین صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ حائضہ کو طلاق دینے کا مسئلہ:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے یہ بات ثابت ہے کہ انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حالت حیض میں اپنے بیٹے کے ان کی بیوی کو طلاق دینے کے بارے میں دریافت کیا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ وہ مراجعت کریں، پھر اس کو طلاق نہ دیں، یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے، پھر اس کو حیض آئے پھر پاک ہو جائے پھر اگر وہ چاہیں تو بعد میں طلاق دیں۔(۱)

۲۔ بدچلن عورت کو طلاق دینے کا حکم:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے دریافت کیا: میری بیوی بدچلن ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کو طلاق دو''۔

انھوں نے کہا: اس کے ساتھ میری صحبت ہے، اس کو بچہ بھی ہوا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کو حکم دو یا اس سے کہو، اگر اس میں خیر ہوگا تو وہ بات مانے گی، اور اپنی بیوی کو اس طرح نہ مارو جس طرح تم اپنی باندی کو مارتے ہو''۔ احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۲)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسرے شخص نے دریافت کیا: میری بیوی کسی چھونے والے کا

۱۔ (بخاری: حدیث ۴۹۰۸) مسلم: ۲/۱۰۹۳، حدیث ۱/۱۴۷۱

۲۔ مسند امام احمد ۴/۲۱۱

ہاتھ نہیں لوٹاتی؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم چاہو تو اس کے بدلے دوسری شادی کرو''، دوسری روایت میں ہے: ''اس کو طلاق دو''، انھوں نے کہا: مجھے خوف ہے کہ میرا دل اس کے پیچھے لگا رہے گا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو اس سے لطف اٹھاؤ''۔(۱)

اس حدیث میں اور رنڈیوں سے شادی کرنے سے ممانعت والی صریح حدیثوں کے درمیان تعارض ہے، اسی وجہ سے اس کو حرام قرار دینے کے سلسلے میں مختلف مسلک ہیں، ایک گروہ کہتا ہے: یہاں ''لامس'' (چھونے والے) سے مراد صدقہ طلب کرنے والا ہے، فحش کام کی تلاش میں رہنے والا نہیں۔ دوسرا گروہ کہتا ہے: ممانعت زانیہ کے ساتھ نکاح کرنے کی ہے، اور یہ حرام ہے، اور ایک گروہ کہتا ہے: بلکہ دو خرابیوں میں سے معمولی خرابی کو اختیار کر کے بڑی خرابی کو دور کرنے کے لیے یہ حکم دیا گیا ہے، کیوں کہ اگر اس کو اپنی بیوی سے جدائی اختیار کرنے کا حکم دیا جاتا تو اس بات کا خوف تھا کہ اس کو صبر نہ رہتا اور وہ اس کے ساتھ حرام کاری کر بیٹھتا، اسی وجہ سے طلاق نہ دینے کا حکم دیا گیا، کیوں کہ بحیثیت بیوی اس کے ساتھ جماع کرنے میں بغیر نکاح کے زنا کرنے سے کم بگاڑ ہے، ایک گروہ نے کہا ہے: بلکہ یہ حدیث ضعیف ہے، ثابت نہیں ہے، اور ایک گروہ نے کہا ہے: حدیث میں اس بات کی دلالت نہیں ہے کہ وہ زانیہ ہے بلکہ وہ عورت اس کو چھونے والے یا اس پر ہاتھ رکھنے والے شخص کو روکتی نہیں تھی، بلکہ وہ نرمی برتتی تھی، منع نہیں کرتی تھی، اس سے یہ بات لازم نہیں آتی کہ وہ اپنے ساتھ زنا کی اجازت دیتی ہو، لیکن اس صورت میں اس بات سے اطمینان نہیں رہتا کہ وہ فحش کام کی دعوت قبول کرتی ہو، اس لیے آپ نے اس سے جدائی

۱۔ ابوداود: ۲/ ۵۴۱، حدیث ۲۰۴۹، نسائی: ۶/ ۲۸۱۔۲۸۲، حدیث ۳۴۶۴، ۳۴۶۵

اختیار کرنے کا حکم دیا، تا کہ شک والی چیز چھوڑ کر شک نہ پائے جانے والی چیز لی جائے، جب اس شخص نے آپ کو بتایا کہ اس کا دل اس پر مائل ہے اور اس کے بغیر اس کو صبر نہیں تو آپ نے مصلحت یہ دیکھی کہ اس کو جدا کرنے سے بہتر نکاح برقرار رکھنا ہے، چناں چہ آپ نے اس کو اپنے نکاح میں باقی رکھنے کا حکم دیا، شاید یہی سب سے راجح مسلک ہے۔

۳۔ طلاق شدہ عورت کے لیے اپنے پہلے شوہر سے دوبارہ شادی کرنے کی شرط:

آپ ﷺ سے ایک عورت نے دریافت کیا: میرے شوہر نے مجھے تین طلاق دی اور میں نے دوسرے سے شادی کی، انھوں نے مجھ سے دخول کیا، لیکن ان کے پاس کچھ نہیں ہے، سوائے کپڑے کے ٹکڑے کی طرح، وہ مجھ سے صرف ایک ہی مرتبہ قریب ہوئے اور وہ مجھ سے کچھ بھی نہیں کر سکے، کیا میں اپنے پہلے شوہر سے شادی کر سکتی ہوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے پہلے شوہر کے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہو سکتی جب تک کہ دوسرا شوہر تمہاری مٹھاس کا مزہ نہ چکھ لے اور تم اس کی مٹھاس کا مزہ نہ چکھ لو'' متفق علیہ (۱)

آپ ﷺ سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اپنی بیوی کو تین طلاق دیتا ہے پھر اس کے ساتھ دوسرا شخص شادی کرتا ہے، وہ دروازہ بند کرتا ہے اور پردہ ڈالتا ہے، لیکن دخول سے پہلے ہی طلاق دیتا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''پہلے کے لیے وہ حلال نہیں ہے یہاں تک کہ دوسرا اس کے ساتھ جماع کرے''۔ امام نسائی نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۲)

۱۔ بخاری: ۹/۳۷۱، حدیث ۵۲۶۵، مسلم: ۲/۱۰۵۵۔۱۰۵۶، حدیث ۱۱۱۔۱۴۳۳

۲۔ نسائی ۶/۴۶۰، حدیث ۳۴۱۵

۴۔ حلالہ کرنے اور کروانے والے پر اللہ کی لعنت :

آپ ﷺ سے مستعار شوہر کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ محلل (۱) ہے''، پھر فرمایا: ''اللہ نے محلل اور جس کے لیے حلالہ کیا گیا ہے دونوں پر لعنت کی ہے''۔ ابن ماجہ نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۲)

۵۔ نعمت یافتہ لوگوں کی ناشکری :

آپ ﷺ سے ایک عورت نے نعمت یافتہ لوگوں (۳) کی ناشکری کے بارے میں دریافت کیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہوسکتا ہے کہ تم میں سے کوئی عورت اپنے والدین کے ساتھ شادی کے بغیر لمبی مدت رہے، پھر اللہ اس کو شوہر عطا کرے اور اس کے ذریعے مال واولاد دے، پھر وہ بھی غصہ ہوکر کہے: میں نے اس سے کبھی بھی بھلائی نہیں دیکھی''، امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۴)

۶۔ تین طلاق کی مذمت

آپ ﷺ سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اپنی بیوی کو تین طلاق دیتا ہے؟

آپ ﷺ غصہ میں کھڑے ہو گئے پھر فرمایا: ''کیا اللہ کی کتاب سے کھلواڑ کیا جارہا ہے، جب کہ میں تمہارے درمیان موجود ہوں''۔ یہاں تک کہ ایک شخص نے کھڑے ہوکر کہا: اللہ کے رسول! کیا میں اس کو قتل نہ کروں؟ امام نسائی نے اس کو روایت کیا ہے (۴)

۱۔ جس عورت کو تین طلاق ہو چکی ہو اس کو پہلے شوہر کے لیے جائز کرنے کی خاطر اس سے نکاح کرنے والا ''محلل'' کہلاتا ہے ''فیصل'' ۲۔ ابن ماجہ ۱/۶۲۳، حدیث ۱۹۳۶ ۳۔ حدیث کے الفاظ ہیں'' ایاکن و کفر المنعمین، فقلنا یارسول اللہ وما کفران المنعمین''، یعنی احسان کیے جانے کے باوجود احسان فراموشی (فیصل) ۴۔ مسند امام احمد ۶/۴۵۲۔۴۵۳ ۵۔ نسائی ۶/۴۵۵، حدیث ۳۴۰۱

۷۔ ایک مجلس میں تین طلاق:

رکانہ بن عبد یزید نے جن کا تعلق بنو مطلب سے تھا اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین طلاق دی، اس کے بعد ان کو اس کی جدائی پر بہت سخت غم اور افسوس ہوا، رسول اللہ ﷺ نے ان سے دریافت کیا: تم نے اس کو کیسے طلاق دی؟ انھوں نے کہا: میں نے اس کو تین طلاق دی، آپ ﷺ نے دریافت کیا: ایک مجلس میں؟ انھوں نے کہا: جی ہاں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ ایک طلاق ہے، تم چاہو تو رجوع کرو''۔ راوی کہتے ہیں: پھر انھوں نے رجوع کیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: ''طلاق ہر طہر کے وقت ہوتی ہے'' احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

راوی کہتے ہیں: ہم کو سعد بن ابراہیم نے بتایا، انھوں نے کہا: مجھے میرے والد نے محمد ابن اسحاق کے حوالے سے بیان کیا کہ انھوں نے فرمایا: مجھے داؤد بن حصین نے بتایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام عکرمہ نے (اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے) اس کو روایت کیا ہے، احمد نے اس سند کو صحیح کہا ہے اور اس سے دلیل پیش کی ہے، اسی طرح ترمذی نے بھی اس کو صحیح کہا ہے۔

عبدالرزاق روایت کرتے ہیں(۲): ابن جریج نے ہم کو بتایا: ابورافع (رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام) کی اولاد میں سے کسی نے مجھ سے بتایا، انھوں نے عکرمہ (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام) سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے فرمایا: عبد یزید (رکانہ اور اس کے بھائیوں کے والد) نے ام رکانہ کو طلاق دی اور قبیلۂ مزینہ کی ایک عورت سے شادی کی، وہ نبی ﷺ کے پاس

۱۔ مسند امام احمد ۱/۲۶۵

۲۔ مصنف عبدالرزاق: ۶/ ۳۹۰۔۳۹۱، رقم: ۱۱۳۳۴

آئی اور اس نے کہا: ان سے مجھے کوئی فائدہ نہیں مگر اتنا ہی جتنا اس بال کا فائدہ ہے (اس نے اپنے سر کا ایک بال پکڑ کر یہ بات کہی) چناں چہ مجھے ان سے الگ کر دیجیے۔ نبی کریم ﷺ کو غیرت آئی تو آپ نے رکانہ اور ان کے بھائیوں کو بلا بھیجا، پھر اپنے ہم نشینوں سے فرمایا: ''دیکھتے ہو کہ فلاں کس طرح عبد یزید سے مشابہ ہے اور فلاں اس سے اس طرح مشابہ ہے''؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں، نبی ﷺ نے عبد یزید سے فرمایا: ''اس کو طلاق دو''، انھوں نے طلاق دیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی بیوی ام رکانہ سے رجوع کرو'' انھوں نے کہا: میں نے اس کو تین طلاق دیا ہے، اللہ کے رسول!

آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں جانتا ہوں، تم اس سے رجوع کرو''، اور یہ آیت تلاوت فرمائی: ''یـا ایها النبی اذا طلقتم النساء فطلقوهن لعدتهن'' ''اے نبی! جب تم بیویوں کو طلاق دو تو ان کو (زمانۂ) عدت (یعنی حیض) سے پہلے (طہر میں) طلاق دو۔ (طلاق۔۱)

ابوداود فرماتے ہیں (۱): ہمیں احمد بن صالح نے بتایا کہ ہمیں عبدالرزاق نے بتایا پھر انہوں نے یہ حدیث ذکر کی۔

یہ دوسری سند ابن اسحاق کی سند کی متابع ہے، ابن اسحاق سے تدلیس کا اندیشہ ہوتا ہے، لیکن انھوں نے حدثنی (یعنی مجھ سے بیان کیا) کا لفظ استعمال کیا ہے، یہ ان کا مسلک ہے، ابن عباس سے منقول دو روایتوں میں سے ایک روایت یہ ہے کہ انھوں نے اسی کے مطابق فتوی دیا، آپ سے منقول یہ روایت صحیح ہے اور یہ روایت بھی صحیح ہے کہ انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی موافقت میں تین طلاق جاری کی، آپ ﷺ سے صحیح روایت سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ کے زمانے میں، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد میں اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی سالوں میں ایک مجلس کی تین طلاق ایک ہی شمار ہوتی تھی، زیادہ سے زیادہ اندازہ یہ لگایا جاتا ہے (حالاں کہ یہ بات بعید ہے)

۱۔ ابوداود ۲/ ۶۴۵، حدیث ۲۱۹۶

کہ صحابہ کا عمل یہی تھا اور آپ کو یہ بات نہیں پہنچی تھی، اگر چہ یہ بات تقریباً ناممکن ہے، البتہ اس سے یہ دلیل ملتی ہے کہ صحابہ آپ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زندگی میں یہی فتویٰ دیا کرتے تھے، آپ ﷺ نے بھی یہی فتویٰ دیا، چناں چہ یہ آپ ﷺ کا فتویٰ آپ کے سامنے ہے اور یہ آپ کے صحابہ کا عمل ہے اور اس کے خلاف کوئی نص موجود نہیں ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سوچا کہ اس کو تین طلاق مانا جائے کہ لوگوں کو سزا ملے اور ان کی سرزنش کی جائے تاکہ وہ ایک ساتھ تین طلاق نہ دیں، یہ آپ کا اجتہاد ہے جو آپ نے مصلحتاً اختیار کیا تھا، اس سے رسول اللہ ﷺ کے فتوی کو چھوڑنا لازم نہیں، آپ کے صحابہ آپ ﷺ کے زمانے میں اور آپ کے خلیفہ کے زمانے میں اسی فتوی پر عمل کرتے تھے، جب یہ حقائق ظاہر ہیں تو آدمی جو چاہے کہے(۱) وباللہ التوفیق۔

۸۔ نکاح سے پہلے طلاق نہیں:

آپ ﷺ سے ایک شخص نے دریافت کیا: اگر میں نے فلانی عورت سے شادی کی تو اس کو تین طلاق؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس سے شادی کرو کیوں کہ نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوتی''۔(۲)

آپ ﷺ سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو کہتا ہے: جس دن میں فلانی سے شادی کروں، اسی دن اس کو طلاق؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے ایسی عورت کو طلاق دیا ہے جو اس کی ملکیت میں نہیں ہے'' (یعنی یہ طلاق نہیں پڑی)۔(۳)

۱۔ اس سے امام ابن قیم جمہور کے مسلک پر چوٹ کر رہے ہیں، اس لیے کہ جمہور کا مسلک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق ہے، جمہور کے مسلک اور اس کے دلائل کی قوت کے لیے مولانا عامر عثمانی کی کتاب ''ایک مجلس کی تین طلاق'' دیکھیے ''فیصل''۔

۲۔ دار قطنی: ۴/۳۵۔۳۶، حدیث ۹۷ ۳۔ دار قطنی: ۴/۱۶، حدیث ۴۷

۹۔طلاق کا مالک وہ ہے جو نکاح کرتا ہے:

آپ ﷺ سے ایک غلام نے دریافت کیا: میری مالکن نے میری شادی کرائی ہے اور اب وہ چاہتی ہے کہ مجھے میری بیوی سے جدا کرے؟

آپ نے حمد وثنا پڑھی اور فرمایا: ''لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اپنے غلاموں کی شادی اپنی باندیوں سے کرتے ہیں، پھر ان کے درمیان جدائی کرانا چاہتے ہیں، سن لو! طلاق کا مالک وہی ہے جو نکاح کرتا ہے''۔(۱)

۱۔(ابن ماجہ: حدیث ۲۰۸۱) دار قطنی: ۴/ ۳۷ حدیث ۱۰۱

خلع کے سلسلے میں فتاویٰ امام المفتین صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ کیا مرد کچھ مال لے کر اپنی بیوی سے جدائی اختیار کر سکتا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا یہ صحیح ہے کہ مرد اپنی بیوی سے کچھ مال لے اور اس کو طلاق دے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جی ہاں''۔

انھوں نے دریافت کیا: میں نے اس کو مہر میں دو باغ دیے ہیں اور وہ دونوں اس کے قبضے میں ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم ان کو لو اور اس سے جدائی اختیار کرو''۔ ابوداؤد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

اس عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ان کی شکایت کی تھی اور وہ ان سے جدا ہونا چاہتی تھی جیسا کہ بخاری نے روایت کی ہے(۲) کہ انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! ثابت بن قیس کے نہ اخلاق میں کوئی عیب ہے اور نہ دین میں، لیکن میں اسلام کی حالت میں کفر کو ناپسند کرتی ہوں؟()

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ''کیا تم ان کا دیا ہوا باغ واپس کر دو گی''؟ اس نے کہا: جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''باغ قبول کرو اور اس کو ایک طلاق دو''۔

۱۔ ابوداود: ۲/ ۶۶۹، حدیث ۲۲۲۸ ۲۔ بخاری ۹/ ۳۹۵، حدیث ۵۲۷۳

۳۔ یعنی مجھے خطرہ ہے کہ اگر میں ان کے ساتھ رہوں تو ایسا کام نہ کر بیٹھوں جس سے کفر لازم آئے ''فتح الباری ۹/ ۴۸۳'' ''فیصل''

امام ابن ماجہ کی روایت میں ہے: اسلام کی حالت میں کفر کو ناپسند کرتی ہوں، اور میں ناپسند کرتے ہوئے ان کو برداشت نہیں کر سکتی، چناں چہ نبی کریم ﷺ نے اس عورت سے صرف باغ لینے اور اس سے زیادہ نہ لینے کا حکم دیا۔(۱)

امام نسائی کی روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس کو فتویٰ دیا کہ وہ ایک حیض تک انتظار کرے،(۲) ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے اس کو ایک حیض عدت گزارنے کا حکم دیا۔

۲۔ جب عورت اپنے شوہر کی طرف سے طلاق دیے جانے کا دعوی کرے:

نبی ﷺ نے فتوی دیا کہ عورت جب اس بات کا دعوی کرے کہ اس کے شوہر نے طلاق دیا ہے اور اس پر ایک عادل گواہ پیش کرے تو اس کے شوہر کو قسم دلائی جائے، اگر وہ قسم کھائے (کہ طلاق نہیں دی) تو گواہ کی گواہی باطل ہوگی، اگر وہ قسم نہ کھائے تو اس کا قسم نہ کھانا دوسرے گواہ کی طرح ہوگا اور اس کی طلاق نافذ ہوگی، امام ابن ماجہ نے حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے اس کو روایت کیا ہے(۳) امام مسلم نے صحیح مسلم میں ان کی روایت لی ہے۔

۱۔ ابن ماجہ ۱/۶۶۳، حدیث ۲۰۵۶
۲۔ نسائی ۶/۴۹۷، حدیث ۳۴۹۷
۳۔ ابن ماجہ ۱/۶۵۷، حدیث ۲۰۳۸

ظہار اور لعان کے سلسلے میں فتاویٰ

امام المفتین صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ کوئی اپنی بیوی سے ظہار کرے پھر کفارہ ادا کرنے سے پہلے اس کے ساتھ جماع کرے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جس نے اپنی بیوی کے ساتھ ظہار کیا پھر کفارہ ادا کرنے سے پہلے اس کے ساتھ جماع کیا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: ''اللہ تم پر رحم فرمائے، تم نے یہ کیوں کیا''؟

انھوں نے کہا: میں نے چاند کی روشنی میں اس کے پازیب دیکھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اس سے قریب مت جاؤ یہاں تک کہ تم اللہ عز وجل کا حکم بجالاؤ'' (۱)۔ یہ حدیث صحیح ہے (۲)

۲۔ کوئی اپنی بیوی کے ساتھ دوسرے مرد کو پائے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے دریافت کیا: اگر کوئی اپنی بیوی کے ساتھ کسی دوسرے مرد کو پائے تو اگر وہ کچھ بولے (اپنی بیوی پر الزام لگائے) تو تم اس کو کوڑے مارو گے، اور اگر اس کو قتل کردے تو تم اس کو بدلے میں قتل کردو گے، اور خاموش رہے تو وہ

۱۔ یعنی پہلے کفارہ ادا کرو جس کا ذکر سورہ مجادلہ میں ہے ''فیصل''

۲۔ ترمذی: ۳/۵۰۳، ح ۱۱۹۹، نسائی: ۶/۴۷۹، ح ۳۴۵۷

اپنا غصہ دبا کر خاموش رہے گا، بتایئے وہ اس صورت میں کیا کرے؟!!

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! تو کھول دے''، آپ دعا فرمانے لگے تو لعان والی آیت نازل ہوئی: ''وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَاءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ...... ''اور جو لوگ اپنی بیویوں پر الزام لگائیں اور گواہ نہ ہوں ان کے پاس سوائے ان کی اپنی ذات کے تو ایسے شخص کی گواہی کی یہ صورت ہے کہ وہ چار بار اللہ کی قسم کھا کر گواہی دے کہ وہ سچا ہے اور پانچویں بار یہ کہ اللہ کی لعنت ہو اس پر اگر وہ جھوٹا ہو، اور عورت سے سزا اس طرح ٹل جائے گی کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر گواہی دے کہ وہ شخص جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ اگر وہ سچا ہے تو اس پر اللہ کی لعنت ہو (سورہ نور ۶۔۹) وہ اور اس کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ان دونوں نے لعان کیا'' امام مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

۳۔ کسی کو اپنی بیوی کے جنے ہوئے بچے میں شک ہو جائے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دوسرے شخص نے دریافت کیا: میری بیوی نے میرے بستر پر ایک کالا بچہ جنا ہے، اور ہمارے گھرانے میں کبھی کوئی کالا بچہ نہیں ہوا؟!!

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ''کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں''؟ انھوں نے کہا: جی ہاں، ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ''ان کا رنگ کیا ہے''؟ انھوں نے کہا: سرخ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا اس میں کوئی خاکستری ہے؟''، اس نے کہا: ہاں، ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ''پھر یہ کہاں سے آ گیا''؟ انھوں نے کہا: شاید کوئی رگ نے اس کو کھینچ لائی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شاید تمھارے اس بچے کو بھی کسی رگ نے کھینچ لایا ہے'' متفق علیہ (۲)

۱۔ ۲/۱۱۳۳ حدیث ۱۰۔۱۴۹۵، علامہ ابن قیم نے حدیث یہاں مختصراً پیش کی ہے

۲۔ بخاری: ۹/۴۴۲، حدیث ۵۳۰۵، مسلم: ۲/۱۱۳۷، حدیث ۱۸۔۱۵۰۰

۴۔ لعان کرنے والے شوہر اور بیوی کا حکم:

لعان کرنے والوں کو آپ ﷺ نے الگ کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: ”دونوں کبھی بھی نہیں مل سکتے، عورت اپنا مہر لے گی، لڑکے کا نسب والد سے منقطع کیا جائے گا اور اس کو ماں کی طرف منسوب کیا جائے گا، کوئی اس بچہ یا اس کی ماں پر تہمت لگائے تو اس پر لازمی طور پر حد نافذ کی جائے گی، شوہر سے حد ساقط ہوگی اور جدائی کے بعد اس پر نفقہ، کپڑا اور رہنے کے لیے گھر دینے کی ذمے داری نہیں“۔

۵۔ کوئی اپنی بیوی سے ظہار کرے پھر اس کے ساتھ جماع کرے:

آپ ﷺ سے حضرت سلمہ بن صخر بیاضی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: میں نے اپنی بیوی سے ظہار کیا یہاں تک کہ رمضان کا مہینہ گزر گیا، ایک رات وہ میری خدمت کر رہی تھی کہ اس کے بدن کا کچھ حصہ کھل گیا، مجھے برداشت نہیں ہوا تو میں نے اس کے ساتھ جماع کیا؟

آپ ﷺ نے دریافت کیا: ”سلمہ! تم نے ایسا کیا ہے“؟ میں نے کہا: ہاں، میں نے ایسا کیا ہے، میں اللہ عزوجل کے حکم پر صبر کرنے والا ہوں، چناں چہ آپ میرے سلسلے میں اللہ تعالی کے بتائے ہوئے حکم کے مطابق فیصلہ کیجیے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایک باندی آزاد کرو“ میں نے کہا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث کیا ہے، میں اس کے علاوہ کسی باندی کا مالک نہیں ہوں، اور میں نے اپنی گردن کی ایک جانب ہاتھ مارا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”دو مہینے مسلسل روزے رکھو“، میں نے کہا: میں نے جو کیا ہے وہ روزوں کی وجہ ہی سے تو ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایک وسق (۱) کھجور ساٹھ مسکینوں کو کھلاؤ“، میں نے کہا: اس ذات کی قسم! جس نے حق دے کر آپ کو نبی بنایا،

۱۔ ایک وسق ساٹھ صاع کے برابر ہوتا ہے، اور صاع کے بارے میں گزر چکا ہے کہ وہ دو کلو چار سو گرام کے برابر ہوتا ہے، اس لحاظ سے ایک وسق ایک کنٹل چالیس کلو ہوگا (فیصل)۔

ہم نے رات بھوکے گزاری ہے، ہمارے پاس کچھ کھانے کو نہیں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''بنوزریق کے صدقہ وصول کرنے والے کے پاس جاؤ اور کہو کہ وہ تم کو ایک وسق کھجور دیں، تم ساٹھ مسکینوں کو کھلاؤ اور اس میں بچا ہوا تم کھاؤ اور اپنے اہل وعیال کو کھلاؤ''، چناں چہ میں اپنی قوم کے واپس آیا اور میں نے کہا: میں نے تمہارے پاس تنگی اور بری تجویز دیکھی اور رسول اللہ ﷺ کے پاس کشادگی اور بہترین رائے پائی، اور آپ نے تو مجھے تم لوگوں کا صدقہ دلایا۔ امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

حضرت خولہ بنت مالک رضی اللہ عنہا کے شوہر حضرت اوس بن صامت رضی اللہ عنہ نے ان سے ظہار کیا، اس سلسلے میں انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے ان کی شکایت کی؟

رسول اللہ ﷺ اس سے کہہ رہے تھے: ''اللہ سے ڈرو، وہ تمہارے چچازاد بھائی ہیں'' تھوڑی ہی دیر میں یہ آیت نازل ہوئی: ''قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِیْٓ اِلَى اللّٰهِ '' (مجادلۃ ۱) (اللہ نے اس کی بات سن لی ہے جو آپ سے اپنے شوہر کے سلسلے میں جھگڑ رہی تھی اور اللہ سے شکایت کر رہی تھی)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ ایک باندی آزاد کریں''، خولہ نے کہا: ان کے پاس نہیں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائیں''، انھوں نے کہا: ان کے پاس صدقہ کرنے کو کچھ بھی نہیں ہے، اسی وقت آپ کے پاس ایک ٹوکری کھجور آئی، میں نے کہا: اللہ کے رسول! میں دوسری ٹوکری دے کر ان کی مدد کروں گی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''بہت اچھا، یہ لے کر جاؤ اور ان کی طرف سے یہ ساٹھ مسکینوں کو کھلاؤ اور اپنے چچازاد بھائی کے پاس واپس جاؤ'' (یعنی اس کے بعد ان سے قریب ہوسکتی ہو) امام احمد اور امام ابوداود نے اس کو روایت کیا ہے۔(۲)

امام احمد کے الفاظ یہ ہیں(۳): انھوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! میرے اور اوس بن صامت کے سلسلے میں اللہ نے سورہ مجادلہ کی شروع کی آیتیں نازل فرمائیں، انھوں نے کہا:

۱۔ امام احمد نے دوسرے الفاظ کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے ۴/ ۳۷، سنن ابوداود: ۲/ ۶۶۱۔۶۶۲، حدیث ۲۲۱۳، یہ الفاظ ابوداود میں ہیں۔

۲۔ مسند امام احمد: ۶/ ۴۱۰، سنن ابوداود: ۲/ ۶۶۲۔۶۶۴ حدیث ۲۲۱۴ ۳۔ مسند امام احمد ۶/ ۴۱۰

میں ان کی زوجیت میں تھی، وہ بہت بوڑھے ہو گئے تھے، جس کی وجہ سے ان کے اخلاق بگڑ گئے تھے اور گھٹے گھٹے رہتے تھے، انھوں نے کہا: وہ ایک دن میرے پاس آئے تو میں نے ان سے کوئی چیز واپس مانگی، وہ غصہ ہو گئے اور انھوں نے کہا: تم میرے لیے ماں کی پیٹھ کی طرح ہو، پھر وہ نکلے اور اپنی قوم کی مجلس میں تھوڑی دیر بیٹھے پھر وہ میرے پاس آئے، اس وقت وہ مجھ سے صحبت کرنا چاہتے تھے، میں نے ان سے کہا: ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں خویلہ کی جان ہے! تم کہنے والی بات کہہ چکے ہو، تم اس وقت تک میرے قریب نہیں آسکتے جب تک کہ اللہ اور اس کے رسول ہمارے درمیان فیصلہ نہ کریں، انھوں نے کہا: وہ مجھ پر کود گئے، تو میں نے کرنے نہیں دیا، اور ان پر غالب آگئی۔ جس طرح عورت بوڑھے کم زور شخص پر غالب آجاتی ہے، اور میں نے اپنے سے ان کو ہٹایا، پھر میں اپنی پڑوسن کے پاس گئی اور اس سے کپڑے عاریتاً لیے، پھر میں نکل کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ کے سامنے بیٹھ گئی، پورا قصہ سنایا اور آپ سے ان کی بداخلاقی کی شکایت کرنے لگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے: ''خولہ: تمھارے چچازاد بھائی بہت بوڑھے ہیں ان کے سلسلے میں اللہ سے ڈرو''، اللہ کی قسم! میں وہاں سے نہیں ہٹی یہاں تک کہ میرے سلسلے میں وحی نازل ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وہی کیفیت طاری ہوئی جو کیفیت وحی کے نزول کے وقت طاری ہوتی تھی، پھر آپ کی یہ کیفیت ختم ہوگئی تو فرمایا: خولہ! اللہ نے تمھارے اور تمھارے شوہر کے سلسلے میں وحی نازل کی ہے، پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی: ''قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُکَ فِیْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِیْٓ اِلَی اللّٰهِ.........وَلِلْكَافِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ'' وہ کہتی ہیں: مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو ایک باندی آزاد کرنے کا حکم دو''۔ پھر انھوں نے پہلی روایت کی طرح ہی بیان کیا۔

امام ابن ماجہ کی روایت میں ہے(۱): انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! انھوں نے

۱۔ ابن ماجہ ۱/ ٦٦٦، حدیث ۲۰٦۳

میری جوانی کھالی اور میں نے اپنا پیٹ ان کے لیے پھیلایا یہاں تک کہ جب میں بوڑھی ہوگئی اور بچے ہونے کا سلسلہ بند ہوگیا تو انھوں نے مجھ سے ظہار کیا، اے اللہ! میں تجھ ہی سے شکایت کرتی ہوں، تھوڑی ہی دیر میں جبرئیل یہ آیات لے کر اترے۔

عدت کے سلسلے میں فتاویٰ امام المفتین صلی اللہ علیہ وسلم

ا۔ کسی کے شوہر کا انتقال ہو جائے اور فوراً وضعِ حمل ہو جائے:

یہ بات ثابت ہے کہ آپ ﷺ سے حضرت سبیعۃ اسلمی رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: ان کے شوہر کا انتقال ہو گیا تھا اور ان کے انتقال کے بعد اس کے یہاں بچے کی پیدائش ہوئی تھی، وہ کہتی ہیں: آپ ﷺ نے مجھے فتویٰ دیا کہ جب میرے بچہ ہوا تو میری عدت ختم ہو گئی، آپ نے مجھے یہ بتایا کہ اگر میں چاہوں تو شادی کر سکتی ہوں۔(۱)

امام بخاری کی روایت میں ہے کہ ان سے دریافت کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو کیا فتویٰ دیا؟

انھوں نے کہا: جب مجھے بچہ ہوا تو آپ ﷺ نے مجھے فتویٰ دیا کہ میں نکاح کروں۔(۲)

حضرت ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں، انھوں نے زبیر سے کہا جب کہ وہ حاملہ تھیں: مجھے تم ایک طلاق دے کر سکون پہنچاؤ چناں چہ انھوں نے اس کو ایک طلاق دیا پھر وہ نماز کے لیے نکلے اور واپس آئے تو اس کو بچہ ہو گیا تھا، انھوں نے اس سے کہا: تم نے مجھے دھوکہ دیا ہے، اللہ تم کو دھوکہ دے، پھر وہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور انھوں نے آپ سے اس بارے میں دریافت کیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو مقدر میں تھا ہو چکا، اس کو پیغام بھیجو''۔ امام ابن ماجہ نے اس کو روایت کیا ہے۔(۳)

ا۔ مسلم: ۲/۱۱۲۲ حدیث ۵۶۔۱۴۸۴ ۲۔ بخاری: ۹/۴۶۹۔۴۷۰ حدیث ۵۳۱۹

۳۔ سنن ابن ماجہ ۱/۶۵۲ حدیث ۲۰۲۶

۲۔ اس عورت کی عدت جس کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہو اور وہ حمل سے نہ ہو:

آپ ﷺ سے حضرت فریعہ بنت مالک رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: میرے شوہر اپنے بھگوڑے غلاموں کی تلاش میں نکلے تھے، جب وہ ''القدوم''(۱) کے حدود میں پہنچے تو وہ غلام مل گئے لیکن انھوں نے میرے شوہر کو قتل کر دیا، انھوں نے آپ سے دریافت کیا کہ کیا میں اپنے گھر والوں کے پاس جا سکتی ہوں اور یہ بھی کہا: میرے شوہر نے اپنی ملکیت کا کوئی گھر میرے لیے نہیں چھوڑا ہے اور نہ کوئی نفقہ؟

رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''جی ہاں''، وہ کہتی ہیں: میں جانے کے لیے مڑ گئی، ابھی میں کمرے یا مسجد ہی میں تھی کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے آواز دی، یا مجھے آواز دینے کا کسی کو حکم دیا اور فرمایا: تم نے کیا کہا؟ میں نے اپنے شوہر کا پورا قصہ دوبارہ بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے گھر میں رہو یہاں تک کہ عدت پوری ہو جائے''، وہ کہتی ہیں: میں نے گھر میں چار مہینے دس دن عدت گزاری، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانۂ خلافت میں مجھے بلا بھیجا اور اس کے بارے میں سوال کیا تو میں نے ان کو بتایا، انھوں نے اس پر عمل کیا اور اس کے مطابق فیصلہ کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے، اس کو اہل سنن نے روایت کیا ہے۔(۲)

آپ ﷺ نے ثابت بن قیس بن شماس کی بیوی اور جمیلہ بنت عبداللہ بن ابی کو جب جمیلہ نے اپنے شوہر سے خلع لیا حکم کیا کہ ایک حیض تک انتظار کرے اور اپنے گھر والوں کے پاس چلی جائے۔ امام نسائی نے اس کو روایت کیا ہے۔(۳)

۱۔ قَدُوم یا قَدُّوم: یہ مدینہ سے چھ میل کے فاصلے پر ایک جگہ کا نام ہے۔ خطابی نے یہ بات بیان کی ہے ''معالم السنن بهامش سنن ابی داود: ۲/۲۴۷ (تمیم)۔

۲۔ ابوداود: ۲/۲۴۳۔۲۴۴ ح ۲۳۰۰، ترمذی: ۳/۵۰۸۔۵۰۹ ح ۱۲۰۴، نسائی: ۶/۵۱۰۔۵۱۱ ح ۳۵۲۸۔۳۵۲۹۔ ۳۵۳۰، ابن ماجہ: ۱/۶۵۴۔۶۵۵، ح ۲۰۳۱

۳۔ حاشیہ اگلے صفحے پر

امام ابوداود (۱) اور امام ترمذی (۲) کی روایت میں ہے: ابن عباس سے روایت ہے کہ ثابت بن قیس کی بیوی نے اپنے شوہر سے خلع لیا تو نبی ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ وہ ایک حیض عدت گزارے، امام ترمذی نے حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ان کا خلع ہوگیا تو آپ ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ ایک حیض عدت گزارے، امام ترمذی نے کہا ہے: ربیع کی یہ حدیث صحیح ہے کہ اس کو ایک حیض عدت گزارنے کا حکم دیا گیا۔

امام نسائی (۳) اور امام ابن ماجہ (۴) کی روایت میں ہے کہ ربیع نے کہا: میں نے اپنے شوہر سے خلع لیا پھر میں عثمان کے پاس آئی اور میں نے دریافت کیا: میری عدت کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: تم پر صرف اتنی عدت ہے (اس نے تم سے نئی نئی شادی کی ہے) (۵) کہ تم اس کے گھر ایک حیض آنے تک رہو"، وہ کہتی ہیں: عثمان نے اس سلسلے میں مریم مغالیہ کے سلسلے میں کیے گئے رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کیا، وہ ثابت بن قیس کی بیوی تھی اور اس نے ان سے خلع لیا تھا۔

پچھلے صفحے کا حاشیہ: (امام نسائی نے سنن میں جمیلہ بنت عبداللہ ابن ابی کی حدیث ذکر کی ہے اور جہاں تک ثابت بن قیس بن شماس کی بیوی (اس سے مراد یا تو حبیبہ بنت سہل یا رُبَیِّع بنت معوذ یا مریم مغالیہ ہے) کا تعلق ہے اس کا واقعہ اگر چہ نسائی نے ذکر کیا ہے، لیکن اس میں اس بات کا تذکرہ نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں ایک حیض عدت گزارنے کا حکم دیا ہو (دیکھیے سنن النسائی ۶/۴۸۱ حدیث ۳۴۶۲) آگے متن میں اس حدیث کا ذکر آرہا ہے، ہاں البتہ ترمذی نے صراحت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ربیع کو ایک حیض عدت گزارنے کا حکم دیا (سنن الترمذی ۳/۴۹۱ حدیث ۱۱۸۵) اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ابن قیم نے ثابت بن قیس بن شماس کی بیوی کہہ کر جن کا تذکرہ کیا ہے اس سے مراد ربیع ہی ہیں۔ واللہ اعلم "فیصل"۔

۱۔ ابوداود ۲/ ۶۶۹۔۶۷۰ حدیث ۲۲۲۹ ۔ ۲۔ ترمذی ۳/ ۴۹۱ حدیث ۱۱۸۵

۳۔ نسائی ۶/ ۴۹۸ حدیث ۳۴۹۸ ۔ ۴۔ ابن ماجہ ۱/ ۶۶۳۔۶۶۴ حدیث ۲۰۵۸

۵۔ یعنی تمھاری شادی یا جماع کی وجہ سے یہ عدت ہے، اس لیے کہ استبراے رحم کا یقین ضروری ہے، یعنی اس کا پتا چلنا ضروری ہے کہ تمھارے رحم میں اس کے مادۂ منویہ کا کوئی اثر نہیں (فیصل)۔

نسب ثابت ہونے کے سلسلے میں

فتاوی امام المفتین صلی اللہ علیہ وسلم

ا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت سعد بن ابووقاص اور حضرت عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہما ایک بچہ کے سلسلے میں قضیہ لے کر پہنچے، سعد نے کہا: یہ میرے بھائی عتبہ بن ابووقاص کا بیٹا ہے، انھوں نے مجھے بتایا ہے کہ یہ ان کا بیٹا ہے، آپ اس کی مشابہت کو دیکھیے۔عبد بن زمعہ نے کہا: یہ میرا بھائی ہے، یہ میرے والد کے بستر پر ان کی باندی سے ہوا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی مشابہت کو دیکھا تو آپ کو عتبہ سے واضح مشابہت معلوم ہوئی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عبد! وہ تمہارا ہے، بچہ جس کے بستر پر پیدا ہوا ہے اس کا ہے اور زانی کے لیے پتھر ہے، سودہ! تم اس سے پردہ کرو''(۱)۔ پھر سودہ نے اس کو کبھی نہیں دیکھا۔امام بخاری اور امام مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔(۲)

امام بخاری (۳) کی روایت میں ہے: ''عبد! وہ تمہارا بھائی ہے''۔

امام نسائی (۴) کی روایت میں ہے: ''سودہ! تم اس سے پردہ کرو، کیوں کہ وہ تمہارا بھائی نہیں ہے''۔

ا۔عبد بن زمعہ ام المومنین حضرت سودہ بنت زمعہ کے بھائی تھے، اس لحاظ سے یہ بچہ ان کا بھائی ہوا، لیکن عتبہ سے مشابہت کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس سے پردہ کا حکم دیا ''فیصل''۔

۲۔بخاری: ۴/۴۱۱ حد ۲۲۱۸، مسلم ۲/۱۰۸۰ حد ۳۶۔۱۴۵۷

۳۔بخاری ۸/۲۳۔۲۴ ح ۴۳۰۳

۴۔نسائی ۶/۴۹۲ حدیث ۳۴۸۵

امام احمد کی روایت میں ہے(۱): ''جہاں تک میراث کا تعلق ہے وہ اس کے لیے ہے، البتہ تم اس سے پردہ کرو (اے سودہ) کیوں کہ وہ تمہارا بھائی نہیں ہے''۔

آپ ﷺ نے بستر والے کے حق پر عمل کرتے ہوئے فتوی دیا کہ بچہ بستر والے کا ہے، اور سودہ کو پردہ کا حکم عتبہ سے مشابہت کی وجہ سے دیا، آپ نے یہ جو فرمایا: ''وہ تمہارا بھائی نہیں ہے'' مشابہت کی بنیاد پر فرمایا اور وراثت میں اس کو بھائی بتایا، آپ ﷺ کے فتوی میں یہ بات شامل ہے کہ باندی فراش ہے (یعنی اس کے آقا کے فرش پر اس کے بطن سے جو بچہ پیدا ہوگا وہ اس کے آقا ہی کا بچہ قرار پائے گا)، اس کے باوجود شبہ پر عمل کرتے ہوئے احکام مختلف ہوتے ہیں، جس طرح رضاعت میں ہوتا ہے، رضاعت ثابت ہونے کے بعد حرمت اور محرمیت ثابت ہوتی ہے، البتہ میراث اور نفقہ ثابت نہیں ہوتا، ولد الزنا کا مسئلہ بھی اسی طرح ہے، حرمت اور محرمیت میں وہ بچہ ہے لیکن میراث میں وہ بچہ نہیں ہے، اس کی مثالیں بے شمار ہیں، اس حکم اور فتوی پر عمل کرنا ضروری ہے، و باللہ التوفیق۔

۱۔ مسند امام احمد ۴/۵

شوہر کی موت پر سوگ منانے کے سلسلے میں

فتاویٰ امام المفتین صلی اللہ علیہ وسلم

ا۔ایک عورت نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: اللہ کے رسول! میری بیٹی کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہے اور اس کی آنکھوں میں تکلیف ہے، کیا ہم اس کو سرمہ لگا سکتے ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں" یہ بات دو یا تین مرتبہ فرمائی۔ متفق علیہ (۱)

آپ ﷺ نے عورت کو میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے منع فرمایا، اس سے شوہر مستثنیٰ ہے، وہ اپنے شوہر پر چار مہینے دس دن سوگ منائے گی، سرمہ نہیں لگائے گی، خوشبو استعمال نہیں کرے گی اور نہ رنگا ہوا کپڑا پہنے گی، اور آپ ﷺ نے حیض سے پاک ہو کر غسل کرنے کے بعد تھوڑا سا قسط یا اظفار (بخور کی دو قسمیں) استعمال کرنے کی رخصت دی۔ امام بخاری اور امام مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۲)

امام ابوداود (۳) اور امام نسائی (۴) کی روایت میں ہے: "اور نہ خضاب لگائے"،

امام نسائی (۵) کی روایت میں ہے: "اور نہ کنگھی کرے"، امام احمد (۶) کی روایت میں ہے: "عُصفر (۷) سے رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے اور نہ لال مٹی (گیرو) سے رنگے ہوئے کپڑے پہنے، نہ

ا۔ بخاری: ۹/۴۸۴ حدیث ۵۳۳۶، مسلم: ۲/۱۱۲۴ حدیث ۵۸۔۱۴۸۸

۲۔ بخاری: ۹/۴۹۱۔۴۹۲ حدیث ۵۳۴۱، مسلم: ۲/۱۱۲۷ حدیث ۶۶۔۹۳۸

۳۔ ابوداود ۲/۷۲۵۔۷۲۶ حدیث ۲۳۰۲ ۴۔ نسائی ۶/۵۱۴۔۵۱۵ حدیث ۳۵۳۷

۵۔ نسائی ۶/۵۱۴۔۵۱۵ ح ۳۵۳۶ ۶۔ مسند امام احمد ۶/۳۰۲

۷۔ عُصفر: ایک زرد رنگ کی بوٹی ہے جس سے رنگائی کی جاتی ہے "فیصل"

زیورات پہنے، نہ خضاب لگائے اور نہ سرمہ"۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد اپنی آنکھ پر ایلوا (الویرا) لگایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ام سلمہ! یہ کیا ہے؟

انھوں نے کہا: یہ ایلوا (الویرا) ہے، اللہ کے رسول! اس میں خوشبو نہیں ہے، آپ نے فرمایا: "اس سے چہرہ تروتازہ ہو جاتا ہے، اس کو صرف رات میں لگایا کرو، اور خوشبودار تیل اور مہندی لگا کر کنگھی مت کرو، کیوں کہ یہ خضاب ہے" میں نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! پھر کس چیز سے کنگھی کروں، آپ ﷺ نے فرمایا: "بیری سے تم اپنے سر کو ڈھانک لو" امام نسائی نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

امام ابوداود کی روایت میں ہے(۲): "تم صرف رات میں لگاؤ اور دن کو نکالو"۔

۲۔ آپ ﷺ سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی خالہ نے دریافت کیا جن کو طلاق ہوئی تھی: کیا وہ اپنے نخلستان کی کھجور توڑنے کے لیے نکل سکتی ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "تم نخلستان کی کھجور توڑو، شاید کہ تم اس میں سے صدقہ کرو یا کوئی بھلائی کا کام کرو"۔ امام مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔(۳)

۱۔ نسائی ۶/۵۱۵ حدیث ۳۵۳۹ ۲۔ ابوداود ۲/۷۲۷۔۷۲۸ حدیث ۲۳۰۵

۳۔ مسلم ۲/۱۱۲۱ حدیث ۵۵۔۱۴۸۳

عدت والی عورت کے نان نفقہ کے سلسلے میں فتاویٰ امام المفتین ﷺ

ا۔ جس کو طلاق کے بعد رجوع کرنے کا حق رہتا ہے اس پر رہائش اور نفقہ دینا ضروری ہے:

یہ بات ثابت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو ان کے شوہر نے طلاق بائن دی (وہ طلاق جس کے بعد شوہر کو رجوع کا حق نہیں رہتا) چناں چہ وہ رہائش اور نفقہ کے سلسلے میں اپنے شوہر کے خلاف رسول اللہ ﷺ کے پاس قضیہ لے کر پہنچیں اور کہا: انھوں نے مجھے سکنیٰ (رہنے کا گھر) اور نفقہ نہیں دیا ہے۔(۱)

سنن میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بنت قیس! رہائش اور نفقہ تو اس پر ضروری ہے جس کو رجوع کرنے کا حق رہتا ہے''، امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے(۲) ان ہی کی روایت ہے: ''عورت کا نفقہ اور رہائش کے لیے گھر اس کے شوہر پر اس وقت ضروری ہوتا ہے جب اس کو رجوع کا حق ہو، جب رجوع کا حق نہ ہو تو نہ نفقہ ہے اور نہ سکنیٰ''۔(۳)

صحیح مسلم میں ان ہی سے روایت ہے(۴): میرے شوہر نے مجھے تین طلاق دی، رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے نہ رہنے کو گھر دلوایا اور نہ نفقہ، امام مسلم ہی کی ایک روایت میں ہے(۵) کہ حضرت ابوعمرو بن حفص حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ یمن گئے، تو اپنی

ا۔ مسلم ۲/۱۱۱۷، حدیث ۴۲۔۱۴۸۰ [ترمذی (۱۱۸۰) نسائی (۳۴۳۲۔۳۴۳۴) ابن ماجہ (۲۰۳۵) ۲۔ مسند ۶/۴۱۵

۳۔ مسند امام احمد ۶/۴۱۷ ۴۔ (۲/۱۱۲۰ حدیث ۵۱۔۱۴۸۰) ۵۔ مسلم ۲/۱۱۱۷ حدیث ۴۱۔۱۴۸۰

بیوی کو تین طلاق میں سے بچی ہوئی ایک طلاق کہلا بھیجی اور عیاش ابن ابو ربیعہ اور حارث بن ہشام کو اس پر خرچ کرنے کا حکم دیا، ان دونوں نے کہا: اس کا نفقہ ضروری نہیں ہے، مگر یہ کہ وہ حاملہ ہو، یہ سن کر وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور ان دونوں کی بات آپ تک پہنچائی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے لیے نفقہ نہیں ہے''، چناں چہ انھوں نے آپ سے دوسری جگہ منتقل ہونے کی اجازت طلب کی تو آپ نے اس کو اجازت دی، انھوں نے دریافت کیا: کہاں منتقل ہو جاؤں، اللہ کے رسول ؟ آپ نے فرمایا: ''ابن ام مکتوم کے یہاں''، وہ نابینا تھے، وہ ان کے سامنے اپنے کپڑے اتارتی تھی، وہ اس کو نہیں دیکھ پاتے تھے، جب اس کی عدت ختم ہوگئی تو نبی کریم ﷺ نے ان کا نکاح حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کرایا۔ مروان نے قبیصہ بن ذویب کو اس حدیث کے بارے میں دریافت کرنے کے لیے ان کے پاس بھیجا، انھوں نے یہ حدیث ان کو بتائی، تو مروان نے کہا: ہم نے یہ حدیث صرف ایک عورت سے سنی ہے، ہم احتیاط پر عمل کریں گے جس پر عمل کرتے ہوئے ہم نے لوگوں کو پایا ہے۔ جب مروان کی بات فاطمہ کو معلوم ہوئی تو اس نے کہا: میرے اور تمہارے درمیان قرآن ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''لا تخرجوهن من بيوتهن ولا يخرجن'' (الطلاق) تم ان کو ان کے (رہنے کے) گھروں سے مت نکالو اور نہ وہ عورتیں خود نکلیں، اس نے کہا: یہ آیت اس شوہر کے سلسلے میں ہے جس کو طلاق کے بعد رجوع کرنے کا حق رہتا ہے، تین طلاق کے بعد پھر رجوع کرنے کا حق کہاں باقی رہتا ہے؟

آپ ﷺ نے فتویٰ دیا کہ مردوں پر ضروری ہے کہ وہ عورتوں کو بھلے طریقے سے نفقہ اور کپڑے دیں۔ امام مسلم نے اس کو روایت کیا ہے(۱)

۱۔ مسلم ۲/۱۱۸۹۰ حدیث ۱۴۷۔ ۱۲۱۸

۲۔شوہر پر بیوی کے حقوق:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: ہماری عورتوں کے سلسلے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم جو کھاتے ہوان کو کھلاؤ،تم جو پہنتے ہوان کو پہناؤ، ان کو نہ مارواور نہ ان کی برائی کرو''۔امام مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

۳۔جب شوہر اپنی بیوی پر خرچ کرنے میں بخل کرے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ابوسفیان کی بیوی ہند نے دریافت کیا: ابوسفیان بڑے کنجوس ہیں، میرے اور میرے بچوں کا نفقہ ضرورت بھر نہیں دیتے، میں ان سے چپکے لیتی ہوں، ان کو معلوم نہیں ہوتا، جس سے میری ضرورت پوری ہو جاتی ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو تمہیں اور تمہارے بچوں کے لیے کافی ہو، بھلے طریق سے لو''۔متفق علیہ(۲)

۴۔اس فتوی سے کئی مسائل مستنبط ہوتے ہیں:

۱۔بیوی کا نفقہ متعین نہیں ہے بلکہ معروف (بھلے طریقے سے) کہنے سے تعیین کی نفی ہوتی ہے، اس کی تعیین نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں معروف تھی، اور نہ صحابہ وتابعین اور تبعِ تابعین کے زمانوں میں۔

۲۔بیوی کا نفقہ بچوں کے نفقہ کی طرح ہی ہے، ان دونوں پر بھلے طریقے سے خرچ کرنا ضروری ہے۔

۳۔والد ہی تنہا اپنی اولاد کے نفقہ کا ذمے دار ہے۔

۴۔شوہر یا باپ ضروری نفقہ نہ دے تو بیوی اور اولاد کے لیے بھلے طریقہ سے اپنی ضرورت

۱۔ہمیں یہ روایت مسلم میں نہیں ملی، بلکہ ان الفاظ کے ساتھ یہ روایت ابوداود میں ہے:۲/ ۶۰۷ حدیث ۲۱۴۴

۲۔بخاری:۹/ ۵۰۷حدیث ۵۳۶۴، مسلم:۳/ ۱۳۳۸حدیث ۷۔۱۷۱۴

بھر نفقہ لینا جائز ہے۔

۵۔ اگر عورت اپنے شوہر کے مال میں سے اپنی ضرورت بھر مال لے سکتی ہو تو پھر اس کو نکاح فسخ کرنے کا حق نہیں ہے۔

۶۔ جن ضروری حقوق کو اللہ اور اس کے رسول نے متعین نہیں کیا ہے، اس میں عرفِ عام کو بنیاد مانا جائے گا۔

۷۔ شکایت کرنے والے کی طرف سے اپنے فریق مخالف کی مذمت کرنا غیبت میں شمار نہیں ہوگا، نہ وہ وہ خود گنہ گار ہوگی اور نہ سننے والا گنہ گار ہوگا۔

۸۔ جو اپنا حق ادا نہ کرے اور اس کا حق ثابت ہو جائے تو مستحق کو خود سے لینا جائز ہے اگر اس کو اس کی قدرت حاصل ہو جیسا کہ آپ ﷺ نے ہند کو فتوی دیا۔

آپ ﷺ نے اس مہمان کو بھی یہی فتوی دیا جس کی میزبان کے یہاں مہمان نوازی نہ کی جائے، جیسا کہ سنن ابو داود(۱) میں یہ روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مہمان کو رات گزارنے کے لیے جگہ دینا ہر مسلمان کا حق ہے، اگر وہ محروم رہ کر صبح کرے تو گھر والے پر وہ قرض ہے، اگر وہ چاہے تو اس کو لے، چاہے تو اس کو چھوڑ دے“۔ دوسری روایت میں ہے: ”اگر کوئی شخص کسی کے یہاں اترے تو اس کی مہمان نوازی کرنا ان پر ضروری ہے، اگر وہ اس کی مہمان نوازی نہ کریں تو اس کو اپنی مہمان نوازی نہ کرنے کا عوض لینا جائز ہے“۔ (۲)

اگر حق ثابت ہونے کا سبب مخفی ہو تو اس کے لیے یہ جائز نہیں ہے، جیسا کہ نبی ﷺ نے فتوی دیا ہے: ”امانت اس شخص تک پہنچاؤ جس نے تمہارے پاس امانت رکھی ہے، اور جو تمہارے ساتھ خیانت کرے تم اس کے ساتھ خیانت مت کرو“ (۳)

۱۔ ابوداود ۴/ ۱۲۹ حدیث ۳۷۵۰ ۲۔ ابوداود: ۵/ ۱۰۔۱۲ احدیث ۳۶۰۴

۳۔ ابوداود: ۳/ ۸۰۴۔۸۰۵ حدیث ۳۵۳۴

حضانت (پرورش) کے سلسلے میں فتاویٰ امام المفتین صلی اللہ علیہ وسلم

حضانت کے سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے:

حضانت کے سلسلے میں رسول اللہ ﷺ نے پانچ فیصلے کیے:

پہلا فیصلہ: آپ ﷺ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی دختر کے سلسلے میں فیصلہ کیا کہ وہ اپنی خالہ کے پاس رہے گی، اس کی خالہ حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی بیوی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''خالہ ماں کے درجے میں ہے''(۱)، اس فیصلے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ خالہ استحقاق میں ماں کے قائم مقام ہے، اور خالہ کی شادی سے حضانت کا حق ختم نہیں ہوتا جب کہ بچی چھوٹی ہو۔

دوسرا فیصلہ: ایک شخص اپنا نابالغ بچہ لے آیا، اس کے اور بچے کی ماں کے درمیان جھگڑا ہوا تھا اور ماں مسلمان نہیں تھی، رسول اللہ ﷺ نے ایک طرف ماں کو اور دوسری طرف باپ کو بٹھایا پھر بچہ کو اختیار دیا اور آپ نے دعا کی: ''اے اللہ! اس کی رہنمائی فرما''۔ چناں چہ بچہ اپنے ابا کے پاس گیا۔ امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے(۲)

تیسرا فیصلہ: حضرت رافع بن سنان رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا اور ان کی بیوی نے مسلمان ہونے سے انکار کیا، وہ نبی ﷺ کے پاس آئی اور اس نے کہا: یہ میری بچی

۱۔ بخاری: ۷/ ۳۹۹ حدیث ۴۲۵۱

۲۔ مسند امام احمد ۵/ ۴۴۷

ہے، اس نے ابھی دودھ پینا چھوڑا ہے یا دودھ پیتے بچہ کی طرح ہے، رافع نے کہا: یہ میری بچی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم ایک کنارے بیٹھ جاؤ''، اور اس عورت سے فرمایا: ''تم دوسرے کنارے پر بیٹھ جاؤ'' اور بچی کو دونوں کے درمیان بٹھایا پھر فرمایا: ''تم دونوں اس کو بلاؤ''، وہ بچی اپنی ماں کی طرف مائل ہوگئی تو نبی ﷺ نے دعا کی: ''اے اللہ! اس کی رہنمائی فرما''، پھر وہ بچی اپنے باپ کی طرف مڑ گئی، چناں چہ انھوں نے اس کو لیا۔ امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

چوتھا فیصلہ :ایک عورت آپ کے پاس آئی اور کہا: میرا شوہر میرے بیٹے کو لے جانا چاہتا ہے، اس نے مجھے ابوعنبہ کے کنویں سے پانی پلایا ہے اور فائدہ پہنچایا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم دونوں اس پر قرعہ اندازی کرو''، اس کے شوہر نے کہا: میرے بچے کے سلسلے میں کون مجھ سے زیادہ حق دار ہوگا؟ آپ ﷺ نے بچے سے کہا: ''یہ تمہارے باپ ہیں اور یہ تمہاری ماں''، ان دونوں میں جس کا چاہو ہاتھ پکڑو، اس نے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑا تو وہ بچہ لے کر چلی گئی۔ امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے(۲)

پانچواں فیصلہ :ایک عورت آپ ﷺ کے پاس آئی اور اس نے کہا: اللہ کے رسول! میرا یہ بیٹا، میرا پیٹ اس کا ظرف تھا، میری چھاتی اس کا مشک تھی اور میری گود جائے پناہ تھی (یعنی میرے پیٹ میں وہ تیار ہوا ہے، میری چھاتی سے اس نے دودھ پیا ہے، میری گود میں اس نے پرورش پائی ہے)، اس کے والد نے مجھے طلاق دی ہے، اور مجھ سے اس بچے کو چھیننا چاہتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا: تم اس بچے کی زیادہ حق دار ہو جب تک تم دوسرا نکاح نہ کرو'' امام ابوداود نے اس کو روایت کیا ہے(۳)

یہ پانچ فیصلے حضانت کے احکام کی بنیاد ہیں۔

۱۔ مسند امام احمد ۵/ ۴۴۶

۲۔ مسند احمد ۲/ ۴۴۷، احمد نے دوسرے الفاظ میں اس کو روایت کیا ہے، یہ الفاظ ابوداود کے ہیں: ۲/ ۷۰۸۔۷۰۹ ح ۲۲۷۷

۳۔ ابوداود: ۲/ ۷۰۷۔۷۰۸ حدیث ۲۲۷۶

قتل وخون کے سلسلے میں فتاویٰ

امام المفتین صلی اللہ علیہ وسلم

ا۔ قتل کا حکم دینے والے اور قتل کرنے والے کا عذاب:

قتل وخون اور جرائم کے سلسلے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فتاویٰ میں یہ بھی ایک فتویٰ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قتل کا حکم دینے والے اور قتل کرنے والے کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آگ کے ستر حصے کردیے جائیں تو قتل کا حکم دینے والے کے لیے ۶۹ حصے ہیں اور قاتل کے لیے ایک حصہ''۔ امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

۲۔ قصاص اور دیت:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا: فلاں نے میرے بھائی کو قتل کیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جاؤ اور اس کو اسی طرح قتل کرو جس طرح اس نے تمہارے بھائی کو قتل کیا ہے''، اب سے قاتل نے کہا: اللہ سے خوف کرو اور مجھے معاف کرو کیوں کہ اس سے تم کو زیادہ اجر ملے گا اور یہ تمہارے لیے اور تمہارے بھائی کے لیے

ا۔ مسند امام احمد ۳۶۲/۵

قیامت کے دن بہتر ہوگا، یہ سن کر اس نے قاتل کو چھوڑ دیا، یہ خبر آپ ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے اس سے دریافت کیا تو انھوں نے قاتل کی بات آپ کو بتائی۔

آپ ﷺ نے اس قاتل سے فرمایا: ''سن لو! یہ بہتر تھا اُس سے جو وہ تمہارے ساتھ قیامت کے دن کرے گا، وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! آپ اس سے پوچھیے کہ اس نے کس جرم میں میرے بھائی کو مار ڈالا؟''۔(۱)

ایک شخص آپ ﷺ کے پاس دوسرے شخص کو لے آیا، جس نے تلوار سے اس کے بازو کو بیچ سے کاٹ دیا تھا، آپ ﷺ نے اس کو دیت دینے کا حکم دیا، اس شخص نے کہا: میں قصاص چاہتا ہوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''دیت لو، اللہ تمہیں اس میں برکت دے گا''، آپ نے اس کے لیے قصاص کا فیصلہ نہیں کیا۔ امام ابن ماجہ نے اس کو روایت کیا ہے۔(۲)

آپ ﷺ نے فتویٰ دیا کہ جو کوئی شخص کسی کو پکڑے اور دوسرا اس کو قتل کرے تو قتل کرنے والے کو قتل کیا جائے گا اور پکڑنے والے کو قید کیا جائے گا۔ دار قطنی نے اس کو روایت کیا ہے۔(۳)

آپ ﷺ کے سامنے ایک یہودی کو پیش کیا گیا جس نے ایک باندی کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل دیا تھا، آپ ﷺ نے حکم دیا کہ اس کا سر دو پتھروں سے کچل دیا جائے''۔ متفق علیہ(۴)

آپ ﷺ نے فیصلہ کیا کہ ''شبہ عمد بھی قتل عمد کی طرح قتل مغلظ میں شامل ہے لیکن قاتل کو قتل نہیں کیا جائے گا'' امام ابوداود نے اس کو روایت کیا ہے۔(۵)

آپ ﷺ نے حاملہ عورت کو مارنے کی وجہ سے گرنے والے جنین کے سلسلے

۱۔ نسائی: ۸/ ۳۸۶ حدیث ۴۷۴۵
۲۔ ابن ماجہ ۲/ ۸۸۰، حدیث ۲۶۳۶
۳۔ دار قطنی ۳/ ۱۴۰ حدیث ۱۷۶
۴۔ بخاری: ۵/ ۷۱، حدیث ۲۴۱۳، مسلم: ۳/ ۱۳۰۰، حدیث ۱۷/ ۱۶۷۲
۵۔ ابوداود ۴/ ۶۹۴۔ ۶۹۵، حدیث ۴۵۶۵

میں فیصلہ کیا کہ ایک غلام یا باندی دیت دی جائے۔(۱)

۳۔ کیا کافر کے بدلے مسلمان کو قتل کیا جائے گا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا۔ متفق علیہ(۲)

۴۔ کیا باپ کو بیٹے کے قتل کے بدلے قتل کیا جائے گا:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ باپ کو بیٹے کے قتل کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا۔

امام ترمذی نے اس کو روایت کیا ہے۔(۳)

۵۔ عورت کی دیت کس کے ذمے ہوگی؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ عورت کی دیت اس کے عصبہ میں سے موجود لوگ ادا کریں گے، لیکن وہ اس کے وارث نہیں ہوں گے، البتہ صرف اتنے ہی حصہ کے وارث ہوں گے جو اس کی وراثت میں سے بچ جائے، اگر اس کا قتل ہو جائے تو اس کی دیت اس کے ورثہ کے درمیان تقسیم کی جائے گی، ورثہ ہی اس کے قاتل کو قتل کرنے کے حق دار ہوں گے۔ امام ابوداود نے اس کو روایت کیا ہے(۴)

۶۔ جب حاملہ عورت عمداً کسی کو قتل کرے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ حاملہ عورت جب عمداً قتل کرے تو وضعِ حمل اور بچے کی کفالت تک اس کو قتل نہیں کیا جائے گا، اسی طرح اگر وہ زنا کرے تو وضعِ حمل اور بچے کی

۱۔ مسلم: ۳۰/۱۳۰۹ا حدیث ۳۴۔۱۶۸۱

۲۔ بخاری: ۱۲/۲۶۰، حدیث ۶۹۱۵، یہ روایت ہمیں مسلم میں نہیں ملی

۳۔ ترمذی ۴/۱۲، حدیث ۱۴۰۱

۴۔ یہ روایت ان الفاظ کے ساتھ ابوداود میں نہیں ملی، بلکہ ان الفاظ کے ساتھ ابن ماجہ میں ہے: ۲/۸۸۴ حدیث ۲۶۴۷

کفالت تک اس کو سنگسار نہیں کیا جائے گا۔ امام ابن ماجہ نے اس کو روایت کیا ہے(۱)

۷۔ مقتول کے ورثہ کو اختیار ہے:

آپ ﷺ نے فیصلہ کیا کہ جس کا کوئی مورث قتل کیا جائے تو دو میں سے ایک چیز کا اختیار ہے: یا تو دیت لی جائے یا اس کو قتل کر دیا جائے۔ متفق علیہ(۲)

آپ ﷺ نے فیصلہ کیا: ''اگر کوئی قتل کیا جائے، یا زخمی کیا جائے تو اس کو تین میں سے ایک چیز کا اختیار ہے، اگر وہ چوتھی چیز کرنا چاہے تو اس کا ہاتھ پکڑو، یا تو وہ قتل کرے یا معاف کرے یا دیت لے، اگر ان میں سے کوئی چیز اختیار کرے پھر رجوع کرے تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیش رہے گا(۳) یعنی معاف کرنے کے بعد قتل کرے یا دیت لے یا غیر مجرم کو قتل کرے۔

۸۔ زخم کا قصاص کب لا جائے گا

آپ ﷺ نے فیصلہ کیا کہ ''زخم کا قصاص اس وقت تک نہیں لیا جائے گا جب تک زخمی شفایاب نہ ہو''۔ امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۴)

۹۔ ناک، آنکھ، دانت اور زبان کے سلسلے میں آپ ﷺ کے فیصلے:

آپ ﷺ نے فیصلہ کیا کہ ''جب ناک پوری کاٹ لی جائے تو پوری دیت(۵) دی جائے گی، اگر ناک کا اگلا حصہ یعنی اس کی نوک کاٹ دی جائے تو آدھی دیت دی جائے گی

آپ ﷺ نے آنکھ میں آدھی دیت کا فیصلہ کیا: پچاس اونٹ یا اس کے برابر سونا یا چاندی، یا سو گائیں یا ایک ہزار بکریاں، پاؤں میں نصف دیت، ہاتھ میں نصف دیت، سر پر ایسا زخم کرنے کی صورت میں جس کا اثر دماغ تک پہنچے ایک تہائی دیت، ہڈی توڑنے والے زخم میں پندرہ اونٹ، جس زخم سے ہڈی دکھائی دے پانچ اونٹ اور ہر ایک دانت پر

۱۔ ابن ماجہ ۲/ ۸۹۸۔۸۹۹ حدیث ۲۶۹۴

۲۔ بخاری: ۱۲/ ۲۰۵ حدیث ۶۸۸۰، مسلم: ۲/ ۹۸۸، حدیث ۴۴۷۔۱۳۵۵

۳۔ مسند امام احمد: ۲/ ۲۱۷ ۔۔۔ ۴۔ مسند امام احمد ۲/ ۲۱۷

۵۔ (ابوداود، حدیث: ۴۵۶۴)

پانچ اونٹ دیے جانے کا فیصلہ کیا۔ امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۱)

آپ ﷺ نے فیصلہ کیا کہ سب دانت یکساں ہیں: سامنے کا دانت اور داڑھ یکساں ہیں۔ امام ابوداود نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۲)

آپ ﷺ نے ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں میں (۱۰۰) سواں حصہ دیت کا فیصلہ کیا۔ امام ترمذی نے اس کو صحیح کہا ہے (۳)

آپ ﷺ نے اپنی جگہ موجود کانی آنکھ کے سلسلے میں ثلث دیت کا فیصلہ کیا جب اس کی بینائی ختم کی جائے، شل ہاتھ کے سلسلے میں ہاتھ کی ایک تہائی دیت کا فیصلہ کیا جب اس کو کاٹ دیا جائے۔ امام ابوداود نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۴)

آپ ﷺ نے زبان میں مکمل دیت کا فیصلہ کیا، اسی طرح دونوں ہونٹوں میں مکمل دیت، خصیتین میں مکمل دیت، عضوِ تناسل میں مکمل دیت، پیٹھ میں مکمل دیت، دونوں آنکھوں میں مکمل دیت، ایک پاؤں میں نصف دیت کا فیصلہ کیا، اور یہ بھی فیصلہ کیا کہ مرد کو عورت کے بدلہ قتل کیا جائے گا۔ امام نسائی نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۵)

آپ ﷺ نے فیصلہ کیا کہ اگر کوئی شخص دانتوں سے کسی کا ہاتھ کاٹے اور وہ اپنا ہاتھ کھینچ لے جس کی وجہ سے اس کا دانت گر جائے تو ہاتھ کھینچنے والے پر دیت نہیں ہے۔ متفق علیہ (۶)

۱۰۔ قتلِ خطا (کوئی غلطی سے قتل کرے): (۷)

آپ ﷺ نے فیصلہ کیا کہ جو غلطی سے قتل کیا جائے، اس کی دیت سو اونٹ ہے: تیس ایک سالہ اونٹنیاں، تیس دو سالہ اونٹنیاں، تیس تین سالہ اونٹنیاں، اور دس دو سالہ نر

۱۔ مسند امام احمد ۲/ ۲۱۷، ۲۔ ابوداود ۴/ ۶۹۰ حدیث ۴۵۵۹، ۳۔ ترمذی ۴/ ۸، حدیث ۱۳۹۱ (فتاوی اور اعلام الموقعین دونوں میں "عشر عشر" وارد ہوا ہے جس کے معنی سواں (۱۰۰) حصہ ہوتے ہیں، جب کہ ترمذی حوالہ مذکور اور ابوداود (۴۵۶۴) میں صراحت ہے "عشر من الابل" ہے یعنی دسواں حصہ (فیصل) ۴۔ ابوداود ۴/ ۶۹۵۔۶۹۶، حدیث ۴۵۶۷، نسائی میں بھی یہ روایت ہے: ۸/ ۴۵۲ حدیث ۴۸۵۵، ۵۔ نسائی ۸/ ۴۲۹ حدیث ۴۸۶۸ ۶۔ بخاری: ۱۲/ ۲۱۹، حدیث ۶۸۹۲، مسلم: ۳/ ۱۳۰۰، حدیث ۲۲۔ ۱۶۷۴، ۷۔ قتلِ خطا یعنی غلطی سے قتل کرنا یعنی نیت تو کسی کو مارنے کی ہو مگر انسان نشانہ بن جائے، مثلاً دیوار کو نشانہ بنایا لیکن انسان اس کی زد میں آ گیا، یا مثلاً چھت سے کسی پر گر پڑے اور وہ شخص مر جائے، یا مثلاً گاڑی چلاتے میں کوئی سامنے آ جائے اور ایکسڈنٹ ہو جائے اور وہ مر جائے "فیصل"

اونٹ۔نسائی نے اس کو روایت کیا ہے(۱)

امام ابوداود کی روایت میں ہے(۲) : بیس تین سالہ اونٹنیاں بیس چار سالہ اونٹنیاں، بیس دو سالہ اونٹنیاں اور بیس ایک سالہ نر اونٹ۔

۱۱۔قتلِ عمد: (۳)

آپ ﷺ نے فیصلہ کیا کہ جو کوئی مسلمان کو عمداً قتل کرے تو اس کو مقتول کے اولیاء کے حوالے کیا جائے گا، اگر وہ چاہیں تو اس کو قتل کر دیں، چاہیں تو دیت لیں، دیت یہ ہے: تیس تین سالہ اونٹنیاں، تیس چار سالہ اونٹنیاں اور چالیس حاملہ، اور جس پر ان کے ساتھ صلح کی جائے وہ ان کے لیے ہے۔امام ترمذی نے اس کو روایت کیا ہے اور اس کو حسن کہا ہے۔(۴)

آپ ﷺ نے اونٹ والوں پر سو اونٹ، گائے والوں پر دو سو گائیں، بکری والوں پر دو ہزار بکریاں اور کپڑے والوں پر دو سو جوڑوں کا فیصلہ کیا۔امام ابوداود نے اس کو روایت کیا ہے۔(۵)

۱۲۔قتل خطائے شبہ عمد: (۶)

آپ ﷺ نے قتل خطا شبہ عمد میں ایک سو اونٹ دیے جانے کا فیصلہ کیا۔ان میں چالیس وہ اونٹنیاں ہوں جو حاملہ ہوں، امام ابوداود سے اس کو روایت کیا ہے۔(۷)

۱۳۔عورت کی دیت مرد کی دیت کی طرح ہے:

آپ ﷺ نے فیصلہ کیا کہ عورت کی دیت مرد کی دیت کی طرح ہے، یہاں تک کہ مرد اس کی دیت کے ثلث (تہائی) کو پہنچ جائے۔(۸) امام مسلم نے اس کو روایت کیا ہے(۹)

۱۔نسائی ۸/۴۱۲ حدیث ۴۸۱۵ ۲۔ابوداود ۴/۶۸۰ حدیث ۴۵۴۵ ۳۔کسی شخص کو عمداً ایسی چیز سے مارے جس سے عموماً جان جاتی ہے(فیصل)۔ ۴۔ترمذی ۴/۶ حدیث ۱۳۸۷ ۵۔ابوداود ۴/۶۸۰ حدیث ۴۵۴۳ ۶۔قتل خطا شبہ عمد یعنی مارنے میں ایسی چیز استعمال کرے جس سے عموماً جان نہیں جاتی لیکن وہ شخص اس سے مر جائے "فیصل"۔ ۷۔ابوداود ۴/۷۱۱۔۷۱۲ حدیث ۴۵۸۸ ۸۔مطلب یہ ہے کہ عورت دیت میں مرد کے برابر ہے، تہائی دیت تک، اگر دیت تہائی سے تجاوز کر کے نصف تک پہنچ جائے تو پھر عورت کی دیت مرد کی دیت کے نصف ہوگی، یہ ایک مختلف فیہ مسئلہ ہے، صحابہ کی بڑی تعداد اور ائمہ میں سے امام ابوحنیفہ، امام شافعی وغیرہ بہر صورت اس بات کے قائل ہیں کہ عورت کی دیت مرد کی دیت کے نصف ہوگی، ان کی دلیل صریح صریح روایت "دیة المرأة نصف دية الرجل" ہے، تفصیل کے لیے فقہ کی مفصل کتابوں سے مراجعت کریں "فیصل") ۹۔(یہ روایت مسلم میں نہیں ہے، البتہ نسائی میں انھی الفاظ میں یہ روایت موجود ہے، دیکھیے: سنن النسائی کتاب القسامة، باب عقل المرأة، حدیث ۴۸۰۹ "فیصل")

۱۴۔ کافر کی دیت مومن کی دیت کی آدھی ہے:

آپ ﷺ نے فیصلہ کیا کہ ذمیوں کی دیت مسلمانوں کی دیت کی آدھی ہے۔

امام نسائی نے اس کو روایت کیا ہے (۱)

امام ترمذی کی روایت میں ہے (۲): کافر کی دیت مومن کی دیت کی آدھی ہے۔

امام ابوداود کی روایت میں ہے: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں دیت کی قیمت آٹھ سو دینار تھی یا آٹھ ہزار درہم، اور اس وقت اہل کتاب کی دیت مسلمان کی دیت کی آدھی تھی، جب حضرت عمر کا زمانہ آیا تو آپ نے مسلمانوں کی دیت کو بڑھایا اور ذمیوں کی دیت کو چھوڑ دیا یعنی اس کو نہیں بڑھایا۔ (۳)

۱۵۔ جنین کی دیت:

آپ ﷺ نے ایک عورت کے جنین میں جس کو دوسری عورت نے مارا تھا ایک غلام یا باندی کا فیصلہ کیا، پھر جس عورت پر دیت کا فیصلہ کیا گیا تھا اس کا انتقال ہو گیا تو آپ ﷺ نے فیصلہ کیا کہ ”اس کی میراث اس کی اولاد اور شوہر کے لیے ہے، اور دیت اس کے عصبہ ادا کریں گے“۔ متفق علیہ (۴)

۱۶۔ جب ایک عورت دوسری عورت کو قتل کرے

اور ان دونوں کے شوہر موجود ہوں:

آپ ﷺ نے دو عورتوں کے سلسلے میں فیصلہ کیا: ”جن میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کیا تھا اور ان میں سے ہر ایک کا شوہر تھا کہ دیت عاقلہ (۴) پر ضروری ہے اور اس کی میراث اس کے شوہر اور بچوں کے لیے ہے“، مقتولہ کے عاقلہ نے کہا: اللہ کے رسول

۱۔ نسائی ۸/۱۴۲ حدیث ۴۸۲۰ ۲۔ ترمذی ۴/۱۸، حدیث ۱۴۸۳ ۳۔ (ابوداود حدیث ۴۵۴۲)

۴۔ بخاری: ۱۲/۲۴۳ حدیث ۶۹۰۹، مسلم: ۳/۱۳۰۹ حدیث ۳۵۔ ۱۶۸۱ ۴۔ عاقلہ یعنی باپ کی طرف کے رشتے دار (فیصل)

!اس کی میراث ہمارے لیے ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، اس کی میراث اس کے شوہر اور اولاد کے لیے ہے''۔ امام ابوداود نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

۱۷۔قاتل کو معاف کرنے کی ترغیب

ایک شخص دوسرے شخص کو رسی میں باندھ کر آپ ﷺ کے پاس لے آیا اور کہا: اللہ کے رسول! اس نے میرے بھائی کا قتل کیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے اس کو کیسے قتل کیا''؟ اس نے کہا: میں اور وہ ہم دونوں درخت سے پتے جھاڑ رہے تھے تو اس نے مجھے گالی دی، جس سے مجھے غصہ آیا اور میں نے اس کے سر پر کلہاڑی دے ماری، اس طرح میں نے اس کو قتل کیا، نبی کریم ﷺ نے اس سے دریافت کیا: ''کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے جس کو تم اپنی جان کی طرف سے ادا کرو''؟ اس نے کہا: میرے پاس کپڑے اور کلہاڑی کے علاوہ کچھ نہیں ہے، آپ ﷺ نے دریافت کیا: ''تو پھر بتاؤ، کیا تمہاری قوم تم کو خرید لے گی''؟ اس نے کہا: میں اپنی قوم کے لیے اس سے زیادہ ہلکا ہوں، آپ ﷺ نے رسی اس کی طرف پھینک دی اور فرمایا: ''تمہارا قاتل تمہارے حوالے''۔

آدمی اس کو لے کر چلا گیا، جب وہ مڑ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ اس کو قتل کرے تو وہ بھی اسی کی طرح ہے''، وہ واپس آیا اور اس نے کہا: اللہ کے رسول! مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے کہا: ''اگر اس نے قتل کیا تو وہ بھی اسی کی طرح ہے''، جب کہ میں نے آپ کے حکم سے اس کو لیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نہیں چاہتے کہ وہ تمہارا اور تمہارا بھائی کا گناہ اُٹھائے''؟ اس نے کہا: کیوں نہیں؟ اللہ کے نبی!، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ اسی طرح ہے''۔ راوی کہتے ہیں کہ انھوں نے اس کی رسی پھینک دی اور اس کو چھوڑ دیا۔ امام مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔(۲)

۱۔ ابوداود ۴/ ۷۰۰۔ ۷۰۱، حدیث ۴۵۷۵

۲۔ مسلم ۳/ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸، حدیث ۳۲۔ ۱۶۸۰

جو اس حدیث کو اچھی طرح نہ سمجھے اس کو اس حدیث میں اشکال نظر آتا ہے، جب کہ اس میں کوئی اشکال نہیں ہے، کیوں کہ آپ ﷺ کا فرمان ''اگر وہ اس کو قتل کرے تو وہ بھی اسی کی طرح ہے'' سے مراد یہ نہیں ہے کہ وہ گناہ میں اس کی طرح ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ اس کو قتل کرے گا تو اس پر قتل کا گناہ باقی نہیں رہے گا، کیوں کہ اس نے دنیا میں اپنا حساب چکا دیا، چناں چہ وہ اور ولی (قصاص لینے کا حق دار) گناہ نہ ہونے میں یکساں ہو گئے، کیوں کہ ولی نے اس کو حق کی بنیاد پر قتل کیا، اور قاتل پر گناہ اس لیے نہیں ہوگا کہ اس سے قصاص لیا جا چکا، جہاں تک آپ ﷺ کے فرمان: ''اس کو تمہارا اور تمہارے ساتھی یعنی بھائی کا گناہ ہوگا'' کا تعلق ہے تو ولی کا گناہ اس کے بھائی کو قتل کر کے اس پر ظلم کرنے کا ہے اور مقتول کا گناہ اس کو قتل کرنے کا ہے، اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ وہ تمہارا اور تمہارے بھائی کے تمام گناہوں کا بوجھ اٹھائے گا۔

یہ قصہ اور وہ قصہ الگ ہے جس میں آپ نے قاتل کو ولی کے حوالے کیا تو اس نے کہا: اللہ کی قسم! اس کو مار ڈالنے کا میرا اردہ نہیں تھا، آپ نے فرمایا: ''اگر اس کی بات سچی ہے پھر بھی تم نے اس کو قتل کیا تو تم جہنم میں چلے جاؤ گے''، یہ سن کر اس آدمی نے اس کو چھوڑ دیا۔ امام ترمذی نے اس کو صحیح کہا ہے (۱)، اگر یہ دونوں قصے ایک ہی ہیں تو اس کی علت یہ ہوگی کہ اگر وہ اس کو قتل کرے تو گناہ میں وہ اس کی طرح ہی ہوگا۔ واللہ اعلم

۱۸۔ بعض حالات میں حاکم یا قاضی غلام کی آزادی کا اعلان کر سکتا ہے:

آپ ﷺ کے پاس ایک غلام چلاتے ہوئے آیا، آپ نے دریافت کیا: ''تمہیں کیا ہو گیا''؟ اس نے کہا: میرے آقا نے مجھے اپنی ایک باندی کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا تو اس نے میرا عضوِ تناسل کاٹ لیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس اس آدمی کو لے آؤ'' اس کو تلاش کیا گیا تو وہ نہیں ملا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''چلے جاؤ تم آزاد ہو''۔

۱۔ ترمذی ۴/۱۵، حدیث ۱۴۰۷

اس نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! میری مدد کس پر ضروری ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر مومن یا مسلمان پر ضروری ہے''۔ امام ابن ماجہ نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

۱۔ ابن ماجہ ۲/۸۹۴ حدیث ۲۶۸۰

قسامت (۱) کے سلسلے میں فتاویٰ امام المفتین

۱۔ رسول اللہ ﷺ نے اسلام سے پہلے والے طریقے پر ہی قسامت کو باقی رکھا، اور رسول اللہ ﷺ نے ایک مقتول کے سلسلے میں انصار کے چند لوگوں کے درمیان اس کا فیصلہ کیا جس کا دعویٰ انھوں نے یہودیوں کے خلاف کیا تھا۔ امام مسلم نے اس کو روایت کیا ہے (۲)

۲۔ آپ ﷺ نے مُحَیِّصہ کے سلسلے میں فیصلہ کیا کہ مقتول کے پچاس اولیا اس کے قتل کرنے والے ملزم کے خلاف قسم کھائیں تو اس کی پوری دیت ان کے حوالہ کی جائے گی، انھوں نے قسم کھانے سے انکار کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم کو یہودی اپنی پچاس قسموں سے بری کریں گے'' (۳)، انھوں نے انکار کیا تو آپ نے اپنے پاس سے سو اونٹ اس کا خون بہا دیا۔ متفق علیہ (۴)

امام مسلم کی روایت میں ہے ''صدقہ کے سو اونٹ سے خون بہا ادا کیا''۔ (۵)

امام نسائی کی روایت میں ہے: چناں چہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی دیت ان پر تقسیم کی اور نصف دیت سے ان کا تعاون کیا۔ (٦)

۱۔ قسامت: قسم سے مشتق ہے، یعنی حلف برداری، اصطلاح میں قسامت اس کو کہتے ہیں کہ اگر کہیں کوئی شخص مقتول ملے اور قاتل کا پتہ نہ چلے تو مقتول کے پچاس وارثین اپنے کو اس کے خون کا وارث ثابت کرنے کے لیے قسم کھائیں، اگر پورے پچاس نہ ہوں تو جتنے موجود ہوں وہ پچاس قسمیں کھائیں، اور شرط یہ ہے کہ ان میں کوئی بچہ، عورت، دیوانہ یا غلام نہ ہو، یا جن پر قتل کا الزام ہو وہ پچاس قسمیں کھائیں، اگر مدعی اس طرح قسمیں کھائیں تو وہ دیت یعنی خون بہا کے حق دار ہوں گے، اور متہم یعنی مدعی علیہ قسمیں کھائیں تو ان پر دیت واجب نہ ہوگی (فیصل)۔

۲۔ مسلم ۳/۱۲۹۵ حدیث ۸۔ ۱٦٧٠

۳۔ یعنی تم قسم کھانے کے لیے تیار نہیں تو یہودی پچاس قسمیں کھائیں گے اور جھگڑا ختم ہو جائے گا اور تمہیں قسم کھانے کی ضرورت نہیں پڑے گی، تم اس سے محفوظ رہو گے (فتح الباری ۱۲/ ۲۷۸) (فیصل)۔

۴۔ بخاری: ۱۲/ ۲۳۰۔ ۲۳۱ حد ٦٨٩٩، مسلم: ۳/ ۱۲۹۲ حد ۲۔ ۱٦٦٩

۵۔ مسلم ۳/ ۱۲۹۴ حد ۵۔ ۱٦٦٩ — ٦۔ نسائی ۸/ ۳۸۰، حدیث ۴۷۳۴

۳۔ آپ ﷺ نے فیصلہ کیا کہ: ”کسی کو دوسرے کے جرم میں پکڑا نہ جائے، بیٹے کے جرم میں والد کو نہ پکڑا جائے اور نہ والد کے جرم میں بیٹے کو پکڑا جائے“۔(۱)

اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک کے جرم کے بدلے دوسرے کو نہ پکڑا جائے یعنی ایک شخص دوسرے کے گناہ کا بوجھ نہ اٹھائے۔

۴۔ آپ ﷺ نے فیصلہ کیا: ”اگر کوئی مارا جائے اور اس کا قاتل معلوم نہ ہو یا آپسی دشمنی کی وجہ سے پتھر یا کوڑے سے مارا جائے تو اس کی دیت قتلِ خطا کی ہے، اور جو عمداً قتل کرے تو اس کو گرفتار کیا جائے، جو اس کے اور سزا کے درمیان حائل ہو جائے تو اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے“۔ امام ابوداود نے اس کو روایت کیا ہے۔(۲)

۵۔ آپ ﷺ نے فیصلہ کیا کہ: ”کان ہدر ہے، اس میں قصاص نہیں ہے، جانور ہدر ہے، کنواں ہدر ہے“ متفق علیہ(۳)

آپ ﷺ کے فرمان ”کان ہدر ہے“ کے سلسلے میں دو اقوال ہیں:

۱) اگر کوئی کان کی کھدائی کے لیے کسی کو اجرت پر رکھے اور وہ اس میں گر کر مر جائے تو ہدر ہے یعنی کام لینے والے پر قصاص نہیں ہے، اس قول کی تائید آپ ﷺ کے بعد والے فرمان سے بھی ہوتی ہے: ”کنواں ہدر ہے اور جانور ہدر ہے“۔

۲) اس میں زکاۃ نہیں ہے، اس قول کی تائید آپ ﷺ کے بعد والے فرمان: ”اور دفینے میں پانچواں حصہ زکاۃ ہے“ سے ہوتی ہے، آپ نے کان اور دفینے میں فرق کیا ہے، چناں چہ دفینہ ملنے پر پانچواں حصہ فرض کیا گیا ہے، کیوں کہ یہ جمع شدہ مال ہے جو تکلیف اور

۱۔ ابن ماجہ: ۲/۸۹۰ حدیث ۲۶۶۹ ۲۔ ابوداود ۴/۱۴۲/۷ حدیث ۴۵۹۱

۳۔ بخاری: ۳/۳۶۴ حد ۱۴۹۹، مسلم: ۳/۱۳۳۴ حد ۴۵۔۱۷۱۰

تھکن کے بغیر حاصل ہوتا ہے، اور آپ نے کان پر زکاۃ مقرر نہیں کی ہے، کیوں کہ اس کے نکالنے میں تکلیف اور تھکن ہے۔ واللہ اعلم (۴)

۴۔ اور جہاں تک آپ ﷺ کے ارشاد گرامی "البئر جبار" (کنواں ہدر ہے) کا تعلق ہے، اس کا ایک مطلب تو وہی ہے جو کان کا ہے، یعنی کنواں کھودنے کے لیے کسی کو مزدور رکھے اور وہ اس میں گر کر مر جائے تو اس میں نہ قصاص ہے اور نہ دیت، اسی طرح اپنی زمین یا کسی بھی غیر آباد زمین میں جو کسی کی ملکیت والی نہ ہو، اس میں کوئی کنواں کھودے اور اس میں کوئی انسان یا جانور گر کر مر جائے تو اس پر نہ قصاص ہے، نہ کسی طرح کا کوئی تاوان، اور "جبار العجماء" (جانور ہدر ہے جس کا ترجمہ کیا گیا ہے)۔ کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کا جانور چھوٹ کر بھاگ جائے اور کوئی اس کی زد میں آکر مر جائے تو مالک کی کوئی ذمے داری نہیں (فتح الباری ۱۲/ ۳۰۵۔۳۰۶) "فیصل"

حدِ زنا کے سلسلے میں فتاویٰ امام المفتین صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ اگر شادی شدہ عورت کے ساتھ نوجوان زنا کرے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے دریافت کیا: میرا بیٹا اِس شخص کے پاس ملازم تھا، جس نے اِس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا تو میں نے فدیہ میں ایک سو بکری اور خادم دیے، میں نے بہت سے اہل علم سے دریافت کیا تو انھوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کو ایک سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال جلاوطن کیا جائے گا اور اس کی بیوی کو سنگ سار کیا جائے گا؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، میں تم دونوں کے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ذریعے فیصلہ کروں گا، ایک سو بکریاں اور خادم تم کو واپس کیے جائیں گے، تمہارے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال جلاوطن کیا جائے، انیس! تم اس عورت کے پاس جاؤ اگر وہ اعتراف کرے تو اس کو سنگ سار کرو''، اس نے اعتراف کیا تو اس کو سنگ سار کیا گیا۔ متفق علیہ(۱)

غیر شادی شدہ زانی کے سلسلے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سال جلاوطن اور حد نافذ کرنے کا فیصلہ کیا۔ امام بخاری نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۲)

۱۔ بخاری:۱۲/۱۳۶۔۱۳۷، حدیث ۶۸۲۷۔۶۸۲۸، مسلم:۳/۱۳۲۴۔۱۳۲۵ حدیث ۲۵۔۱۶۹۷/۱۶۹۸

۲۔ بخاری۱۲/۱۵۶۔۱۵۷ حدیث ۶۸۳۳

۲۔ اگر شادی شدہ مرد شادی شدہ عورت کے ساتھ اور غیر شادی شدہ مرد باکرہ کے ساتھ زنا کرے:

آپ ﷺ نے فیصلہ کیا کہ ''شادی شدہ مرد شادی شدہ عورت کے ساتھ زنا کرے تو سو کوڑے مارے جائیں گے پھر سنگ سار کیا جائے گا، غیر شادی شدہ شخص باکرہ کے ساتھ زنا کرے تو سو کوڑے مارے جائیں گے پھر ایک سال جلاوطن کیا جائے گا''۔ امام مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

۳۔ تورات میں زنا کی سزا سنگساری:

آپ ﷺ کے پاس یہود آئے اور انھوں نے کہا: ہم میں سے ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کیا ہے؟

آپ ﷺ نے ان سے دریافت کیا: ''رجم کے سلسلے میں تم تورات میں کیا حکم پاتے ہو؟''۔

انھوں نے کہا: ہم ان کو رسوا کرتے ہیں پھر ان کو کوڑے مارے جاتے ہیں، یہ سن کر عبداللہ بن سلام نے کہا: تم نے جھوٹ کہا، اس میں رجم کا حکم ہے، چناں چہ وہ تورات لے آئے اور اس کو کھولا، ایک یہودی نے اپنا ہاتھ رجم والی آیت پر رکھا اور اس سے بعد والی آیت اور اس سے پہلے والی آیت پڑھی، عبداللہ بن سلام نے کہا: اپنا ہاتھ ہٹاؤ، اس نے اپنا ہاتھ ہٹایا تو اس میں رجم والی آیت تھی۔

پھر انھوں نے کہا: محمد! انھوں نے سچ کہا، اس میں رجم والی آیت ہے، چناں چہ آپ نے ان دونوں کو رجم کرنے کا حکم دیا، پس ان دونوں کو رجم کیا گیا۔ متفق علیہ(۲)

۱۔ مسلم ۳/۱۳۱۶۔۱۳۱۷ حدیث ۱۳۔۱۶۹۰

۲۔ بخاری: ۱۲/۱۶۶، حدیث ۶۸۴۱، مسلم: ۳/۱۳۲۶، حدیث ۲۶۔۱۶۹۹

امام ابوداود(۱) کی روایت میں ہے کہ ان میں سے ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کیا تو انھوں نے کہا: اس نبی کے پاس ان کا فیصلہ لے جاؤ، کیوں کہ اس کو تخفیف اور آسان احکام کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے، اگر وہ رجم سے ہلکی سزا کا فتویٰ دیں گے تو ہم اس کو قبول کریں گے، اور اس فتویٰ کے ذریعے ہم اللہ کے پاس حجت پیش کریں گے، ہم کہیں گے: یہ آپ کے ایک نبی کا فتویٰ ہے، یہ بات طے کر کے وہ آپ کے پاس آئے جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے، انھوں نے دریافت کیا: ابوالقاسم! آپ کی کیا رائے ہے، ہم میں سے ایک مرد اور ایک عورت کے سلسلے میں جنھوں نے زنا کیا ہے؟ آپ نے کوئی بات نہیں کی، بلکہ ان کی دینی درس گاہ پہنچے اور دروازہ پر کھڑے ہو کر فرمایا: ''میں تم کو اس اللہ کا حوالہ دے کر پوچھتا ہوں جس نے موسیٰ پر تورات نازل کی: جب شادی شدہ زنا کرے تو تورات میں تم اس کا کیا حکم پاتے ہو''؟ انھوں نے کہا: اس کے چہرے پر کالک ملی جاتی ہے اور گھوڑے پر الٹے منھ بٹھا کر چکر لگوایا جاتا ہے اور کوڑے مارے جاتے ہیں، البتہ ان میں سے ایک نوجوان خاموش رہا، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو خاموش دیکھا تو اس کی طرف دیکھ کر اللہ کا واسطہ دے کر پوچھا، اس نے کہا: آپ نے ہم سے اللہ کا واسطہ دے کر پوچھا ہے، ہم تورات میں رجم کا حکم پاتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے سب سے پہلے اللہ کے حکم میں کب تخفیف کی''؟ اس نے کہا: ہمارے ایک بادشاہ کے رشتے دار نے زنا کیا تو اُس نے اِس زانی کو رجم کی سزا نہیں دی، پھر ایک عام آدمی نے زنا کیا تو اسی بادشاہ نے اس کو رجم کرنا چاہا، لیکن قوم اس کے آڑے آئی اور انھوں نے کہا: ہمارے آدمی کو اس وقت تک رجم کرنے نہیں دیا جائے گا جب تک ہم آپ کے آدمی کو رجم نہ کریں، چناں چہ انھوں نے اس سزا پر صلح کی، یہ سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تورات میں موجود حکم کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں''، چناں چہ ان کو رجم کیا گیا۔

۱۔ ابوداود ۴/ ۵۹۸۔۵۹۹ حدیث ۴۴۵۰

امام ابوداود(۱) ہی کی ایک روایت میں ہے: آپ نے گواہوں کو بلایا تو آپ کے پاس چار گواہ آئے اور انھوں نے گواہی دی کہ انھوں نے مرد کے ذکر کو عورت کی فرج میں سرمہ دانی میں سرمہ کی سلائی کی طرح دیکھا ہے۔

۴۔ حد زانی کو پاک کرتی ہے اور اس کو اللہ کے عذاب سے بچاتی ہے:

آپ ﷺ سے حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نے درخواست کی کہ آپ ان کو پاک کریں، انھوں نے کہا: میں نے زنا کیا ہے، آپ نے ان کی قوم کے پاس ایک شخص کو بھیج کر دریافت کیا: ''کیا تم لوگوں کو اس کی عقل میں کسی فتور کا علم ہے جس کی وجہ سے تمھیں اس میں کوئی غیر معروف چیز نظر آتی ہے؟''، انھوں نے کہا: جہاں تک ہم جانتے ہیں وہ ہمارے ٹھیک ٹھاک لوگوں میں سے ہیں، اور پختہ عقل والے ہیں، ماعز نے چار مرتبہ اقرار کیا، پانچویں دفعہ حضور اکرم ﷺ نے ان سے پوچھا: ''کیا تم نے اس کو کریدا ہے''؟ انھوں نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے دریافت کیا: ''یہاں تک کہ تمھاری وہ چیز اس کی اُس چیز میں داخل ہوگئی تھی''؟ انھوں نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے دریافت کیا: ''جس طرح سرمے کی سلائی سرمہ دانی میں اور ڈول کنویں میں غائب ہو جاتے ہیں''؟ انھوں نے کہا: جی ہاں، میں نے اس کے ساتھ حرام طریقے سے اسی طرح کا کام کیا ہے جس طرح ایک مرد اپنی بیوی کے ساتھ حلال طریقہ سے کرتا ہے، آپ ﷺ نے دریافت کیا: ''اس بات سے تم کیا چاہتے ہو''؟ انھوں نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے پاک کریں، آپ نے ایک آدمی کو حکم دیا تو اس نے ان کا منہ سونگھ کر دیکھا کہ انھوں نے شراب تو نہیں پی ہے، پھر آپ نے ان کو رجم کا حکم دیا تو ان کو رجم کیا گیا، ان کے لیے گڑھا نہیں کھودا گیا، جب ان کو پتھر لگا تو وہ تیز بھاگنے لگے، اسی دوران میں ان کا گزر ایک شخص سے ہوا جس کے پاس اونٹ کا جبڑا تھا، اس نے جبڑے سے مارا اور دوسرے لوگوں نے بھی اس کو مارا، یہاں تک

۱۔ ابوداود ۴/۶۰۰۔۶۰۱ حدیث ۴۴۵۲

کہ ماعز کی موت ہوگئی، یہ بات سن کر نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم لوگوں نے اس کو کیوں نہیں چھوڑا، اس کو میرے پاس کیوں نہیں لے آئے؟“۔(۱)

اس واقعہ کے بعض طرق میں ہے کہ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”تم نے اپنے خلاف چار گواہی دی ہے، ان کو لے جاؤ اور رجم کرو“(۲)

دوسری سند سے یہ روایت ہے(۳): جب انھوں نے اپنے خلاف چار گواہی دی تو نبی ﷺ نے ان کو بلایا اور دریافت کیا: ”تمھیں جنون تو نہیں ہے“؟ انھوں نے کہا: نہیں، آپ نے دریافت کیا: ”کیا تم شادی شدہ ہو“؟ انھوں نے کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: ”اس کو لے جاؤ اور رجم کرو“۔

بعض دوسری سندوں (۴) سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے دو ساتھیوں کو کہتے ہوئے سنا، ان میں سے ایک دوسرے سے کہہ رہا تھا: کیا تم نے اس شخص کو نہیں دیکھا، اللہ نے اس کی پردہ پوشی کی تھی لیکن اس کے نفس کو چین نہیں آیا، یہاں تک کہ کتے کی طرح سنگ سار کیا گیا، آپ ﷺ یہ سن کر خاموش رہے، پھر تھوڑی دیر چلے ہی تھے کہ آپ کا گزر ایک گدھے کی سڑی لاش سے ہوا جس کی ٹانگیں اٹھی ہوئی تھیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”فلاں اور فلاں کہاں ہیں“؟ انھوں نے کہا: ہم یہاں ہیں اللہ کے رسول!، آپ نے فرمایا: ”اترو اور اس گدھے کی سڑی لاش میں سے کھاؤ، ان دونوں نے کہا: اللہ کے نبی! یہ کون کھائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم دونوں نے ابھی ابھی اپنے بھائی کو بے آبرو نہیں کیا تھا، جو اس چیز کے کھانے سے زیادہ سخت ہے، اس ذات کی قسم! جس کے قبضے میں میری جان ہے، اب وہ جنت کی نہروں میں ڈبکیاں لگا رہے ہیں“۔

بعض طرق (۵) میں ہے کہ آپ ﷺ نے ماعز سے فرمایا: ”شاید تم نے خواب میں دیکھا ہے، شاید تم کو مجبور کیا گیا ہے“۔ یہ سب الفاظ صحیح ہیں۔

۱۔[ابوداود (۴۴۱۹ و ۴۴۲۸) ابن قیم نے یہاں کئی روایتوں کو ملا دیا ہے۔] ۲۔ابوداود: ۴/ ۵۷۹ حد ۴۴۲۶
۳۔(بخاری: ۱۲/ ۱۳۶، حدیث ۶۸۲۵)، ۳۔ابوداود: ۴/ ۵۸۰۔۵۸۱ حدیث ۴۴۲۸، ۴۔مسند احمد: ۱/ ۱۴۰

بعض روایتوں میں ہے کہ آپ نے ان کے لیے ایک گڑھا کھودنے کا حکم دیا۔

امام مسلم نے اس کو روایت کیا ہے(۱)، یہ بشیر بن مہاجر کی روایت میں غلطی سے آیا ہے، اگرچہ امام مسلم نے یہ روایت صحیح مسلم میں نقل کی ہے، کیوں کہ ثقہ سے بھی کبھی غلطی ہوتی ہے۔ امام احمد اور ابوحاتم رازی نے اس حدیث پر کلام کیا ہے، غامدیہ کے لیے گڑھا کھودنے سے یہ وہم ہوا ہے کہ جو بات غامدیہ کے سلسلے میں تھی وہ ماعز سے متعلق بیان میں آگئی۔ واللہ اعلم۔

آپ ﷺ کے پاس غامدیہ (قبیلہ غامد کی ایک عورت) آئی اور اس نے کہا: میں نے زنا کیا ہے، آپ مجھے پاک کیجیے، آپ نے اس کو واپس کیا تو اس نے کہا: آپ مجھے اسی طرح واپس کررہے ہیں جس طرح آپ نے ماعز کو واپس کیا تھا؟ اللہ کی قسم! میں حاملہ ہوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''چلی جاؤ، یہاں تک کہ تم کو بچہ ہو جائے''، جب اس کو بچہ ہوا تو وہ کپڑے میں لپیٹ کر لے آئی اور کہا: یہ لیجیے، بچہ ہو گیا، آپ نے فرمایا: ''جاؤ اور اس کو دودھ پلاؤ، یہاں تک کہ یہ بچہ دودھ پینا چھوڑ دے''، جب اس کا دودھ چھڑایا تو اس کو لے آئی، جب کہ بچے کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا تھا، اس نے کہا: یہ لیجیے، میں نے اس کا دودھ چھڑایا ہے اور اس نے کھانا کھانا شروع کیا ہے، آپ نے بچے کو ایک مسلمان کے حوالے کیا پھر آپ نے حکم دیا کہ اس کے سینے تک گڑھا کھودا جائے، پھر آپ نے لوگوں کو رجم کرنے کا حکم دیا، خالد بن ولید ایک پتھر لے آئے اور اس کو مارا، جس کی وجہ سے ان کے چہرے پر خون اڑ گیا، انھوں نے اس کو گالی دی، آپ ﷺ نے یہ گالی سنی تو فرمایا: ''رکو خالد! اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ظالمانہ ٹیکس لینے والا بھی ایسی توبہ کرے تو اس کی مغفرت ہو جائے، پھر آپ نے اس کو گڑھے سے نکالنے کا حکم دیا، اور آپ نے خود اس کی نمازِ جنازہ پڑھائی پھر اس کو دفن کیا

۱۔ مسلم ۳/۱۳۲۳ حدیث ۲۳۔۱۶۹۵

گیا۔ امام مسلم نے اس کو روایت کیا ہے(۱)

آپ ﷺ کے پاس ایک شخص نے آ کر کہا: اللہ کے رسول! مجھ پر حد واجب ہوگئی ہے، پس آپ مجھ پر حد نافذ کیجیے، آپ نے اس سے متعلق کچھ دریافت نہیں کیا، اتنے میں نماز کا وقت آ گیا تو انھوں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، نماز کے بعد آپ کے سامنے کھڑے ہو کر کہا: اللہ کے رسول! مجھ پر حد واجب ہوگئی ہے، پس آپ مجھ پر اللہ کا حکم نافذ کیجیے، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی ہے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں، پڑھی تو ہے؟!۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے تمہارے گناہ کو معاف کر دیا ہے'' یا آپ نے فرمایا: ''تم پر حد نافذ کی ہے'' متفق علیہ(۲)

اس حدیث کی توجیہ میں اختلاف ہے، کچھ علماء نے کہا ہے: اس شخص نے حد کا تو اقرار کیا تھا لیکن اس کی تعیین نہیں کی تھی، اس صورت میں امام پر اس سے استفسار کرنا ضروری نہیں ہے، اگر وہ اس کی تعیین کرتا تو آپ ﷺ اس پر حد نافذ کرتے جس طرح آپ نے ماعز پر حد نافذ کی تھی۔

دوسرے کچھ علماء نے کہا ہے: بلکہ اللہ نے توبہ کی وجہ سے اس کو معاف کر دیا اور گناہ سے توبہ کرنے والا گناہ سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے گویا اس نے کوئی گناہ ہی نہیں کیا، اسی بنیاد پر جو کوئی شخص گرفتار کیے جانے سے پہلے گناہ سے توبہ کر لے تو اس سے حقوق اللہ معاف ہو جاتے ہیں، جس طرح محارب گرفتار ہونے سے پہلے معافی طلب کرے تو اس کو معاف کیا جاتا ہے۔ یہی صحیح قول ہے۔

آپ ﷺ سے ایک شخص نے دریافت کیا: میں نے ایک عورت کا بوسہ لیا ہے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ''وَاَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ

۱۔ مسلم ۳/ ۱۳۲۳۔۱۳۱۴ حدیث ۲۳۔۱۶۹۵

۲۔ بخاری: ۱۲/ ۱۳۳ حد ۶۸۲۳، مسلم: ۴/ ۲۱۱۷ حد ۴۴۔۲۷۶۴

الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَٰلِكَ ذِكْرَىٰ لِلذَّاكِرِينَ ''(ھود۱۱۴) اور آپ نماز کی پابندی رکھیے، دن کے دونوں سروں پر اور رات کے کچھ حصوں میں، بے شک نیک کام مٹا دیتے ہیں برے کاموں کو، یہ بات ایک نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لیے۔ اس شخص نے دریافت کیا: کیا یہ میرے لیے خاص حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ میری امت کے ہر اس شخص کے لیے یہ حکم ہے جو اس پر عمل کرے'' متفق علیہ (۱)

ان لوگوں نے اس کو اپنی دلیل بنایا ہے جن کا خیال ہے کہ تعزیر کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ امام معاف کرسکتا ہے، اس میں اس کی کوئی دلیل نہیں ہے، آپ اس پر غور کریں، آپ کو بھی معلوم ہو جائے گا۔

ایک عورت نماز کے ارادے سے نکلی تو ایک شخص نے اس کو دبوچ لیا اور اس سے اپنی ضرورت پوری کی، اس عورت نے چلایا تو وہ بھاگ گیا، اس عورت کے پاس سے دوسرے شخص کا گزر ہوا تو لوگوں نے اس کو پکڑا اور اس عورت نے بھی یہی سمجھا کہ یہ وہی شخص ہے، اس نے کہا: اسی نے میرے ساتھ بدکاری کی ہے، چناں چہ وہ لوگ اس کو آپ کے پاس لے آئے تو آپ نے اس شخص کو رجم کرنے کا حکم دیا، یہ دیکھ کر اس عورت کے ساتھ زبردستی کرنے والا کھڑا ہو گیا اور اس نے کہا: میں نے یہ کام کیا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تم چلی جاؤ، اللہ نے تمھیں معاف کردیا اور اس شخص سے بھلی بات کہی''، لوگوں نے دریافت کیا: کیا ہم اس کو رجم نہ کریں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، انھوں نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر مدینہ والے ایسی توبہ کریں تو ان سب کی طرف سے قبول ہو''۔ امام احمد اور اہل سنن نے اس کو روایت کیا ہے (۲)

اس سے بہتر فتویٰ اور اس سے بہتر کوئی حکم نہیں ہے۔

پھر آپ نے بے گناہ شخص کو رجم کرنے کا حکم کیوں دیا؟

۱۔ بخاری: ۸/۳۵۵ حد ۴۶۸۷، مسلم: ۴/۲۱۱۵۔۲۱۱۶ حد ۳۹۔۲۷۶۳

۲۔ احمد: ۶/۳۹۹، ابوداود: ۴/۵۴۱۔۵۴۲ حدیث ۴۳۷۹، ترمذی: ۴/۴۵۔۲۶ حدیث ۱۴۵۴، نسائی: ۴/۳۱۳۔۳۱۴ حدیث ۷۳۱۱

اگر وہ پہلے انکار کرتا تو آپ اس کو رجم کرنے کا حکم نہیں دیتے، لیکن جب اس کو پکڑا گیا اور اس عورت نے کہا کہ یہ وہی ہے تو اس نے نہ انکار کیا اور نہ اپنا دفاع کیا، اور رہوا یہ کہ لوگ اس کو مجرم کی شکل میں لے آئے اور عورت کا یہ کہنا ''یہ وہی ہے'' اور اس کا مجرم کی طرح خاموش رہنا ایسے قرائن ہیں جو مرد کی طرف سے اپنی بیوی کو لعان کرنے کی صورت میں اس عورت کے خاموش رہنے کی وجہ سے اس پر حد نافذ کیے جانے کے قرائن سے زیادہ طاقت ور ہیں۔ یہ بات قابلِ غور ہے۔

قتل وخون، حدود اور اموال میں لوث (غیر واضح ثبوت) کی تاثیر

لوث یہ ہے کہ مقتول مرنے سے پہلے اقرار کرے کہ فلاں نے مجھے قتل کیا ہے یا دو گواہ اس بات کی گواہی دیں کہ ان دونوں کے درمیان دشمنی تھی یا اس نے مقتول کو دھمکی دی تھی یا اس طرح کی کوئی دوسری دلیل ہو۔

قتل وخون، حدود اور مال کے معاملات میں لوث اثر انداز ہوتا ہے، قتل وخون میں قسامت کے مسئلہ پر اس کا اثر ہوتا ہے اور حدود میں لعان کے مسئلہ پر۔

جہاں تک مال کا تعلق ہے تو سفر میں کی گئی وصیت کے معاملے میں اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر معلوم ہو جائے کہ دونوں گواہوں اور ان دونوں شخصوں نے جنھیں وصیت کی گئی ہے ظلم کیا ہے اور دھوکا دیا ہے تو وارثین میں سے دو آدمی اپنے استحقاق پر قسم کھائیں گے اور فیصلہ ان کے حق میں کیا جائے گا، یہی حکم ہے، اس کے علاوہ کوئی دوسرا حکم نہیں، کیوں کہ لوث کا اعتبار خون، قتل اور حدود میں ہوتا ہے تو مال میں اس پر بدرجہ اولیٰ عمل کیا جائے گا، اللہ کے نبی حضرت سلیمان علیہ السلام نے نسب کے سلسلے میں اسی کے مطابق فیصلہ کیا ہے، حالاں کہ عورت نے اس بات کا اعتراف کیا تھا کہ وہ اس کا لڑکا نہیں ہے، بلکہ وہ دوسری عورت کا لڑکا ہے، اس کے باوجود حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا: وہ تمہارا لڑکا ہے۔

اس قصہ میں امام نسائی نے کئی عناوین قائم کیے ہیں: حاکم کے لیے اس بات کی گنجایش ہے کہ وہ صرف دھمکانے کے لیے کہے: میں اس طرح کروں گا تاکہ حق واضح

ہو جائے، پھر اس پر دوسرا عنوان قائم کیا ہے، "محکوم علیہ کے اعتراف کے برخلاف فیصلہ کرنا"، جب حاکم کے سامنے یہ بات واضح ہو جائے کہ اعتراف حق پر مبنی نہیں ہے، یہی وہ علم ہے جو استنباط اور دلیل سے حاصل ہوا ہے، پھر اس پر تیسرا عنوان قائم کیا ہے، "حاکم کا اپنے منصب یا اپنے سے عظیم شخص کے فیصلے کو کالعدم کرنا"۔

میں کہتا ہوں: اس میں ان لوگوں کی تردید ہے جو کہتے ہیں کہ ان دونوں کے درمیان نسب کے لیے آپ علیہ السلام کا فیصلہ مال کے فیصلہ کی طرح ہے، اس سے یہ نتیجہ بھی اخذ کیا جا سکتا ہے کہ حاکم کے حکم سے اصلیت اور حقیقت نہیں بدلتی، اس میں علم نافع کی قسموں میں سے ایک عجیب اور لطیف قسم ہے اور وہ ہے اللہ کے قانون پر اس کی تقدیر سے استدلال کرنا، کیوں کہ سلیمان علیہ السلام نے اس بات سے استدلال کیا کہ اللہ نے اس بات کو مقدر کیا اور چھوٹی عورت کے دل میں رحم وشفقت کا مادہ پیدا کیا جس کی وجہ سے اس نے انکار کیا کہ بچے کے دو ٹکڑے کر دیے جائیں، کیوں کہ وہ اسی کا بیٹا ہے، اس استدلال میں قوت اس بات سے پیدا ہوئی کہ دوسری عورت بچے کو دو ٹکڑے کرنے پر راضی ہو گئی اور اس نے کہا: جی ہاں، آپ اس کے ٹکڑے کر دیجیے، یہ بات کسی ماں کی زبان سے نہیں نکل سکتی بلکہ یہ بات حاسد کی زبان سے نکلتی ہے، جو چاہتا ہے کہ جو نعمت سے بہرہ مند ہو رہا ہے اس کو زوالِ نعمت کی وجہ سے افسوس اور غم ہو، جس طرح خود کو اس بات کا افسوس ہے کہ وہ اس نعمت سے محروم ہے، اس حکم اور اس فہم سے بہتر کوئی دوسرا حکم اور فہم نہیں ہو سکتا، اگر اس طرح کی فہم وذکاوت حاکم میں موجود نہ ہو تو لوگوں کے حقوق ضائع ہو جاتے ہیں، یہ کامل شریعت اس طرح بھی مثالوں سے بھری ہوئی ہے۔

کھانے پینے کی چیزوں میں فتاویٰ امام المفتین صلی اللہ علیہ وسلم

ا۔لہسن اور پیاز کا حکم:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے لہسن کے بارے میں دریافت کیا گیا: کیا یہ حرام ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں، لیکن میں اس کو بو کی وجہ سے ناپسند کرتا ہوں''۔ امام مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا ہمارے لیے پیاز حلال ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیوں نہیں، لیکن مجھے وہ چیز ڈھانک لیتی ہے جو تم کو نہیں ڈھانکتی'' امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے(۲) (یعنی میرے پاس فرشتے آتے جاتے رہتے ہیں)

۲۔گوہ کا حکم:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے گوہ کے بارے میں دریافت کیا گیا: کیا وہ حرام ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں، یہ میری قوم کی سرزمین میں نہیں پایا جاتا، اس

ا۔مسلم ۳/۱۶۲۳ حدیث ۱۷۰۔۲۰۵۳

۲۔مسند امام احمد ۵/۴۱۴

لیے مجھے اس سے گھن آتی ہے'' متفق علیہ (۱)

۳۔ گھی، مکھن اور جنگلی گدھا:

آپ ﷺ سے گھی، مکھن اور جنگلی گدھے کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''حلال وہ ہے جس کو اللہ نے اپنی کتاب میں حلال کیا ہے اور حرام وہ ہے جس کو اللہ نے اپنی کتاب میں حرام کیا ہے، جس سے وہ خاموش ہے وہ ان چیزوں میں سے ہے جس کو اللہ نے معاف کیا ہے'' امام ابن ماجہ نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۲)

۴۔ پالتو گدھوں کا گوشت:

آپ ﷺ سے پالتو گدھوں کے گوشت کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ اس شخص کے لیے جائز نہیں ہے جو اس بات کی گواہی دے کہ میں اللہ کا رسول ہوں''۔ امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۳)

۵۔ بجو اور بھیڑیا:

آپ ﷺ سے بجو کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا کوئی بجو کھاتا ہے''؟

آپ ﷺ سے بھیڑیے کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا کوئی بھلا آدمی بھیڑیا کھاتا ہے'' امام ترمذی نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۴)

امام ابن ماجہ کی روایت میں ہے (۵): راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! بجو کے سلسلے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

۱۔ بخاری: ۹/۶۶۳ حدیث ۵۵۳۷، مسلم: ۳/۱۵۴۳ حدیث ۴۳۔۱۹۴۵، ۲۔ ابن ماجہ ۲/۱۱۱۷ حدیث ۳۳۶۷

۳۔ مسند احمد، ۴/۱۹۴، ۴۔ ترمذی ۴/۲۲۲۔۲۲۳ حدیث ۱۷۹۲، ۵۔ ابن ماجہ ۲/۱۰۷۸ حدیث ۳۲۳۷

آپ ﷺ نے فرمایا: ''بجو کون کھائے گا''۔ اگر بجو کھانا جائز ہونے کے سلسلے میں وارد حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث صحیح ہے تو آپ کے دل میں کوئی بات رہی ہوگی، یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس کو نہ کھانا ناپسندیدگی یا احتیاط کی بنیاد پر ہے۔

۶۔ اس گوشت کو کھانے کا حکم جس کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ ذبح کے وقت اللہ کا نام لیا گیا ہے یا نہیں:

آپ ﷺ سے حضرت عائشہ نے دریافت کیا: لوگ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں، ہمیں معلوم نہیں رہتا کہ اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے یا نہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اللہ کا نام لو اور کھاؤ'' امام بخاری نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

۷۔ کیا وہ کھائیں جس کو ہم نے مار ڈالا ہے اور وہ نہ کھائیں جس کو اللہ نے مارا ہے؟

آپ ﷺ سے ایک شخص نے دریافت کیا: کیا وہ کھائیں جس کو ہم نے قتل کیا ہے اور وہ نہ کھائیں جس کو اللہ نے مارا ہے؟

اللہ نے یہ آیت نازل کی: ''وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ'' (انعام ۱۲۱) اور اس (جانور) کو مت کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو۔ اسی طرح ابوداؤد نے روایت کی ہے(۲) کہ یہ سوال یہودیوں نے کیا تھا، اس قصے کے سلسلے میں مشہور یہ ہے کہ مشرکین نے یہ سوال پیش کیا تھا، یہ بات صحیح ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ یہ سورت مکی ہے اور یہود مردار کو مسلمانوں کی طرح ہی حرام مانتے ہیں، پھر وہ یہ سوال کیسے کر سکتے ہیں، جب

۱۔ بخاری ۹/۶۳۴ حدیث ۵۵۰۷

۲۔ ابوداود ۳/۲۳۶ حدیث ۲۸۱۹

کہ وہ اسی حکم کو مانتے ہیں؟ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی ہے: ''وَاِنَّ الشَّیٰطِیْنَ لَیُوْحُوْنَ اِلٰی اَوْلِیٰٓئِھِمْ لِیُجَادِلُوْکُمْ'' اور یقیناً شیاطین اپنے دوستوں کو تعلیم دیتے ہیں تا کہ یہ تم سے (بیکار) جدال کریں، (الانعام ۱۲۱) اس سوال کا مقصد دراصل اس بارے میں مناقشہ کرنا ہے، اور یہود اس بارے میں مناقشہ کر ہی نہیں سکتے تھے۔ امام ترمذی نے ایسے الفاظ میں اس کو روایت کیا ہے(۱)، جن کے ظاہری الفاظ سے پتہ چلتا ہے کہ بعض مسلمانوں نے یہ سوال کیا، امام ترمذی کے الفاظ یہ ہیں: چند لوگ نبی ﷺ کے پاس آئے اور انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! کیا وہ کھائیں جس کو ہم نے مار ڈالا ہے اور وہ نہ کھائیں جس کو اللہ نے مارا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ''فَکُلُوْا مِمَّا ذُکِرَ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ...... '' جس جانور پر اللہ کا نام لیا جائے اس میں سے کھاؤ، اگر تم اس کے احکام پر ایمان رکھتے ہو، اور کون امر اس کا باعث ہوسکتا ہے کہ تم ایسے جانور میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو، حالاں کہ اللہ تعالیٰ نے ان سب جانوروں کی تفصیل بتلا دی ہے جن کو تم پر حرام کیا ہے، مگر وہ بھی جب تم کو سخت ضرورت ہو جائے تو حلال ہیں، اور یہ یقینی بات ہے کہ بہت سے آدمی اپنے غلط خیالات پر بلا کسی سند کے دوسروں کو گمراہ کرتے ہیں، اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ تعالی حد سے نکلنے والوں کو خوب جانتا ہے، اور تم ظاہری گناہ کو بھی چھوڑ دو اور باطنی گناہ کو بھی چھوڑ دو، بلاشبہ جو لوگ گناہ کر رہے ہیں ان کو ان کے کیے کی عنقریب سزا ملے گی (انعام ۱۱۹-۱۲۱) اس میں کوئی تضاد نہیں ہے کہ مشرکین نے ہی یہ سوال اٹھایا ہو اور مسلمانوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں یہ سوال پیش کیا ہو، میرا خیال ہے کہ یہ قول کہ ''یہود نے یہ سوال کیا'' کسی راوی کا وہم ہے۔ واللہ اعلم

۸۔ حلال چیز اپنے اوپر حرام کرنے کی ممانعت:

آپ ﷺ سے ایک شخص نے کہا: اللہ کے رسول! جب میں گوشت کھاتا ہوں تو

۱۔ ترمذی ۵/۲۴۶ حدیث ۳۰۶۹

میں عورتوں کے لیے پھیل جاتا ہوں اور مجھ پر شہوت کا غلبہ ہو جاتا ہے، اس لیے میں نے اپنے اوپر گوشت کو حرام کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ''يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا، إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ، وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلَالًا طَيِّبًا'' اے ایمان والو! ان پاک چیزوں کو حرام مت کرو جن کو اللہ نے تمہارے لیے حلال کیا ہے، اور حد سے نہ بڑھو، اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں فرماتا، اور ان میں سے کھاؤ جو اللہ نے تمہارے لیے حلال اور پاک رزق دیا ہے (مائدہ ۸۷-۸۸)

امام ترمذی نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

۹۔ خنزیر کا گوشت کھانے اور شراب پینے والوں کے برتنوں کا حکم:

آپ ﷺ سے حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: ہماری سرزمین اہل کتاب کی سرزمین ہے، وہ خنزیر کا گوشت کھاتے ہیں اور شراب پیتے ہیں، ہم ان کے برتنوں اور ہانڈیوں کا کیا کریں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر ان کے علاوہ دوسرے برتن نہ ملیں تو پانی سے دھوو اور ان میں کھانا پکاؤ اور پانی پیو''۔

۱۰۔ کچلی کے دانت والے درندوں کی حرمت

وہ کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! ہمارے لیے کیا حلال ہے اور کیا حرام؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم پالتو گدھوں کا گوشت مت کھاؤ اور تمہارے لیے کوئی کچلی کے دانت والا درندہ حلال نہیں ہے'' امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۲)

صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''ہر کچلی کے دانت والا درندہ کھانا حرام ہے''۔(۳)

ان دونوں روایتوں سے ان لوگوں کی تردید ہوتی ہے جو کہتے ہیں کہ ''ہر کچلی کے

۱۔ ترمذی ۵/۲۳۸ حد ۳۰۵۴ ۲۔ مسند امام احمد ۴/۱۹۴

۳۔ مسلم: ۳/۱۵۳۴ حد ۱۵-۱۹۳۳

دانت والے درندے کو کھانے کی ممانعت نہیِ کراہت کی بنیاد پر ہے'' کیوں کہ یہ یقینی طور پر غلط تاویل ہے۔ وباللہ التوفیق

ذبح اور شکار کے سلسلے میں فتاویٰ

امام المفتین صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ کیا حلق اور سینے کے اوپری حصہ کے علاوہ میں ذبح کیا جا سکتا ہے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کیا حلق یا سینے کے اوپری حصہ کے علاوہ میں ذبح کرنا صحیح ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم اس کی ران پر مارو تو تمہارے لیے کافی ہے'' امام ابوداود نے اس کو روایت کیا ہے، اور کہا ہے: یہ کنویں وغیرہ میں گرے ہوئے جانور کا ذبح ہے۔ (۱)

یزید بن ہارون نے کہا ہے: یہ ضرورت کے وقت جائز ہے۔

یہ بھی کہا گیا ہے: یہ اس جانور کا ذبح ہے جس پر قابو پانا ممکن نہ ہو۔

۲۔ پیٹ کے بچے کو کھانے کی حلت جب اس کی ماں کو ذبح کیا جائے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونٹ، گائے یا بکری کے پیٹ میں موجود بچے کے بارے میں دریافت کیا گیا: ہم اس کو پھینکیں یا کھائیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر چاہو تو کھاؤ، کیوں کہ اس کا ذبح اس کی ماں کو ذبح کرنا ہے'' امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۲)

۱۔ ابوداود: ۳/ ۲۵۰۔ ۲۵۱ حدیث ۲۸۲۵

۲۔ مسند امام احمد ۳/ ۳۱

اس روایت سے ان لوگوں کی تردید ہوتی ہے جو حدیث کی یہ تاویل کرتے ہیں کہ جس طرح اس کی ماں کو ذبح کیا گیا ہے، اس کو بھی ذبح کیا جائے پھر اس کو کھایا جائے، کیوں کہ آپ نے اس کے کھانے کا حکم دیا اور بتایا کہ اس کی ماں کو ذبح کرنا اس کو ذبح کرنے کی طرح ہے، یہ اس لیے کہ وہ اس کے اجزا میں سے ایک جز ہے، اس لیے یہ دلیل نہیں دی جاسکتی کہ اس کو الگ سے ذبح کرنا ضروری ہے، کیوں کہ اس کے دوسرے اجزا کو الگ سے ذبح نہیں کیا جاتا۔

۳۔ مضبوط اور سخت چیز کے چھلکے سے ذبح کرنے کا حکم:

آپ ﷺ سے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کل دشمنوں کے ساتھ ہمارے جنگ ہوگی اور ہمارے ساتھ چھریاں نہیں ہیں، کیا ہم مضبوط اور سخت چیز کے چھلکے سے ذبح کرسکتے ہیں؟

نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو خون بہائے اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو اس کو کھاؤ، البتہ دانت اور ناخن سے ذبح کیا ہوا مت کھاؤ، کیوں کہ دانت ہڈی ہے، اور ناخن حبشہ کے لوگوں کی چھری ہے'' متفق علیہ(۱)

آپ ﷺ سے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: ہم میں سے کسی کو شکار ملتا ہے اور اس کے ساتھ چھری نہیں ہوتی، کیا وہ مروہ (ایک سخت دھاردار پتھر) اور چیری ہوئی لکڑی عصا سے ذبح کرسکتا ہے؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خون بہاؤ اور اللہ کا نام لو'' امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۲)

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ ایک بکری کی موت کا وقت قریب آیا تو باندی

۱۔ بخاری: ۹/ ۶۲۳۔۶۲۴ حد ۵۴۹۸، مسلم: ۳/ ۱۵۵۸ حد ۲۰۔۱۹۶۸

۲۔ مسند امام احمد ۴/ ۳۷۷

نے ایک پتھر سے اس کو ذبح کر دیا؟

آپ ﷺ نے اس کو کھانے کا حکم دیا۔ امام بخاری نے اس کو روایت کیا ہے (۱)

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ ایک بکری میں بھیڑیے نے اپنے دانت گاڑھ دے تو لوگوں نے اس کو دھاردار پتھر سے ذبح کیا؟

نبی ﷺ نے ان کو اس کے کھانے کی اجازت دی۔ امام نسائی نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۲)

۴۔ سمندر کی پھینکی ہوئی مچھلی کھانے کا حکم:

آپ ﷺ سے اس مچھلی کو کھانے کے بارے میں دریافت کیا گیا جس کو سمندر نے پھینک دیا ہو؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ رزق کھاؤ جس کو اللہ نے تمہارے لیے نکالا ہے، اگر تمہارے پاس ہے تو ہم کو بھی کھلاؤ'' متفق علیہ (۳)

۵۔ سدھائے ہوئے کتے کا کیا ہوا شکار:

آپ ﷺ سے حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: ہم شکار کی زمین پر رہتے ہیں، میں اپنے کمان، اپنے سدھائے ہوئے (ٹرینڈ) کتے اور بغیر سدھائے ہوئے کتے سے شکار کرتا ہوں، ان میں سے میرے لیے کیا حلال ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی کمان سے جو تم نے شکار کیا ہے اور اس پر اللہ کا نام لیا ہے تو اس کو کھاؤ اور جو تم نے اپنے سدھائے ہوئے کتے سے شکار کیا ہے اور اس پر اللہ کا نام لیا ہے تو اس کو کھاؤ، اور جو تم نے اپنے بغیر سدھائے ہوئے کتے سے شکار کیا ہے، اگر تم اس کو ذبح کر سکو تو اس کو کھاؤ'' متفق علیہ (۴) یہ روایت اس بات کی صریح دلیل ہے کہ شکار حلال

۱۔ بخاری ۹/ ۶۳۰۔ ۶۳۱ حدیث ۵۵۰۱ ۲۔ نسائی ۷/ ۲۵۷ حدیث ۴۴۱۲

۳۔ بخاری: ۸/ ۷۸ حدیث ۴۳۶۲، ۴۳۶۳، مسلم: ۳/ ۱۵۳۵۔ ۱۵۳۶ حدیث ۱۷۔ ۱۹۳۵

۴۔ بخاری: ۹/ ۶۱۲ حدیث ۵۴۸۸، مسلم: ۳/ ۱۵۳۲ حدیث ۸۔ ۱۹۳۰

ہونے کے لیے اللہ کا نام لینا شرط ہے، اس سے بھی زیادہ صریح بات یہ ہے کہ بغیر سدھائے ہوئے کتے کا شکار حرام ہے۔

آپ ﷺ سے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: میں اپنے سدھائے ہوئے کتوں کو چھوڑتا ہوں تو وہ میرے لیے شکار روکے رکھتے ہیں اور میں اللہ کا نام لیتا ہوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم اپنے سدھائے ہوئے کتے کو چھوڑ و اور اللہ کا نام لو تو جو تمہارے لیے روکے رہے اس کو کھاؤ''۔

میں نے دریافت کیا: اگر چہ وہ مار ڈالیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر چہ وہ مار ڈالیں، جب تک کوئی دوسرا کتا ان کے ساتھ شریک نہ ہو''۔

میں نے دریافت کیا: میں بغیر پر والا تیر شکار پر مارتا ہوں تو اس کو لگ جاتا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم بغیر پر والے تیر سے مارو اور وہ اس کو چھید کر دے تو اس کو کھاؤ، اگر چوڑائی سے لگے تو اس کو مت کھاؤ'' متفق علیہ (۱)

دوسری روایت میں ہے (۲): ''مگر یہ کہ کتا اس کو کھائے، اگر وہ کھائے تو تم مت کھاؤ، کیوں کہ مجھے اندیشہ ہے کہ اس نے اپنے لیے شکار کیا ہے، اگر ان کے ساتھ دوسرے کتے مل جائیں تو نہ کھاؤ، کیوں کہ تم نے اپنا کتا چھوڑتے وقت اللہ کا نام لیا ہے، دوسروں پر اللہ کا نام نہیں لیا ہے''۔

بعض طرقِ حدیث میں یہ الفاظ ہیں (۳): ''جب تم اپنے سدھائے ہوئے کتے کو بھیجو تو اللہ کا نام لو، اگر وہ تمہارے لیے روکے اور تمہیں اس میں زندگی معلوم ہو تو اس کو ذبح کرو، اگر تمہیں مرا ہوا ملے اور وہ اس میں سے نہ کھائے تو تم کھاؤ، کیوں کہ ایسے کتے کا شکار کرنا اس کا ذبح ہے''۔

۱۔ بخاری: ۹/۶۰۴ حدیث ۵۴۷۷، مسلم: ۳/۱۵۲۹، حدیث ۱/۱۹۲۹

۲۔ مسلم: ۳/۱۵۲۹۔۱۵۳۰ حدیث ۳۔۱۹۲۹ ۳۔ مسلم: ۳/۱۵۳۱ حدیث ۶۔۱۹۲۹

دوسرے الفاظ یہ ہیں (۱): ''جب تم تیر چلاؤ تو اللہ کا نام لو''، اسی میں ہے: ''اگر وہ شکار تم سے دو دن یا تین دن غائب رہے پھر مل جائے اور اس میں سوائے تمہارے تیر کے دوسرا نشان نہ ہو تو چاہو تو کھاؤ، اگر پانی میں ڈوبا ہوا ملے تو نہ کھاؤ؛ کیوں کہ تم کو معلوم نہیں ہے کہ وہ ڈوب کر مرا ہے یا تمہارے تیر کا شکار ہوا ہے''۔

آپ ﷺ سے حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! میرے پاس سدھائے ہوئے کتے ہیں، آپ مجھے ان کے شکار کے بارے میں بتائیے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تمہارے پاس سدھائے ہوئے کتے ہیں تو وہ جو تمہارے لیے روکیں اس کو کھاؤ''، انھوں نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! ذبح کیا ہو یا نہ کیا ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''چاہے ذبح کرو یا نہ کرو''، انھوں نے دریافت کیا: اگر وہ اس میں سے کھائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگرچہ وہ اس میں کھائے''، انھوں نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! مجھے میری کمان کے بارے میں بتائیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو تم اپنی کمان سے شکار کرو اس کو کھاؤ''، انھوں نے دریافت کیا: ذبح کیا جائے یا نہ کیا جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ذبح کیا جائے یا نہ کیا جائے''، انھوں نے دریافت کیا: چاہے وہ شکار مجھ سے غائب ہو جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''چاہے وہ تم سے غائب ہو جائے، ہاں جب تک اس میں تبدیلی نہ آئے، یا اس میں تمہارے تیر کے علاوہ کوئی دوسرا اثر نہ ہو'' امام ابوداود نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۲)

اس حدیث اور حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کی حدیث ''اگر وہ اس سے کھائے تو تم مت کھاؤ'' کے درمیان کوئی تعارض نہیں ہے، کیوں کہ حضرت عدی کی روایت میں اس بات کا تذکرہ ہے کہ شکار کرتے وقت کھائے، اس صورت میں شکار کو اپنے لیے روکنا ہوگا، اور حضرت ابوثعلبہ کی روایت میں اس کا تذکرہ ہے کہ شکار کے بعد کھائے، کیوں کہ اس نے

۱۔ بخاری: ۹/۶۱۰ حدیث ۵۴۸۴، مسلم: ۳/۱۵۳۱ حدیث ۷۔۱۹۲۹

۲۔ ابوداود ۳/۲۷۵۔۲۷۶ حدیث ۲۸۵۷

اپنے مالک کے لیے شکار کیا تھا پھر اس کے بعد اس میں سے کھایا، اس سے شکار حرام نہیں ہوتا، جس طرح مالک ذبح کرے اور کتا اس میں سے کھائے تو حرام نہیں ہوتا۔

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: تین دن بعد کسی کو اپنا شکار ملے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تک بدبو نہ آئے اس کو کھاؤ'' امام مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

۶۔ مجبوری کے لیے مردار کھانے کا جواز:

آپ ﷺ سے ایک گھر والوں نے دریافت کیا جو حرہ (مدینہ منورہ سے باہر سیاہ پتھروں والی زمین) میں رہتے تھے اور ضرورت مند تھے: ان کی یا دوسروں کی ایک اونٹنی مرگئی تھی، انھوں نے دریافت کیا کہ کیا وہ اس کو کھا سکتے ہیں؟

آپ نے ان کو کھانے کی اجازت دی تو اس مردار اونٹنی نے ٹھنڈی کے باقی موسم تک ان کی جان بچائی۔ امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۲)

امام ابوداود (۳) کی روایت میں ہے کہ ایک شخص حرہ میں اترا جس کے ساتھ اس کی بیوی اور بچے تھے، دوسرے شخص نے اس سے کہا: میری اونٹنی کھوگئی ہے، اگر تم کو ملے تو اس کو روکے رکھو، چناں چہ اس شخص کو وہ اونٹنی ملی لیکن اونٹنی کا مالک نہیں ملا، وہ اونٹنی بیمار ہوگئی، اس کی بیوی نے کہا: اس کو ذبح کرو، اس نے انکار کیا، پھر وہ اونٹنی مرگئی تو اس عورت نے کہا: اس کا چمڑا نکالو تا کہ اس کی چربی اور گوشت سکھا کر کھائیں، اس نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ سے دریافت کروں گا، چناں چہ وہ آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور اس نے دریافت کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمہارے پاس تمہارے لیے کافی غذا ہے؟'' اس نے کہا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو تم اس کو کھاؤ''، راوی کہتے ہیں: وہ اونٹنی کے مالک

۱۔ مسلم ۳/۱۵۳۲ حدیث ۱۰۔۱۹۳۱ ۲۔ مسند امام احمد ۵/۸۷

۳۔ ابوداود ۴/۱۶۶۔۱۶۷ حدیث ۳۸۱۶

کے پاس آیا اور اس نے پورا واقعہ سنایا تو اس نے کہا: تم نے ذبح کیوں نہیں کیا؟ اس نے کہا: مجھے تم سے شرم آئی۔

اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ مجبور کے لیے مردار جانوروں کو روکے رکھنا اور اس میں سے کھانا جائز ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے دریافت کیا: بعض کھانے ایسے ہیں جن سے ہم اجتناب کرتے ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے دل میں کوئی خلش نہ آئے، جس میں تم نصاریٰ کی مشابہت اختیار کرو'' امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے (۱)

اس روایت کے معنی سے اللہ ہی زیادہ واقف ہے، ان کھانوں سے ممانعت ہے جس میں نصاریٰ کے کھانوں کی مشابہت ہو، گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں شک مت کرو، بلکہ اس کو چھوڑ دو، چناں چہ آپ نے اس کو عام جواب دیا، اور خصوصیت کے ساتھ نصاریٰ کا تذکرہ کیا، یہودیوں کا تذکرہ نہیں کیا کیوں کہ نصاری کے نزدیک کھانے کی چیزوں میں کوئی بھی چیز حرام نہیں ہے، بلکہ ہر جانور حلال ہے، اس میں ہاتھی سے لے کر مچھر تک ہے۔

۷۔ مہمان کا حق:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: آپ ہمیں بھیجتے ہیں تو ہم ایسے لوگوں کے پاس اترتے ہیں جو ہماری ضیافت نہیں کرتے، اس سلسلے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم کسی قوم میں اترو اور وہ تمہارے لیے مہمان کے مناسب ضیافت کا بندوبست کریں تو اس کو قبول کرو، اگر وہ اس طرح نہ کریں تو ان سے

۱۔ مسند امام احمد ۵/۲۲۶

مہمان کا اتنا حق لو جتنا ان کے لیے مناسب ہے" (یعنی ان پر زائد بوجھ نہ ہو) امام بخاری نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

امام ترمذی کی روایت میں ہے(۲): ہمارا گزر ایسے لوگوں سے ہوتا ہے جو ہماری ضیافت نہیں کرتے اور ہمارا حق ادا نہیں کرتے اور نہ ہم ان سے لیتے ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر وہ زبردستی لیے بغیر مہمانی کا حق دینے کے لیے آمادہ نہ ہوں تو زبردستی ہی لو"۔

امام ابوداود کی روایت میں ہے(۳): ایک رات کی ضیافت ہر مسلمان پر ضروری ہے، اگر وہ اس کے صحن میں محروم ہو کر صبح کرے تو وہ اس پر قرض ہے، اگر چاہے تو لے، چاہے تو اس کو چھوڑ دے"۔

ان ہی کی روایت میں ہے(۴): "اگر کوئی شخص کسی کے پاس اترے تو اس کی مہمان نوازی ضروری ہے، اگر وہ اس کی مہمان نوازی نہ کرے تو اس کے لیے حق ہے کہ وہ اپنی ضیافت کے بقدر ان سے لے"۔ اس روایت میں اس بات کی دلیل ہے کہ مہمان نوازی کرنے سے انکار کی صورت میں اس کے مثل اپنا حق لینا جائز ہے، کیوں کہ یہاں حق کا سبب ظاہر ہے، چناں چہ لینے والے پر کوئی الزام نہیں آئے گا جیسا کہ ابوسفیان کے ساتھ ہند کے قصے میں گزر چکا ہے۔

آپ ﷺ سے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کسی سے میرا گزر ہوتا ہے تو وہ میری ضیافت اور مہمان نوازی نہیں کرتا، پھر اس شخص کا گزر مجھ سے ہوتا ہے، کیا میں اس سے بدلہ لوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں، بلکہ اس کی ضیافت کرو"، وہ کہتے ہیں کہ آپ نے مجھے دیکھا کہ میرے کپڑے بوسیدہ ہیں، آپ نے دریافت کیا: "کیا تمہارے پاس مال و دولت ہے"؟ میں نے کہا: ہر طرح کا مال اونٹ اور بکریاں اللہ نے مجھے عطا کیا ہے، آپ

۱۔ بخاری ۱۰/۵۳۲ حدیث ۶۱۳۷		۲۔ ترمذی ۴/۱۲۵۔۱۲۶ حدیث ۱۵۸۹

۳۔ ابوداود ۴/۱۲۹ حدیث ۳۷۵۰		۴۔ ابوداود ۴/۱۶۰ حدیث ۳۸۰۴

نے فرمایا: ''پھر تمہارے اوپر اس کا اثر ظاہر ہونا چاہیے'' امام ترمذی نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

آپ ﷺ سے مہمان کی مہمانی کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک دن اور ایک رات اور ضیافت تین دن ہے، اس سے زیادہ ہو تو صدقہ ہے اور اس کے لیے میزبان کو پریشانی میں ڈالنے تک رہنا جائز نہیں ہے''۔ متفق علیہ (۲)

آپ ﷺ سے ایک شخص نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! میرا گزر ایک آدمی سے ہوا، لیکن اس نے میری مہمان نوازی نہیں کی، کیا میں اس کے ساتھ بھی اسی طرح کا معاملہ کروں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلکہ اس کی مہمان نوازی کرو'' ابن حبان نے اس کو روایت کیا ہے۔(۳)

۱۔ ترمذی ۴/۳۲۰ حدیث ۲۰۰۶ ۳۔ ابن حبان ۸/۲۰۰ حدیث ۳۴۱۰

۲۔ بخاری: ۱۰/۵۳۱، حدیث ۶۱۳۵، مسلم: ۳/۱۳۵۳ حدیث ۱۴۔ ۱۷۲۶/۱۵۔ ۱۷۲۶

پینے کی چیزوں کے سلسلے میں فتاویٰ امام المفتین صلی اللہ علیہ وسلم

ا۔ پینے کی چیزوں میں پھونکنے کی ممانعت:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے دریافت کیا: ایک سانس سے میں سیراب نہیں ہوتا ہوں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے منہ سے پیالی ہٹاؤ پھر سانس لو''، انھوں نے کہا: مجھے اس میں کچھ نظر آتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کو پھینک دو'' امام مالک نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

امام ترمذی(۲) کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پینے کی چیز میں پھونکنے سے منع فرمایا، تو ایک شخص نے کہا: مجھے برتن میں کچھ نظر آتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کو پھینک دو''، اس نے کہا: میں ایک سانس سے سیراب نہیں ہوتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے منھ سے پیالہ ہٹاؤ'' یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۔ شہد کی شراب:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شہد سے بنائی ہوئی شراب کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

۱۔ موطا: ۶/ ۹۲۵ حدیث ۱۲ ۲۔ ترمذی ۴/ ۲۶۸۔۲۶۹ حدیث ۱۸۸۷

آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہر پی جانے والی چیز جس سے نشہ ہو وہ حرام ہے“۔ متفق علیہ(۱)

آپ ﷺ سے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! ہمیں دو پینے کی چیزوں کے بارے میں بتایئے، جن کو ہم یمن میں تیار کرتے ہیں: ایک بتع، اور بتع یہ ہے کہ شہد کی نبیذ بنائی جاتی ہے یہاں تک کہ اس میں تیزی آجاتی ہے اور دوسری مزر، اور مزر یہ ہے کہ بھٹے اور جو کی نبیذ بنائی جاتی ہے یہاں تک کہ اس میں تیزی آجاتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہر نشہ آور چیز حرام ہے“۔ متفق علیہ(۲)

۳۔ انگور کی شراب:

آپ ﷺ سے حضرت طارق بن سوید رضی اللہ عنہ نے انگور کی شراب کے بارے میں دریافت کیا؟

آپ ﷺ نے انگور کی شراب بنانے سے منع فرمایا تو انھوں نے کہا: میں اس کو دوا کے لیے بناتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ دوا نہیں ہے، بلکہ بیماری ہے“۔(۳)

۴۔ ہر نشہ آور چیز حرام ہے:

آپ ﷺ سے یمن کے ایک شخص نے اپنے علاقے کی شراب کے بارے میں دریافت کیا جس کو مزر کہا جاتا ہے؟

آپ ﷺ نے دریافت کیا: ”کیا وہ نشہ آور ہے؟“، انھوں نے کہا: جی ہاں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ہر نشہ آور چیز حرام ہے، اور اللہ عزوجل نے اپنے اوپر لازم کیا ہے کہ نشہ آور چیز پینے والے کو وہ ’طینۃ الخبال‘ پلائے گا“، لوگوں نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! طینۃ الخبال کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جہنمیوں کا پسینہ“ یا فرمایا ”جہنمیوں کا

۱۔ بخاری: ۴۱/۱۰ حدیث ۵۵۸۵، مسلم: ۱۵۸۵/۳ حدیث ۶۷۔۲۰۰۱

۲۔ بخاری: ۶۲/۸ حدیث ۴۳۴۳، مسلم: ۱۵۸۶/۳ حدے/۱۷۳۳ ۳۔ مسلم: ۱۵۷۳/۳ حدیث ۱۲۔۱۹۸۴

دھوون‘‘۔(۱)

قبیلہ عبد قیس کے ایک شخص نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: اللہ کے رسول! اس شراب کے سلسلے میں آپ کا کیا خیال ہے جس کو ہم اپنے علاقہ میں پھلوں سے تیار کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے، یہاں تک کہ اس نے تین مرتبہ آپ ﷺ سے سوال کیا؟

آپ ﷺ کھڑے ہوکر نماز پڑھنے لگے، جب آپ کی نماز مکمل ہوگئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ’’اس کو نہ پیو اور نہ اپنے مسلمان بھائی کو پلاؤ، اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے (یا یہ فرمایا: اس ذات کی قسم جس کی قسم کھائی جاتی ہے) نشے کی لذت کے لیے جو شخص اس کو نہیں پیے گا، اللہ اس کو قیامت کے دن شراب پلائے گا‘‘ امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۲)

آپ ﷺ سے اس شراب کے بارے میں دریافت کیا گیا جس سے سرکہ بنایا جاتا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ’’جائز نہیں‘‘ امام مسلم نے اس کو روایت کیا ہے(۳)

آپ ﷺ سے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ چند یتیم ہیں جن کو وراثت میں شراب ملی ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ’’اس کو بہا دو‘‘، انھوں نے دریافت کیا، کیا ہم اس کا سرکہ نہ بنائیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ’’نہیں‘‘۔ امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے(۴)، دوسری روایت(۵) میں ہے کہ ابوطلحہ کی پرورش میں ایک یتیم تھا، انھوں نے اس کے لیے شراب خریدی، جب شراب حرام ہوگئی تو انھوں نے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا وہ اس سے

۱۔ مسلم: ۳/ ۱۵۸۷ حدیث ۲۰۰۲-۷۲ ۲۔ یہ حدیث مسند احمد کے رائج مطبوعہ نسخہ (نسخۂ میمنیہ) میں موجود نہیں ہے لیکن موسسۃ الرسالہ کی طرف سے شیخ شعیب ارنؤوط کے اشراف میں پچاس جلدوں میں شائع ہونے والے نسخے میں موجود ہے، دیکھیے (۳۹/ ۴۶۶ حدیث: ۲۴۰۰۹/۳۲) اسی طرح بیت الافکار الدولیہ کی طرف سے شائع شدہ نسخے میں بھی موجود ہے، دیکھیے حدیث: ۲۴۲۴۹ (فیصل)

۳۔ مسلم ۳/ ۱۵۷۳ ح ۱۱-۱۹۸۳، ۴۔ مسند احمد ۳/ ۱۱۹ ۵۔ مسند احمد: ۳/ ۲۶۰

سرکہ بنائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں''۔

آپ ﷺ سے چند لوگوں نے دریافت کیا: ہم نبیذ بناتے ہیں جس کو ہم دوپہر اور رات کے کھانے کے بعد پیتے ہیں، دوسری روایت میں ہے: کھانے کے بعد پیتے ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''پیو اور ہر نشہ آور چیز سے بچو''، ان لوگوں نے دوبارہ دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تم کو ہر نشہ آور چیز سے منع کیا ہے، خواہ کم ہو یا زیادہ'' امام دارقطنی نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

آپ ﷺ سے حضرت عبداللہ بن فیروز دیلمی نے دریافت کیا: ہم انگور والے ہیں اور انگور کی شراب کی حرمت نازل ہو چکی ہے، ہم اس کا کیا کریں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی کشمش بناؤ''، انھوں نے دریافت کیا: پھر ہم کشمش کا کیا کریں؟ آپ نے فرمایا: ''صبح کے وقت اس کو پانی میں بھگاؤ اور رات کو پیو، اور رات کو اس کو پانی میں بھگاؤ اور صبح کو پیو''، راوی کہتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! آپ جانتے ہیں کہ ہم کون ہیں اور کن کے درمیان رہتے ہیں، پھر ہمارا ولی کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اور اس کا رسول''، انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! یہ میرے لیے کافی ہے۔(۲)

۱۔ دارقطنی ۴/ ۲۵۸ حدیث ۶۱

۲۔ مسند امام احمد: ۴/ ۲۳۲

قسم اور نذر کے سلسلے میں فتاویٰ

امام المفتین صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ کوئی لات اور عزّیٰ کی قسم کھائے:

آپ ﷺ سے حضرت سعد بن ابو وقاص رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! میں نے لات اور عزی کی قسم کھائی ہے جب کہ میں نیا نیا اسلام لایا ہوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ (کوئی معبود نہیں، سوائے اللہ کے جو تن تنہا ہے اور جس کا کوئی شریک نہیں) تین مرتبہ کہو، پھر اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھوکو پھر اَعُوْذُ بِاللّٰهِ (میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں مردود شیطان سے) پڑھو اور دوبارہ ایسا کام نہ کرو" امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۱)

۲۔ کوئی مسلمان کا حق مارنے کی قسم کھائے:

جب آپ ﷺ نے فرمایا: "جو کوئی اپنی قسم سے کسی مسلمان کا حق مارے تو اللہ اس پر جنت حرام اور جہنم واجب کردے گا"۔

صحابہ نے دریافت کیا: چاہے چھوٹی سی چیز ہو؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "چاہے پیلو کی لکڑی ہی کیوں نہ ہو" امام مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۲)

۱۔ مسند امام احمد ۱/۱۸۳ ۲۔ مسلم ۱/۱۲۲ حدیث ۲۱۸۔۱۳۷

۳۔ اپنی قسم توڑنے والے پر کفارہ لازم آتا ہے:

رات کے وقت ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا، پھر وہ اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ آیا تو اس نے دیکھا کہ بچے سو گئے ہیں، ان کی بیوی کھانا لے کر آئی تو انھوں نے قسم کھائی کہ وہ بچوں کی خاطر نہیں کھائیں گے پھر ان کو کیا خیال ہوا کہ کھائیں تو انھوں نے کھالیا، پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور انھوں نے قصہ بتایا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی قسم کھائے پھر اس کے علاوہ دوسری چیز کو بہتر پائے تو اس کو انجام دے اور اپنی قسم کا کفارہ دے'' امام مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

آپ ﷺ سے حضرت مالک بن نضلہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! میرا چچا زاد بھائی ہے، میں اس کے پاس آتا ہوں اور کچھ مانگتا ہوں تو وہ مجھے نہیں دیتا اور میرے ساتھ صلہ رحمی نہیں کرتا، پھر اس کو میری ضرورت پڑتی ہے تو وہ میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے مانگتا ہے، میں نے قسم کھائی ہے کہ میں اس کو نہیں دوں گا، اور اس کے ساتھ صلہ رحمی نہیں کروں گا؟

مالک کہتے ہیں: مجھے آپ ﷺ نے حکم دیا کہ میں وہ کروں جو بہتر ہے اور میں اپنی قسم کا کفارہ دوں۔(۲)

سوید بن حنظلہ اور وائل بن حجر اپنی اپنی قوم کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے حضور حاضر ہونے کے لیے نکلے تو وائل کے دشمنوں نے ان کو گرفتار کیا، سب لوگوں نے تو قسم کھانے سے احتیاط کی کہ وہ ان کا بھائی ہے، لیکن سوید نے قسم کھائی کہ وہ اس کا بھائی ہے تو انھوں نے وائل کو چھوڑ دیا، اس سلسلے میں انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم ان میں سب سے زیادہ نیک اور سچے ہو، ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے'' امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۳)

۱۔ مسلم ۳/ ۱۲۷۱۔۱۲۷۲ حدیث ۱۱۔۱۶۵۰ ۲۔ مسند امام احمد: ۴/ ۱۳۷، ابن ماجہ: ۱/ ۶۸۱ حدیث ۲۱۰۹

۳۔ مسند امام احمد ۴/ ۷۹

۴۔ نذر کو پورا کرنا اس وقت صحیح ہے جب وہ ثواب کا کام ہو:

آپ ﷺ سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جس نے نذر مانی تھی کہ وہ دھوپ میں کھڑا رہے گا اور بیٹھے گا نہیں، روزے رکھے گا اور دن میں کچھ نہ کھائے گا، نہ سایے میں بیٹھے گا اور نہ بات کرے گا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو حکم دو کہ وہ سایہ لے، بات کرے، اور اپنا روزہ مکمل کرے'' امام بخاری نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

اس روایت میں اس بات کی دلیل ہے کہ نذر کی قسمیں ہیں: جو کوئی ثواب کا کام کرنے کی نذر مانے تو اس کی نذر صحیح ہوگی اور اس کے علاوہ کاموں میں باطل ہوگی، یہی حکم وقف کا بھی ہے۔

۵۔ اگر کوئی مسلمان ہونے سے پہلے نیک کام کرنے کی نذر مانے:

آپ ﷺ سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: میں نے زمانۂ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک دن اعتکاف کروں گا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی نذر پوری کرو'' متفق علیہ(۲)

اس روایت کو ان لوگوں نے اپنی دلیل بنایا ہے جو کہتے ہیں کہ روزے کے بغیر اعتکاف جائز ہے، جب کہ اس میں ایسی کوئی دلیل نہیں ہے، کیوں کہ حدیث کی بعض روایتوں میں ہے: ''ایک دن یا ایک رات اعتکاف کروں''، آپ ﷺ نے ان کو روزے کا حکم نہیں دیا، کیوں کہ شریعت کی طرف سے مقرر کردہ اعتکاف روزہ دار کا اعتکاف ہے، چناں چہ مطلق لفظ کو مشروع حکم پر محمول کیا جائے گا۔

۱۔ بخاری ۱۱/۵۸۶ حدیث ۶۷۰۴

۲۔ بخاری: ۱۱/۵۸۲ حدیث ۶۶۹۷، مسلم: ۲۷۔۱۶۵۶

۶۔نذر وہ ہے جس میں اللہ کی رضا مطلوب ہو:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا جس نے اس بات کی نذر مانی تھی کہ وہ کعبۃ اللہ تک ننگے پاؤں بغیر دوپٹا اوڑھے پیدل جائے گی؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا کہ ''وہ سوار ہو، دوپٹا اوڑھے اور تین دن کے روزے رکھے'' امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

صحیحین میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: میری بہن نے نذر مانی ہے کہ وہ ننگے پاؤں چل کر بیت اللہ جائے گی، چناں چہ انھوں نے مجھ سے کہا کہ میں اس کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھوں تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ سوار ہو کر جائے''۔(۲)

امام احمد(۳) کی روایت میں ہے کہ عقبہ کی بہن نے پیدل حج کرنے کی نذر مانی، لیکن وہ اس کی طاقت سے باہر تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تمہاری بہن کے پیدل چلنے سے بے نیاز ہے، وہ سواری پر جائے اور ایک اونٹ قربانی کرے''۔

ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے، اسی دوران میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بدو کو دھوپ میں کھڑا دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ''تمہارا کیا معاملہ ہے''؟ انھوں نے کہا: میں نے نذر مانی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبے سے فارغ ہونے تک دھوپ میں کھڑا رہوں گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ نذر نہیں ہے، نذر وہ ہے جس سے اللہ کی رضا مطلوب ہو'' امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۴)

۱۔مسند امام احمد۴/۱۴۵ ۔۲۔بخاری:۴/۷۸۔۷۹حد۱۸۶۶، مسلم:۳/۱۲۶۴حد۱۱۔۱۶۴۴

۳۔مسند امام احمد۴/۲۰۱ ۔۴۔مسند امام احمد۲/۲۱۱

آپ ﷺ نے ایک بوڑھے شخص کو دیکھا کہ وہ اپنے دو بیٹوں کے کندھوں کے سہارے چل رہا ہے۔

آپ ﷺ نے دریافت کیا: ”اس کا کیا معاملہ ہے؟“۔

لوگوں نے کہا: اس نے پیدل چلنے کی نذر مانی ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ اس سے بے نیاز ہے کہ یہ اپنے آپ کو عذاب دے“ اور آپ نے اس کو سوار ہونے کا حکم دیا۔ متفق علیہ (۱)

آپ ﷺ نے دو لوگوں کو دیکھا کہ وہ بیت اللہ کی طرف مل کر (اپنے جسم کو ایک دوسرے سے ملائے) جا رہے ہیں؟

آپ ﷺ نے دریافت کیا: ”یہ کیا ہے؟“۔

انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! ہم نے نذر مانی ہے کہ ہم دونوں بیت اللہ مل کر جائیں گے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ نذر نہیں ہے، نذر وہ ہے جس سے اللہ کی رضا مطلوب ہو“ امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۲)

۷۔ کوئی روزہ رکھنے کی نذر مانے اور نذر پوری کرنے سے پہلے اس کا انتقال ہو جائے:

آپ ﷺ سے ایک عورت نے دریافت کیا: میری ماں کا انتقال ہو گیا ہے اور ان کے نذر کے روزے باقی ہیں، نذر پورا کرنے سے پہلے ان کا انتقال ہو گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کا ولی اس کی طرف سے روزہ رکھے“ امام ابن ماجہ نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۳)

۱۔ بخاری: ۱۱/ ۵۸۵۔ ۵۸۶ حدیث ۶۷۰۱، مسلم: ۳/ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴ حدیث ۹۔ ۱۶۴۲، مسند احمد ۳/ ۱۸۳

۲۔ مسند امام احمد ۲/ ۱۸۳ ۔ ۳۔ ابن ماجہ ۲/ ۶۸۹ حدیث ۲۱۳۳

آپ ﷺ سے صحیح روایت سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کسی کا انتقال ہو اور اس کے ذمے روزے باقی ہوں تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزے رکھے''۔(۱)

ایک جماعت نے اس حدیث کو اس کے عموم اور مطلق پر رکھا ہے اور کہا ہے: اس کی طرف سے نذر اور فرض دونوں روزے رکھے جائیں گے۔

دوسرے کچھ علماء نے اس کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کی طرف سے نہ نذر کے روزے رکھے جائیں گے اور نہ فرض روزے۔

تیسرے گروپ نے اس کی تفصیل بیان کی ہے: اس کی طرف سے نذر کے روزے رکھے جائیں گے، رمضان کے نہیں۔

یہ حضرت ابن عباس، اور آپ کے شاگردوں، امام احمد اور آپ کے شاگردوں کا قول ہے، یہی صحیح قول ہے، کیوں کہ فرض روزے نماز کی طرح ہیں، جس طرح کوئی ایک دوسرے کی طرف سے نماز نہیں پڑھ سکتا، اور دوسرے کی طرف سے کوئی اسلام قبول نہیں کرسکتا، اسی طرح فرض روزوں کا معاملہ ہے۔ اور نذر قرض کی طرح ذمے پر لازم ہے، چناں چہ ولی کی طرف سے اس کی قضا کو قبول کیا جائے گا جس طرح اس کا قرض قبول کیا جاتا ہے، یہ حقیقی تفقہ ہے، اسی بنیاد پر اسی صورت میں اس کی طرف سے حج کیا جائے گا اور زکاۃ ادا کی جائے گی، جب کہ تاخیر کا کوئی عذر ہو، جس طرح ولی اس شخص کی طرف سے فقیروں کو کھلائے گا (کفارہ ادا کرے گا) جو کسی عذر کی بنیاد پر رمضان کے روزے چھوڑے، البتہ کسی عذر کے بغیر کوتاہی کرنے والے کو دوسروں کی طرف سے اللہ کے فرائض ادا کرنے سے کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا، کیوں کہ بطور آزمائش اور امتحان وہی ان فرائض کا مامور تھا، نہ کہ ولی۔

اسی وجہ سے ایک کی توبہ دوسرے کو فائدہ نہیں پہنچاتی اور نہ ایک کا اسلام دوسرے

۱۔ بخاری (فتح الباری): ۴-۱۹۲ حدیث ۱۹۵۲

کے لیے مفید ہے اور نہ نماز کی ادائیگی اور نہ ان کے علاوہ دوسرے فرائض سے کوئی فائدہ ہوگا، جن میں اس شخص نے انتقال ہونے تک کوتاہی کی ہو۔ واللہ اعلم

۸۔ اللہ کی معصیت والی نذر اور اس چیز کی نذر جس کا آدمی مالک نہ ہو پوری نہیں کی جائے گی:

ایک عورت نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: میں نے آپ کے سر پر دف بجانے کی نذر مانی ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی نذر پوری کرو''۔

اس نے کہا: میں نے فلاں فلاں جگہ ذبح کرنے کی نذر مانی ہے جہاں جاہلیت کے زمانہ میں لوگ ذبح کرتے تھے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''کسی بت کے نام''؟ اس نے کہا: نہیں، آپ نے دریافت کیا: ''کسی مورتی کے نام''؟ اس نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: ''اپنی نذر پوری کرو'' امام ابوداود نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

آپ ﷺ سے ایک شخص نے دریافت کیا: میں نے ایک اونٹ بوانہ(۲) میں ذبح کرنے کی نذر مانی ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا وہاں جاہلیت کے بتوں میں سے کوئی بت تھا جس کی عبادت کی جاتی تھی؟''۔

لوگوں نے کہا: نہیں، آپ ﷺ نے دریافت کیا: ''کیا وہاں لوگوں کا کوئی میلہ لگتا تھا؟''، لوگوں نے کہا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی نذر پوری کرو، کیوں کہ اللہ کی معصیت والی نذر پوری نہیں کی جاتی اور نہ اس چیز کی جس کا آدمی مالک نہ ہو'' امام ابوداود نے اس کو روایت کیا ہے۔(۳)

۱۔ ابوداود ۳/۶۰۶ حدیث ۳۳۱۲، ۲۔ بوانہ ینبع کے قریب ایک ٹیلے کا نام (النہایہ ۱/۱۶۴) معجم البلدان ۱/۵۰۵)

۳۔ ابوداود ۳/۶۰۷ حدیث ۳۳۱۳ (تمیم)

جہاد کے سلسلے میں فتاویٰ امام المفتین صلی اللہ علیہ وسلم

ا۔ کیا ظالم امرا کے خلاف جنگ کی جائے گی:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ظالم امرا کے خلاف جنگ کے سلسلے میں دریافت کیا گیا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں، جب تک وہ نماز قائم کریں''، اور فرمایا: ''تم میں بہترین حاکم وہ ہیں جن کو تم پسند کرو اور وہ تم سے محبت کریں، وہ تمہارے لیے دعا کریں اور تم ان کے لیے دعا کرو، اور تم میں بدترین حاکم وہ ہیں جن کو تم ناپسند کرو اور وہ تم کو ناپسند کریں، تم ان پر لعنت کرو اور وہ تم پر لعنت کریں''۔

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے دریافت کیا: کیا ہم ان کی بیعت کو نہ توڑیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں، جب تک وہ تم میں نماز قائم کریں''، پھر آپ نے فرمایا: ''سن لو! جس کسی پر کوئی شخص حاکم بن جائے اور اس کو اللہ کی معصیت کرتے ہوئے دیکھے تو اس معصیت کو ناپسند کرے، البتہ اپنا ہاتھ ہرگز اس کی اطاعت سے نہ کھینچے'' امام مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا: ''تم پر امرا مقرر کیے جاتے ہیں تو تم کو ان کی بعض چیزیں ٹھیک معلوم ہوتی ہیں اور بعض چیزیں ٹھیک نہیں معلوم ہوتیں، جو ناپسند کرے تو وہ بری ہو گیا اور جس کو وہ چیز کھٹکے اور وہ اظہارِ نفرت کرے تو وہ محفوظ ہو گیا، لیکن الزام اس پر ہے جو راضی ہوا اور اس کی پیروی کرے''۔

۱۔ مسلم ۳/۱۴۸۲ حدیث ۶۶۔۱۸۵۵

صحابہ نے دریافت کیا: کیا ہم ان کے خلاف جنگ نہ کریں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، جب تک وہ نماز پڑھیں'' امام مسلم نے اس کو روایت کیا ہے(۱)

امام احمد کی روایت میں یہ اضافہ ہے: ''جب تک وہ پانچ وقت کی نمازیں پڑھیں''۔(۲)

آپ ﷺ سے ایک شخص نے دریافت کیا: آپ کی کیا رائے ہے، اگر ہم پر ایسے امرا حکمرانی کرتے ہوں جو ہمارا حق نہ دیتے ہوں اور ہم سے اپنا حق مانگتے ہوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''سنو اور اطاعت کرو، کیوں کہ ان پر وہ ذمے داری ہے جن کا ان کو ذمے دار بنایا گیا ہے، اور تم پر وہ ہے جس کا تم کو ذمے دار بنایا گیا ہے'' امام ترمذی نے اس کو روایت کیا ہے۔(۳)

آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: ''میرے بعد عنقریب خودغرض امرا ہوں گے اور بہت سے وہ کام ہوں گے جن کو تم ناپسند کرو گے''۔

صحابہ نے دریافت کیا: آپ اس کو کیا حکم دیتے ہیں جو ہم میں سے یہ زمانہ پائے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنا حق ادا کرو اور جو تمہارا حق ہے وہ اللہ سے مانگو'' متفق علیہ(۴)

۴۔ جہاد کے برابر عمل:

آپ ﷺ سے ایک شخص نے دریافت کیا: مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جو جہاد کے برابر ہو؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے کوئی ایسا عمل نظر نہیں آتا''، پھر فرمایا: ''جب مجاہد

۱۔ مسلم ۳/۱۴۸۱ حدیث ۶۳۔۱۸۵۴ ۲۔ مسند امام احمد ۶/۲۹۵

۳۔ ترمذی ۴/۴۲۳ حدیث ۲۱۹۹ ۴۔ بخاری: ۱۳/۵ حدیث ۱۰۵۲، مسلم: ۳/۱۴۷۲ حدیث ۴۵۔۱۸۴۳

نکلے تو کیا تم اپنی مسجد میں داخل ہو کر مسلسل رکے بغیر نماز پڑھ سکتے ہو اور بغیر افطار کیے روزے رکھ سکتے ہو؟" اس شخص نے کہا: یہ کون کرسکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جو روزے رکھتا ہے اور نمازوں میں طویل قرات کر کے اللہ کے سامنے کمالِ بندگی کا اظہار کرتا ہے، روزے مسلسل رکھتا ہے اور نماز سے نہیں رکتا یہاں تک کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا واپس لوٹتا ہے" امام مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

۳۔ جہاد کرنے والا لوگوں میں سب سے افضل ہے:

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: لوگوں میں افضل کون ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ مومن جو اپنی جان اور مال کے ساتھ اللہ کے راستے میں جہاد کرے"۔

دریافت کیا گیا: پھر کون؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ شخص جو کسی گھاٹی میں رہ کر اللہ کا تقویٰ اختیار کرے اور اپنی برائی سے لوگوں کو محفوظ رکھے" متفق علیہ (۲)

۴۔ شہادت سے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں:

ایک شخص نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: اللہ کے رسول! آپ کا کیا خیال ہے: اگر میں اللہ کے راستے میں مارا جاؤں، میں آگے بڑھتا جاؤں، پیٹھ نہ پھیروں، کیا اللہ میرے گناہوں کو معاف کرے گا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "جی ہاں"، پھر فرمایا: "تم نے کیا کہا"؟ اس شخص نے اپنی بات دوہرائی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: "جی ہاں، تم نے کیا کہا"؟ اس شخص نے اپنی بات

۱۔ مسلم ۳/ ۱۴۹۸ حدیث ۱۱۰۔ ۱۸۷۸

۲۔ بخاری: ۱۱/ ۳۳۰۔ ۳۳۱ حدیث ۶۴۹۴، مسلم: ۳/ ۱۵۰۳ حدیث ۱۲۲۔ ۱۸۸۸

پھر دوہرائی، اللہ کے رسول! آپ کا کیا خیال ہے: اگر میں اللہ کے راستے میں صبر کرتے، اللہ سے ثواب کی امید رکھتے، آگے بڑھتے ہوئے پیٹھ پھیرے بغیر مارا جاؤں تو اللہ میرے گناہوں کو معاف کر دے گا؟ آپ نے فرمایا: ”جی ہاں، سوائے قرض کے، جبرئیل نے ابھی یہ بات مجھے بتائی ہے“ امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے (۱)

۵۔ شہید کی فضیلت:

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: کیا بات ہے کہ قبروں میں مومنین کی آزمائش کی جاتی ہے، سوائے شہید کے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کے سر پر چمکتی تلواریں اس کو آزمائش سے بچاتی ہیں“ امام نسائی نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۲)

۶۔ افضل شہید کون ہے:

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: اللہ کے نزدیک افضل شہید کون ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو صف میں جنگ کرتے ہیں، اپنے چہروں کو نہیں پھیرتے یہاں تک کہ وہ شہید ہو جاتے ہیں، وہ جنت کے بالا خانوں میں چلتے ہیں، اور تمہارا رب تبارک وتعالیٰ ان کی طرف دیکھ کر ہنستا ہے، جب تمہارا رب دنیا میں کسی بندے کی طرف دیکھ کر مسکرائے تو اس سے حساب نہیں لیا جائے گا“ امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۳)

۷۔ شہید کی قسمیں:

آپ ﷺ سے شہداء کے بارے میں دریافت کیا گیا:

۱۔ مسند امام احمد ۲/ ۳۰۸ ۲۔ نسائی ۴/ ۴۰۴۔ ۴۰۵ حدیث ۲۰۵۲

۳۔ مسند امام احمد ۵/ ۲۸۷

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو اللہ کے راستے میں مارا جائے وہ شہید ہے، جس کا اللہ کے راستے میں انتقال ہو جائے وہ شہید ہے، جو طاعون کی بیماری میں مر جائے وہ شہید ہے، جو پیٹ کے درد کی وجہ سے مر جائے وہ شہید ہے'' امام مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

۸۔ اللہ کے دین کو بلند کرنے کے لیے جو جنگ کرے:

آپ ﷺ سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو بہادری دکھانے کے لیے جنگ کرتا ہے، اور جو قومی حمیت میں جنگ کرتا ہے اور جو دکھاوے کے لیے جنگ کرتا ہے، ان میں سے کون سی جنگ اللہ کے راستے میں ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو اللہ کے کلمہ (اسلام) کو بلند کرنے کے لیے جنگ کرے وہ اللہ کے راستے میں ہے'' متفق علیہ(۲)

امام ابوداود کی روایت میں ہے کہ ایک بدو رسول اللہ کے پاس آیا اور اس نے دریافت کیا: آدمی شہرت کے لیے جنگ کرتا ہے، اور اس لیے جنگ کرتا ہے کہ اس کی تعریف کی جائے، اور اس لیے جنگ کرتا ہے کہ مال غنیمت ملے، اور اس لیے جنگ کرتا ہے کہ اس کا مقام بلند ہو، کون اللہ کے راستے میں ہے؟(۳)

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو اللہ کے کلمہ (اسلام) کو بلند کرنے کے لیے جنگ کرے وہ اللہ کے راستے میں ہے''۔

۹۔ جو جنگ کرے اور مقصد دنیا کا حصول بھی ہو:

آپ ﷺ سے ایک شخص نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! آدمی اللہ کے راستے میں جہاد کرنا چاہتا ہے اور اس سے وہ دنیا کی کشادگی بھی حاصل کرنا چاہتا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے لیے کوئی اجر نہیں''، یہ بات لوگوں پر سخت گزری

۱۔ مسلم ۳/۱۵۲۱ حدیث ۱۶۵۔۱۹۱۵، ۲۔ بخاری: ۱۳/۴۴۱ حدیث ۷۴۵۸، مسلم: ۳/۱۵۱۳ حدیث ۱۵۰۔۱۹۰۴

۳۔ ابوداود، حدیث ۲۵۱۷

اور انھوں نے اس شخص سے کہا: رسول اللہ کے پاس واپس جاؤ، کیوں کہ تم نے بات نہیں سمجھی۔

اس نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! آدمی اللہ کے راستے میں جہاد کرنا چاہتا ہے اور اس کا مقصد دنیا کی کشادگی حاصل کرنا بھی ہوتا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے لیے کوئی اجر نہیں''، لوگوں نے اس شخص سے کہا: رسول اللہ کے پاس واپس جاؤ، تیسری مرتبہ اس شخص نے آپ ﷺ سے دریافت کیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے لیے کوئی اجر نہیں'' امام ابوداود نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

امام نسائی (۲) کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: آپ کا کیا خیال ہے: آدمی اجر اور شہرت دونوں مقصد سے جنگ کرتا ہے، اس کے لیے کیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے لیے کچھ بھی نہیں''، تین مرتبہ اس شخص نے سوال دہرایا تو ہر مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے یہی فرمایا: ''اس کے لیے کچھ بھی نہیں''، پھر فرمایا: ''اللہ تعالیٰ وہی عمل قبول کرتا ہے جو خالص اس کے لیے کیا جائے اور اس سے صرف اللہ کی رضا مقصود ہو''۔

۱۰۔ عورت کا جہاد:

آپ ﷺ سے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! مرد جنگ کرتے ہیں، عورتیں جنگ نہیں کرتیں اور ہمارے لیے میراث میں بھی آدھا حصہ ہے؟

اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ'' (اور تم کسی ایسے امر کی تمنا مت کیا کرو جس میں اللہ تعالیٰ نے بعضوں کو بعضوں پر فوقیت دی ہے) (سورہ نساء ۳۲) امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۳)

۱۔ ابوداود ۳/ ۳۰۔۳۱ حدیث ۲۵۱۶
۲۔ نسائی ۶/ ۳۳۲۔۳۳۳ حدیث ۳۱۴۰
۳۔ مسند امام احمد ۶/ ۳۲۲

۱۱۔ جنگ میں فخر کرنا:

آپ ﷺ سے اس مسلمان کے بارے میں دریافت کیا گیا جو جنگ میں کسی مشرک کو نیزہ مارتے ہوئے کہتا ہے: یہ لو، میں فارس کی اولاد ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس میں کوئی حرج نہیں، اس کی تعریف کی جاتی ہے اور اس کو اجر دیا جاتا ہے'' اس روایت کو امام احمد نے بیان کیا ہے۔(۱)

۱۔ مسند امام احمد ۵/ ۲۹۵ (اس طرح کی کوئی روایت ہمیں نہیں ملی، امام ابن قیم نے دو روایتیں ملا دی ہیں، ایک روایت مسند احمد ۵/ ۲۹۵ میں ہے جس میں ہے: "خذها مني وأنا الغلام الفارسي، فبلغت النبي ﷺ فقال: هلا قلت: خذها مني وأنا الغلام الأنصاري" اور یہ دوسرے ہی سیاق میں ہے، اور دوسری روایت جو مفصل ہے (مسند احمد ۴/ ۱۸۰) اس میں ہے: "خذها وأنا الغلام الغفاري" اس میں آگے ہے: "سبحان الله لابأس أن يحمد ويوجر"، یہ دونوں روایتیں اسی طرح مصنف ابن ابی شیبہ (۱۲/ ۵۰۵۔۵۰۶) میں بھی ہیں، نیز امام ابوداود نے بھی دونوں روایتوں کو اسی طرح مفصل نقل کیا ہے، پہلی روایت (حدیث ۵۱۱۳) اور دوسری روایت (حدیث ۴۰۸۹)، امام ابن قیم نے دوسری روایت کو مختصر کر کے نقل کیا ہے، لیکن وہاں الفارسی نہیں الغفاری ہے، معجم کبیر طبرانی (۶/ ۹۴ حدیث ۵۶۱۶) میں بھی الغفاری کے ساتھ یہ مختصراً منقول ہے۔ واللہ الموفق (فیصل))

موت کے سلسلے میں فتاویٰ امام المفتین صلی اللہ علیہ وسلم

ا۔ اچانک آنے والی موت:

آپ ﷺ سے اچانک آنے والی موت کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کے لیے راحت ہے، اور فاجر کے لیے افسوس اور رنجیدگی کی پکڑ ہے'' امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے (۱) اسی وجہ سے امام احمد نے ایک روایت کے مطابق اچانک آنے والی موت کو ناپسند نہیں کیا ہے۔

ان ہی سے دوسری روایت یہ ہے کہ وہ اچانک آنے والی موت کو پسند نہیں فرماتے تھے، اپنی مسند میں انھوں نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر گرتی دیوار سے ہوا تو آپ تیز چلنے لگے، اس سلسلے میں آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''میں اچانک آنے والی موت کو ناپسند کرتا ہوں'' (۲) دونوں حدیثوں کے درمیان کوئی تعارض نہیں ہے۔ غور کرنے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے۔

۲۔ کافر کا جنازہ گزرتے وقت کھڑے ہونے کا حکم:

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: ہمارے سامنے سے کافر کا جنازہ گزرتا ہے، کیا ہم اس کے لیے کھڑے ہوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں، اس لیے کہ تم اس کے لیے کھڑے نہیں ہوتے ہو، بلکہ جانوں کو قبضے میں لینے والے کی تعظیم میں کھڑے ہوتے ہو'' امام احمد نے اس کو

۱۔ مسند امام احمد ۶/۱۳۶ ۲۔ مسند امام احمد: ۲/۳۵۶

روایت کیا ہے۔(۱)

آپ ﷺ ایک یہودی عورت کے جنازہ کے لیے کھڑے ہو گئے تو اس سلسلے میں آپ سے دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''موت کی ایک گھبراہٹ ہے، چناں چہ جب تم کسی جنازے کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ''۔(۲)

۳۔ کیا قبر میں سوال کے وقت ہماری عقلیں لوٹا دی جاتی ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے یہ سوال کیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں، جس طرح آج ہے'' امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۳)

۴۔ عذابِ قبر:

آپ ﷺ سے عذابِ قبر کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں، عذابِ قبر حق ہے''(۴)

۱۔ مسند امام احمد ۲/ ۱۶۸ ۲۔ مسند امام احمد: ۳/ ۳۵۴ ۳۔ مسند امام احمد ۲/ ۱۷۲

۴۔ مسند امام احمد: ۶/ ۱۷۴

قرآن کریم کی تلاوت اور ذکر کی فضیلت کے سلسلے میں فتاویٰ امام المفتین ﷺ

۱۔ قرآن کی سب سے عظیم آیت کون سی ہے:

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: قرآن کی سب سے عظیم آیت کون سی ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ'' (آیۃ الکرسی)

امام ابوداود نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

۲۔ سورہ ملک کی فضیلت:

آپ ﷺ سے ایک شخص نے دریافت کیا: میں نے ایک قبر پر اپنا خیمہ لگایا، مجھے معلوم نہیں تھا کہ وہ انسان کی قبر ہے، اس سے سورہ ملک پڑھنے کی آواز آنا شروع ہوئی یہاں تک کہ پوری سورت ختم ہوئی؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ سورت روکنے والی ہے، یہ نجات دلانے والی ہے جو عذاب قبر سے نجات دلاتی ہے'' امام ترمذی نے اس کو روایت کیا ہے(۲)

ابن عبدالبر نے فرمایا: یہ روایت صحیح ہے۔

۳۔ سورہ ''اِذَا زُلْزِلَت الْأَرض'' کی فضیلت:

آپ ﷺ سے ایک شخص نے درخواست کی: مجھے ایک جامع سورت پڑھائیے؟

۱۔ ابوداود ۲/ ۲۹۵ حدیث ۱۴۶۰۳   ۲۔ ترمذی ۵/ ۱۵۱ حدیث ۲۸۹۰

آپ نے ''اذا زلزلت الارض '' پڑھائی، جب آپ اس سے فارغ ہوئے تو اس شخص نے کہا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث فرمایا ہے، میں اس سے زیادہ کبھی نہیں کروں گا، پھر وہ آدمی چلا گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''وہ آدمی کامیاب ہوگیا'' آپ ﷺ نے یہ بات دو مرتبہ فرمائی۔ امام ابوداود نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

۴۔''قل هو الله أحد''، قل أعوذ برب الناس ''

اور ''قل اعوذ برب الفلق'' کی فضیلت:

ایک شخص نے آپ ﷺ سے کہا: میں قل هو الله احد کو پسند کرتا ہوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہاری اس سے محبت تمہیں جنت میں داخل کردے گی''۔(۲)

آپ ﷺ سے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں سورۂ ھود اور سورۂ یوسف پڑھتا ہوں، آپ نے فرمایا: قل أعوذ برب الناس'' اور ''قل اعوذ برب الفلق '' سے زیادہ اللہ کے نزدیک پہنچنے والی سورتوں کے علاوہ تم ہرگز کوئی سورت نہیں پڑھ سکتے'' امام نسائی نے اس کو روایت کیا ہے۔(۳)

۵۔اللہ کے نزدیک محبوب عمل:

ترمذی (۴) میں ان ہی سے روایت ہے کہ آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: کون سا عمل اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''سفر ختم کر کے دوبارہ سفر شروع کرنے والا''۔

اس حدیث سے بعض لوگوں نے یہ سمجھا کہ جب کوئی قرآن ختم کرے تو سورۂ

۱۔ابوداود۲/۱۱۹حدیث۱۳۹۹ ۔ ۲۔مسند امام احمد:۳/۱۴۱،۱۵۰

۳۔نسائی۲/۲۹۶حدیث۹۵۲ ۔ ۴۔ترمذی۵/۱۸۱حدیث۲۹۴۸

فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی تین آیتیں پڑھے، کیوں کہ فارغ ہو کر اس نے سفر ختم کیا اور پھر آغاز کر کے اس نے دوبارہ سفر شروع کیا، صحابہ اور تابعین میں سے کسی نے ایسا نہیں کیا ہے اور نہ کسی امام نے اس کو پسند کیا ہے، حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص کسی غزوہ سے واپس آئے تو دوسرے غزوہ کے لیے نکل جائے، یا جب بھی کسی عمل سے فارغ ہو جائے تو دوسرا کام مکمل کرنے کے لیے سفر شروع کرے، بعض قراء جو یہ عمل کرتے ہیں حدیث سے یقینی طور پر یہ مراد نہیں ہے، اللہ ہی سے توفیق ملتی ہے۔

حدیث کی تشریح میں حدیث کے بعد ہی متصلاً یہ جو بات وارد ہوئی ہے کہ قرآن کے شروع سے آخر تک پڑھے، جب بھی اترے تو دوبارہ سفر شروع کرے، اس کے دو مطلب ہیں: پہلا مطلب یہ ہے کہ جب بھی ایک سورت یا جز ختم کرے تو دوسرا شروع کرے، دوسرا مطلب یہ ہے کہ جب بھی قرآن ختم کرے تو دوبارہ شروع کرے۔

۶۔ قرآن والے اللہ والے ہیں:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ اللہ والے کون ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ قرآن والے ہیں، وہ اللہ والے اور اللہ کے خاص بندے ہیں'' امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے(۱)

۷۔ قرآن کی تلاوت اور اس کے معانی پر غور وخوض کرنے کا حکم:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا کہ میں کتنا قرآن پڑھوں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مہینے میں ایک مرتبہ ختم کرو''، انھوں نے کہا: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پندرہ دنوں میں''، انھوں نے کہا:

۱۔ مسند امام احمد ۳/ ۱۲۷۔ ۱۲۸، ۲۴۲

میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''دس دنوں میں''، انھوں نے کہا: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ دنوں میں'' انھوں نے کہا: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو تین دن سے کم میں قرآن پڑھے وہ اس کو نہیں سمجھتا'' امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

۸۔قرآن سیکھنا:

آپ ﷺ سے ایک شخص نے دریافت کیا: قرآن سیکھنے میں میرے لیے کوئی چیز رکاوٹ نہیں ہے، البتہ مجھے خوف ہے کہ میں رات کی نمازوں میں اس کو پڑھنے کا حق ادا نہیں کرسکوں گا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم قرآن سیکھو، اس کو پڑھو اور سو جاؤ، کیوں کہ قرآن کی مثال اس شخص کے لیے جو قرآن سیکھتا ہے پھر اس کو پڑھتا ہے اس چمڑے کے تھیلے کی طرح ہے جس میں مشک بھرا ہوا ہو جس کی خوشبو ہر جگہ پھیلتی ہے، اور جو قرآن سیکھے اور وہ سو جائے اور قرآن اس کے سینے میں ہو تو اس کی مثال اس تھیلے کی سی ہے جس کو مشک سے بھر کر باندھ دیا گیا ہو''۔(۲)

۹۔قرآن سات حرفوں میں نازل کیا گیا ہے:

ایک آیت کے سلسلے میں دو لوگوں کا اختلاف ہو گیا، ان میں سے ہر ایک نے رسول اللہ ﷺ سے سیکھا تھا، انھوں نے آپ ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا؟

آپ ﷺ نے ان دونوں میں سے ہر ایک سے کہا: ''اسی طرح نازل ہوئی ہے''، پھر فرمایا: ''قرآن سات حروف میں نازل ہوا ہے'' متفق علیہ(۳)

۱۔مسند امام احمد ۲/۱۶۲، ۱۶۵، ۱۹۵، ۲۔الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان ۵/ ۴۹۹۔۵۰۰ حدیث ۲۱۲۶، [ترمذی (۲۸۷۶)، ابن ماجہ (۲۱۷)] ۳۔بخاری: ۴/۳۷۳ حدیث ۲۴۱۹، مسلم: ۱/۵۶۰ حدیث ۲۷۰۔۸۱۸

۱۰۔ذکر کرنے والوں کی فضیلت:

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: کس مجاہد کو سب سے زیادہ اجر ملتا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کا سب سے زیادہ ذکر کرنے والا''۔ دریافت کیا گیا: کس روزہ دار کو سب سے زیادہ اجر ملتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کا سب سے زیادہ ذکر کرنے والا''۔ پھر انھوں نے نماز، زکاۃ، حج اور صدقہ ہر ایک کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کا سب سے زیادہ ذکر کرنے والا''، اس پر حضرت ابوبکر نے حضرت عمر سے فرمایا: ذکر کرنے والے سب بھلائی لے گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں، امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

آپ ﷺ سے ان لوگوں کے بارے میں دریافت کیا گیا جو سبقت لے جانے والے ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے والے''، دوسری روایت میں ہے: ''اللہ کے ذکر میں جن کی شہرت ہے، ان کے بوجھ کو ذکر ہلکا کرتا ہے، جس کی وجہ سے وہ قیامت کے دن ہلکے پھلکے آئیں گے'' امام ترمذی نے اس کو روایت کیا ہے۔(۲)

۱۱۔ذکر کے حلقوں کی فضیلت:

آپ ﷺ سے جنت کے باغات کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''ذکر کے حلقے''۔(۳)

آپ ﷺ سے عزت والوں کے بارے میں دریافت کیا گیا جن کو قیامت کے دن پکارا جائے گا: عنقریب سب لوگ جان لیں کہ عزت والے کون ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ مسجدوں میں ذکر کرنے والے ہیں'' امام احمد نے اس

۱۔مسند امام احمد ۳/۴۳۸ ۲۔ترمذی ۵/۴۲۸ حدیث ۳۳۷۶

۳۔ترمذی: ۵/۵۳۹ حدیث ۳۵۹۶

کو روایت کیا ہے۔(۱)

آپ ﷺ سے ذکر کی مجلسوں کے ثواب کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''ذکر کی مجلسوں کا بدلہ جنت ہے'' امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۲)

۱۲۔ جلد حاصل ہونے والی غنیمت:

آپ ﷺ سے ان لوگوں کے بارے میں دریافت کیا گیا جنھوں نے جنگ کی تو لوگوں نے کہا: ہم نے ان سے زیادہ مال غنیمت حاصل کر کے جلدی لوٹنے والوں کو نہیں دیکھا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تم کو ایسے لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں جو ان سے زیادہ غنیمت حاصل کرنے اور جلدی لوٹنے والے ہیں؟ یہ وہ لوگ ہیں جو صبح کی نماز میں شریک ہوتے ہیں پھر سورج طلوع ہونے تک اللہ کا ذکر کرتے ہوئے بیٹھتے ہیں، یہ لوگ جلدی لوٹنے اور زیادہ غنیمت حاصل کرنے والے ہیں'' امام ترمذی نے اس کو روایت کیا ہے۔(۳)

۱۳۔ اللہ کا حقیقی ذکر کرنے والے:

آپ ﷺ سے بہترین لوگوں کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ لوگ جو دوسروں کو اللہ کا ذکر کرتے ہوئے دیکھتے ہیں تو خود بھی ذکر کرتے ہیں'' امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۴)

۱۔ مسند امام احمد ۳/ ۱۵۰ ۲۔ مسند امام احمد ۲/ ۱۷۷ ۳۔ ترمذی ۵/ ۵۲۲ حدیث ۳۵۶۱

۴۔ مسند احمد ۶/ ۴۵۹۔ اعلام الموقعین اور فتاوی دونوں میں یہ روایت ان الفاظ میں وارد ہوئی ہے: ''الذین اذا رأوا ذکر اللہ ذکروا''، اسی کے مطابق ترجمہ کیا گیا ہے، لیکن یہ روایت اس طرح صحیح نہیں ہے، بلکہ صحیح اس طرح ہے: ''الذین اذا رؤوا ذُکر اللّٰہ'' (جنھیں دیکھ کر اللہ یاد آجائے) اور یہ روایت انھی الفاظ میں مشہور بھی ہے۔ مسند احمد اور ابن ماجہ حدیث ۴۱۱۹، وغیرہ میں بھی یہ روایت اسی طرح ہے، لیکن دونوں کتابوں کے محققوں نے اس پر متنبہ نہیں کیا، بلکہ فتاوی میں اس کی تخریج بھی نہیں کی گئی ہے۔ واللہ الموفق (فیصل)

۱۴۔ کون سی دعا سب سے زیادہ مقبول ہے:

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: کون سی دعا سب سے زیادہ قبول ہوتی ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''رات کے آخری پہر میں اور فرض نمازوں کے بعد'' امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۱)

اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا رد نہیں کی جاتی''، صحابہ نے دریافت کیا: ہم کیا کہیں (کیا دعا کریں) اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ سے دنیا اور آخرت میں عافیت مانگو'' امام ترمذی نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۲)

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: کس چیز پر ہم دعا کو ختم کریں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''آمین پر'' امام ابوداود نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۳)

۱۵۔ مکمل نعمت:

آپ ﷺ سے مکمل نعمت کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جنت کے حصول میں کامیابی اور جہنم سے نجات'' امام ترمذی نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۴)

پس ہم اللہ تعالیٰ سے جنت کے حصول میں کامیابی اور جہنم سے نجات پانے کی دعا کرتے ہیں اور اس کی مکمل نعمت مانگتے ہیں۔

۱۔ مسند امام احمد ۴/۱۱۴، ۲۳۵، ۳۲۱، ۳۸۵۔ ۲۔ ترمذی ۵/۵۳۸ حدیث ۳۵۹۴

۳۔ (ابوداود حدیث ۹۳۸) ۴۔ ترمذی ۵/۵۰۵ حدیث ۳۵۲۷

۱۶۔ کیا چیز دعا کی قبولیت میں رکاوٹ ہوتی ہے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کی قبولیت میں آڑے آنے والی رکاوٹ کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بندہ کہتا ہے: میں نے دعا کی، میں نے دعا کی، لیکن میری دعا قبول نہیں ہوئی، اس وقت وہ تھک جاتا ہے اور دعا کرنا چھوڑ دیتا ہے“ امام مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

دوسری روایت میں ہے: ”وہ کہتا ہے: میں نے مانگا تو مجھے کچھ بھی نہیں ملا“۔(۲)

۱۷۔ باقی رہنے والی نیکیاں:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ”الباقيات الصالحات“(۳) (باقی رہنے والی نیکیوں) کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اَللّٰهُ اَكْبَرُ (اللہ سب سے بڑا ہے)، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے)، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں) اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (کوئی طاقت اور قوت نہیں سوائے اللہ کے)“ امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۴)

۱۸۔ نماز میں آدمی کیا دعا کرے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے درخواست کی کہ آپ ان کو ایسی دعا سکھائیں جس کو وہ اپنی نماز میں پڑھا کریں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کہو: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ ظُلْمًا كَثِيْرًا،

۱۔ مسلم ۴/۲۰۹۶ حدیث ۹۲۔۲۷۳۵، ۲۔ ترمذی: ۵/۷۸۱، ۳۔ (سورہ کہف کی آیت ۴۶ ”والباقيات الصالحات خير عند ربك وخير أملا“ کی طرف اشارہ ہے ”فیصل“)، ۴۔ مسند امام احمد ۳/۷۵

وَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ، فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ''(اے اللہ! میں نے اپنے اوپر بہت ظلم کیا ہے، اور گناہوں کو تیرے علاوہ کوئی معاف کرنے والا نہیں، پس تو میری اپنی طرف سے مغفرت فرما دیجیے، اور مجھ پر رحم کیجیے، بے شک تو بڑا مغفرت کرنے اور رحم فرمانے والا ہے) متفق علیہ(۱)

آپ ﷺ نے ایک بدو کو یہ دعا سکھائی: ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُلِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ''(نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، جو تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اللہ بہت ہی بڑا ہے، اور اللہ ہی کے لیے بہت زیادہ تعریفیں ہیں، اور اللہ کی ذات پاک ہے جو تمام جہانوں کا پالنہار ہے، نہیں کوئی طاقت اور قوت سوائے اللہ کے جو بڑا زبردست اور حکمت والا ہے) اس بدو نے کہا: یہ میرے رب کے لیے ہے، میرے لیے کیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہو: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ (اے اللہ! تو میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے، مجھے روزی دے اور مجھے معاف فرما)، یہ کلمات تمہارے لیے تمہارے دنیا اور آخرت کی بھلائی جمع کر دیں گے'' امام مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔(۲)

۱۔ بخاری: ۲/ ۳۱۷ حدیث ۸۳۴، مسلم: ۴/ ۲۰۷۸ ح ۴۸۔ ۲۷۰۵

۲۔ مسلم ۴/ ۲۰۷۳ حدیث ۳۶۔ ۲۶۹۷

۱۹۔ جنت کے باغات:

آپ ﷺ سے جنت کے باغات کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''مسجدیں''۔

پھر آپ ﷺ سے ان کے چارے کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''سُبْحَانَ اللّٰهِ (اللہ کی ذات پاک ہے)، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ (اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں) وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (اور نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے) وَاللّٰهُ اَكْبَرُ (اور اللہ سب سے بڑا ہے)'' امام ترمذی نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

۲۰۔ ذکر کی فضیلت:

آپ ﷺ کا گزر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہوا جب کہ وہ ایک پودا لگا رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابو ہریرہ! کیا بو رہے ہو''؟ میں نے کہا؟: پودا جو میں اپنے لیے لگا رہا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تم کو اس سے بہتر پودے کے بارے میں نہ بتاؤں''؟ انھوں نے کہا: ضرور بتایئے، اللہ کے رسول!، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہو: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ (اللہ کی ذات پاک ہے، اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اور نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، اور اللہ سب سے بڑا ہے)، ان میں سے ہر ایک کے بدلے جنت میں تمہارے لیے ایک درخت لگایا جاتا ہے'' امام ابن ماجہ نے اس کو روایت کیا ہے۔(۲)

۱۔ ترمذی ۵/ ۴۹۷۔۴۹۸ حدیث ۳۵۰۹

۲۔ ابن ماجہ ۲/ ۱۲۵۱، حدیث ۳۸۰۷۔

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: ہم میں سے کوئی ہر دن ایک ہزار نیکی کیسے کما سکتا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک سو مرتبہ سبحان اللہ کہے تو اس کے لیے ایک ہزار نیکی لکھی جاتی ہیں یا اس سے ایک ہزار گناہ مٹا دیے جاتے ہیں'' امام مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

آپ ﷺ سے ایک شخص نے دریافت کیا: اسلام کے احکام مجھ پر بہت زیادہ ہو گئے ہیں آپ مجھے کسی ایسی چیز کی وصیت کیجئے جس سے میں چمٹا رہوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہاری زبان اللہ کے ذکر سے ہر وقت تر وتازہ رہے'' امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۲)

آپ ﷺ سے اللہ کے نزدیک سب سے بہتر، سب سے پاک اور درجات میں سب سے بلند عمل کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کا ذکر'' امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے(۳)

۲۱۔ تعوذ کی فضیلت:

آپ ﷺ نے اس شخص سے فرمایا جس نے کہا: مجھے بچھو نے ڈس لیا ہے: ''اگر وہ شام کے وقت کہتا: ''اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ'' (میں اللہ کے مکمل کلمات کے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں، ان تمام چیزوں کے شرور سے جو اس نے پیدا

۱۔ مسلم ۴/۳/۲۰۷۳ حدیث ۳۷۔۲۶۹۸ ۲۔ مسند امام احمد ۴/ ۱۸۸۔۱۹۰

۳۔ مسند احمد ۵/ ۱۹۵

کیا ہے) اس کو اس سے نقصان نہیں ہوتا" امام مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

آپ ﷺ سے ایک شخص نے درخواست کی کہ آپ ان کو ایسا تعوذ سکھائیں جس کے ذریعے وہ پناہ مانگیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "کہو: اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَشَرِّ بَصَرِيْ وَشَرِّ لِسَانِيْ وَشَرِّ قَلْبِيْ وَشَرِّ مَنِيِّيْ" (اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں، میرے کانوں کی برائی سے، میری نگاہوں کی برائی سے، میری زبان کی برائی سے، میرے دل کی برائی سے اور میری منی کی برائی سے)۔ امام نسائی نے اس کو روایت کیا ہے۔(۲)

۲۲۔ نبی ﷺ پر درود بھیجنے کا طریقہ:

آپ ﷺ سے آپ پر درود بھیجنے کے طریقہ کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "کہو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ" (اے اللہ محمد ﷺ اور آپ کی آل پر درود بھیج جیسا کہ تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر درود بھیجا، بے شک تو ستودہ صفات اور بڑی عزت والا ہے، اے اللہ محمد ﷺ اور آپ کی آل پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکت نازل کی، یقیناً تو قابل تعریف اور بڑی عظمت و بزرگی والا ہے) متفق علیہ(۳)

۲۳۔ کون سی چیز جنت میں لے جاتی ہے اور جہنم سے دور کرتی ہے:

آپ ﷺ سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! مجھے

۱۔ مسلم ۴/ ۲۰۸۱ حد ۵۵۔ ۲۷۰۹، ۲۔ نسائی ۸/ ۲۵۲۔ ۲۵۳ حدیث ۵۴۷۰، [فتاویٰ میں منی کی جگہ هنی واقع ہوا ہے، ہن بھی کنایتاً شرمگاہ کے لیے استعمال ہوتا ہے لیکن حدیث میں یہ لفظ نہیں ہے، ابن قیم نے منی کے بعد یعنی الفرج نقل کیا ہے، نسائی میں یہ وضاحت موجود نہیں ہے، یہ روایت نسائی کے علاوہ مسند احمد (۳/ ۴۲۹) ابوداؤد (۱۵۵۱) اور ترمذی (۳۴۹۲) میں بھی موجود ہے یعنی فرجہ کی وضاحت صرف ترمذی میں ہے۔ (فیصل)]

۳۔ بخاری: ۸/ ۵۳۲ حدیث ۴۷۹۷، مسلم: ۱/ ۳۰۵ حدیث ۶۶۔ ۴۰۶

ایسے کسی عمل کے بارے میں بتایئے جو مجھے جنت میں لے جائے اور جہنم سے دور رکھے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے بڑی عظیم چیز کے بارے میں دریافت کیا ہے، یہ اس شخص کے لیے آسان ہے جس کے لیے اللہ نے آسان کر دیا ہو، تم اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، نماز قائم کرو، زکاۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو''، پھر فرمایا: ''کیا میں تم کو خیر کے دروازوں کے بارے میں نہ بتاؤں''؟ میں نے کہا: کیوں نہیں، اللہ کے رسول! ضرور بتایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''روزہ ڈھال ہے، صدقہ غلطی کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتی ہے، اور درمیانی رات میں آدمی کی نماز''، پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: **تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ** ''یہاں تک کہ **يَعْمَلُوْنَ** تک پہنچے (ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں، اس طور پر کہ وہ لوگ اپنے رب کو امید سے اور خوف سے پکارتے ہیں اور ہماری دی ہوئی چیزوں میں سے خرچ کرتے ہیں، سو کسی شخص کو خبر نہیں جو جو آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ایسے لوگوں کے لیے خزانۂ غیب میں موجود ہے، یہ ان کو ان کے اعمال کا صلہ ملا ہے) (سجدہ) پھر فرمایا: کیا میں تم کو اس دین کے سر، اس کے ستون اور اس کی چوٹی کے بارے میں نہ بتاؤں؟ اس دین کا سر اسلام ہے، اس کا ستون نماز ہے اور اس کی چوٹی اللہ کے راستے میں جہاد کرنا ہے''، پھر فرمایا: ''کیا میں تم کو ان تمام چیزوں کے جوہر اور روح کے بارے میں نہ بتاؤں''؟ میں نے کہا: کیوں نہیں، اللہ کے رسول! ضرور بتایئے۔ آپ ﷺ نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا: ''اس کو روکے رہو''، میں نے کہا: اللہ کے نبی! جو ہم بولتے ہیں کیا اس پر بھی ہمارا مواخذہ ہوگا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''معاذ! تیری ماں تجھ کو روئے، لوگ جہنم میں اپنے چہروں کے بل اپنی زبانوں کے گناہوں کی وجہ سے ہی گریں گے'' یہ حدیث صحیح ہے۔(۱)

ایک بدو نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت

۱۔ ترمذی: ۵/۱۳ حدیث ۲۶۱۶

میں لے جائے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، فرض نماز قائم کرو، فرض زکاۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو'' اس نے کہا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں نہ اس پر اضافہ کروں گا اور نہ کمی، جب وہ واپس ہوا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو جنت والے کسی شخص کو دیکھ کر خوشی حاصل کرنا چاہتا ہو تو وہ اس کو دیکھے'' ۔ متفق علیہ (۱)

ایک شخص نے آپ ﷺ سے کہا: مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں لے جائے اور جہنم سے دور رکھے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، نماز قائم کرو، زکاۃ دو اور صلہ رحمی کرو'' متفق علیہ (۲)

ایک بدو نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: مجھے ایسا عمل سکھایئے جو مجھے جنت میں لے جائے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر چہ تم نے مختصر بات پوچھی ہے، لیکن تم نے بہت بڑا سوال کیا ہے، باندی کو آزاد کرو اور باندی کو چھڑاؤ'' اس نے دریافت کیا: کیا یہ دونوں ایک ہی نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، باندی کو آزاد کرنا یہ ہے کہ تم تنہا اس کو آزاد کرو، اور باندی کو چھڑانا یہ ہے کہ تم اس کو آزاد کرنے میں تعاون کرو، زیادہ دودھ والی بکری دو، (۳) ظالم رشتے دار پر احسان کرو اور ناانصافی کرنے والے کو دو، اگر تم اس کی طاقت نہیں رکھتے تو بھوکے کو کھلاؤ، اور پیاسے کو پلاؤ، بھلائی کا حکم کرو اور برائی سے روکو، اگر اس کی بھی

۱۔ بخاری: ۳/۲۶۱ حدیث ۱۳۹۷، مسلم: ۱/۴۴ حدیث ۱۵۔۱۴

۲۔ بخاری: ۱۰/۴۱۴ حدیث ۵۹۸۳، مسلم: ۱/۴۲۔۴۳ حدیث ۱۲۔۱۳

۳۔ حدیث کے الفاظ ہیں ''المنحة الوكوف'' منحة اور منيحة کے اصل معنی عطیہ کے ہیں، خاص اس عطیے کے لیے اس کا زیادہ استعمال ہوتا ہے کہ آدمی اپنی اونٹنی یا بکری (اسی طرح گائے) دودھ سے فائدہ اٹھانے کے لیے کسی کو دے کہ وہ ایک عرصے تک اس سے فائدہ اٹھا کر جانور واپس کر دے، وکوف: دودھاری ''فیصل''

طاقت نہیں ہے تو اپنی زبان کو روکے رکھو، بس صرف بھلی بات کہو' امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

۲۴۔اسلام، ایمان، ہجرت اور جہاد سے متعلق سوالات:

ایک شخص نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: اسلام کیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا دل اللہ کا مطیع وفرماں بردار ہو جائے اور مسلمان تمہاری زبان اور ہاتھ سے محفوظ رہیں''۔

دریافت کیا گیا: اسلام کی کونسی چیز سب سے افضل ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایمان''۔

اس نے دریافت کیا: ایمان کیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر اور مرنے کے بعد زندہ ہونے پر یقین کرو''۔

اس نے دریافت کیا: کونسا ایمان افضل ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہجرت''۔

اس نے دریافت کیا: ہجرت کیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم برائی کو چھوڑ دو''۔

اس نے دریافت کیا: کون سی ہجرت افضل ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جہاد''۔

اس نے دریافت کیا: جہاد کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کافروں کے ساتھ جنگ کرو جب تمہاری ان کے ساتھ مڈبھیڑ ہو''۔

۱۔مسند امام احمد۴/۲۹۹

اس نے دریافت کیا: کون سا جہاد افضل ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کا گھوڑا مارا جائے اور اس کا خون بہایا جائے پھر اعمال میں دو عمل سب سے زیادہ افضل ہیں، مگر یہ کہ کوئی ان دونوں اعمال کی طرح عمل کرے: مقبول حج یا عمرہ''۔ امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۱)

۲۵۔ کونسا عمل افضل ہے:

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: کونسا عمل افضل ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''صرف ایک اللہ پر ایمان لانا، پھر جہاد، پھر حج مقبول، یہ تمام اعمال میں افضل ہیں، اس قدر افضل جتنا فاصلہ مشرق اور مغرب کے درمیان ہے''

(۲) امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۳)

آپ ﷺ سے اور ایک مرتبہ دریافت کیا گیا: کونسا عمل افضل ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اللہ کی خاطر محبت کرو اور اللہ کی خاطر دشمنی رکھو اور اپنی زبان کو اللہ کے ذکر سے تر رکھو''۔

سائل نے دریافت کیا: اس کے بعد کیا اللہ کے رسول ﷺ؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کے لیے وہی پسند کرو جو تم اپنے لیے پسند کرتے ہو (اور ان کے لیے وہی ناپسند کرو جو تم اپنے لیے ناپسند کرو) تم بھلی بات کہو یا خاموش

۱۔ مسند امام احمد ۴/۱۱۴ ۳۔ مسند امام احمد ۴/۳۴۲

۲۔ حدیث کے الفاظ ہیں: ''عن النبی ﷺ أنه سئل: أی الأعمال أفضل؟ قال: ایمان بالله وحده، ثم الجهاد، ثم حجة برّة تفضل سائر العمل کما بین مطلع الشمس الی مغربها'' دونوں احتمال ہیں کہ تفضل کی ضمیر حجة کی طرف راجع ہو یا مجموعۂ اعمالِ مذکورہ کی طرف۔ پہلی صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ حج مقبول کا ثواب علاوہ ایمان اور جہاد کے دوسرے اعمال کے مقابلے میں اتنا زیادہ ہے جتنا مشرق اور مغرب کے درمیان کا فاصلہ، اور دوسری صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ یہ تمام اعمال (مجموعۂ اعمالِ مذکورہ) دوسرے اعمال کے مقابلے میں اس قدر افضل ہیں۔ قالہ السندی: دیکھیے مسند الامام احمد بن حنبل، تحقیق باشراف الشیخ شعیب الارنؤوط (۳۱/۳۵۱، حدیث ۱۹۰۱۱) نیز فتاوی میں حجة برّة کے بجائے حجة مبرورة واقع ہوا ہے جب کہ مسند احمد میں "حجة برّة" ہے (فیصل)

رہو“۔(۱)

چند صحابہ کا افضل عمل کے سلسلے میں اختلاف ہوا، بعض نے کہا: حاجی کو پانی پلانا، بعض نے کہا: مسجد حرام کو آباد کرنا، بعض نے کہا: حج، بعض نے کہا: اللہ کے راستے میں جہاد کرنا، اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی ”أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَوُونَ عِنْدَ اللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ" الی قولہ تعالیٰ "أُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ “(۲) کیا تم لوگوں نے حجاج کو پانی پلانے اور مسجد حرام کے آباد رکھنے کو اس شخص (کے عمل) کے برابر قرار دیا، جو کہ اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو اور اس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا ہو، یہ لوگ برابر نہیں اللہ کے نزدیک، اور جو لوگ بے انصاف ہیں، اللہ ان کو سمجھ نہیں دیتا، جو لوگ ایمان لائے اور (اللہ کے واسطے) انھوں نے ترک وطن کیا، اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کیا، وہ درجے میں اللہ کے نزدیک بہت بڑے ہیں اور یہی لوگ پورے کامیاب ہیں (توبہ ۱۹-۲۰)

آپ ﷺ سے ایک شخص نے دریافت کیا: میں نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں، میں نے پانچ وقت کی نمازیں پڑھی، اپنے مال کی زکاۃ ادا کی اور رمضان کے روزے رکھے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس کا انتقال اس پر ہوگا، وہ نبیوں، صدیقین اور شہداء کے ساتھ قیامت کے دن اس طرح ہوگا (آپ نے اپنی دو انگلیاں اٹھائیں) جب تک وہ اپنے والدین کی نافرمانی نہ کرے“ امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۳)

۱۔مسند امام احمد: ۵/ ۲۴۷ ۲۔(دیکھیے صحیح مسلم حدیث ۱۸۷۹، و مسند امام احمد ۴/ ۲۶۹)

۳۔مسند احمد کے مطبوعہ رائج نسخے میں یہ حدیث موجود نہیں ہے، البتہ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۸/ ۱۴۷) میں احمد اور طبرانی کے حوالے سے انھی الفاظ کے ساتھ یہ حدیث نقل کی ہے، شیخ شعیب ارنووط کے زیر نگرانی مسند احمد کا جو محقق نسخہ شائع ہوا ہے اس میں یہ حدیث موجود ہے (۳۹/ ۵۲۲ حدیث ۲۴۰۰۹/ ۸۱، اور بیت الافکار کے محقق نسخے میں بھی یہ حدیث موجود ہے دیکھیے حدیث (۲۴۲۹۹) (فیصل)

آپ ﷺ سے ایک دوسرے شخص نے دریافت کیا: آپ کا کیا خیال ہے: اگر میں فرض نماز پڑھوں اور رمضان کے روزے رکھوں، حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھوں اور اس پر کچھ بھی زیادہ نہ کروں تو کیا میں جنت میں چلا جاؤں گا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں''، اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں اس سے کچھ بھی زیادہ نہیں کروں گا'' امام مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: کونسا عمل بہتر ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم کھانا کھلاؤ اور جاننے اور نہ جاننے والے کو سلام کرو'' متفق علیہ(۲)

آپ ﷺ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: جب میں آپ کو دیکھتا ہوں تو میرا دل خوش ہوتا ہے اور میری آنکھوں کو ٹھنڈک ملتی ہے، لہذا آپ مجھے ہر چیز کے بارے میں بتائیے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر چیز پانی سے پیدا کی گئی ہے''۔

انھوں نے کہا: مجھے ایسی بات بتائیے کہ جب میں اس کو تھاموں تو جنت میں چلا جاؤں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''سلام کو عام کرو، کھانا کھلاؤ، صلہ رحمی کرو، رات کو نماز پڑھو جب لوگ سو رہے ہوں، پھر سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ'' امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۳)

آپ ﷺ سے افضل عمل کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''نماز'' دریافت کیا گیا: پھر کونسا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''نماز'' تین مرتبہ کہا، جب آپ سے بار بار دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''

۱۔ مسلم ۱/۴۴ حدیث ۱۸۔۱۵ ۲۔ بخاری: ۱/۸۲ حدیث ۲۸، مسلم: ۱/۶۵ حدیث ۶۳۔۳۹

۳۔ مسند امام احمد ۲/۲۹۵، ۴۹۳

اللہ کے راستے میں جہاد کرنا''۔

اس شخص نے کہا: میرے والدین ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تم کو والدین کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیتا ہوں''۔

اس نے دریافت کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا، میں ضرور بالضرور جہاد کروں گا اور ان دونوں کو چھوڑ دوں گا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم زیادہ واقف ہو'' امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

آپ ﷺ سے ایک شخص نے دریافت کیا: کونسا عمل افضل ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ پر ایمان، اس کی تصدیق اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنا''۔

اس نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! میں اس سے ہلکا چاہتا ہوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''معاف کرنا اور صبر کرنا''۔(۲)

اس نے کہا: میں اس سے ہلکا چاہتا ہوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ جس چیز کا بھی تمہارے لیے فیصلہ کرے اس میں اللہ کو الزام مت دو'' امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۳)

آپ ﷺ سے حضرت عقبہ نے افضل اعمال کے بارے میں دریافت کیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''عقبہ! جو تم سے تعلق توڑے اس کے ساتھ تعلق جوڑو، جو

۱۔ مسند امام احمد ۱۷۲/۲

۲۔ حدیث میں ''السماحة والصبر'' کے الفاظ ہیں، سماحة کے معنی جود وسخا کے بھی ہیں اور نرم خوئی کے بھی ہیں، صبر کے ساتھ آنا قرینہ ہے اس بات کا کہ یہ یہاں دوسرے معنی میں استعمال ہوا ہے یعنی لوگوں کے ساتھ نرمی کا معاملہ کرنا، عفو ودرگذر سے کام لینا اور احسان کرنا، اور صبر یعنی ان کی طرف سے پہنچنے والی تکلیفوں اور ان کی بدسلوکی پر صبر کرنا۔ مسند احمد کے جدید محقق نسخے میں تعلیق کرنے والوں نے صبر کو صبر عن المعاصی (گناہوں سے بچنا) کے مفہوم میں بتایا ہے، جو اگرچہ لغوی لحاظ سے صحیح ہے، لیکن یہاں ٹھیک نہیں معلوم ہوتا، اور اوپر والا مفہوم ہی راجح معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم (فیصل)

۳۔ مسند امام احمد ۳۱۹/۵

تم کو محروم کرے اس کو دو، اور جو تم پر ظلم کرے اسے نظر انداز کرو' امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

آپ ﷺ سے ایک مرتبہ دریافت کیا گیا: کونسا عمل افضل ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''طویل قیام والی نماز''، دریافت کیا گیا: کونسا صدقہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کم مال والے کی کوشش'' (مال کم ہو لیکن وہ کوشش کر کے طاقت بھر خرچ کرے)، دریافت کیا گیا: کونسی ہجرت افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جو اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو چھوڑ دے''، دریافت کیا گیا: کونسا جہاد افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو مشرکین کے خلاف اپنے مال اور جان کے ساتھ جنگ کرے''، دریافت کیا گیا: کونسا قتل (کس طرح مارا جانا) سب سے بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کا خون بہایا جائے اور اس کا گھوڑا مارا جائے'' امام ابوداود نے اس کو روایت کیا ہے۔(۲)

آپ ﷺ سے اور ایک مرتبہ دریافت کیا گیا: کونسا عمل افضل ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا ایمان جس میں شک نہ ہو، اور ایسا جہاد جس میں خیانت نہ ہو اور ایسا حج جو قبول ہو''۔(۳)

۲۶۔ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل:

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: اللہ کے نزدیک سب سے محبوب عمل کون سا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی خاطر محبت کرنا اور اللہ کی خاطر نفرت کرنا''۔ امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۴)

۲۷۔ سخت دلی کا علاج:

ایک شخص نے آپ ﷺ سے اپنی سخت دلی کی شکایت کی؟

۱۔ مسند امام احمد ۴/ ۱۴۸ ۲۔ ابوداود ۲/ ۱۴۱ حدیث ۱۴۴۹

۳۔ مسند امام احمد: ۳/ ۴۱۲، ۴۔ مسند امام احمد ۵/ ۱۴۶

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا دل نرم ہو تو مسکین کو کھلاؤ اور یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرو''۔(۱)

۲۸۔اس شخص کا صدقہ جس کے پاس مال نہ ہو:

آپ ﷺ سے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: میں کہاں سے صدقہ کروں جب کہ میرے پاس مال نہیں ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''صدقہ کے دروازے مندرجۂ ذیل ہیں: سُبْحَانَ اللّٰہِ (اللہ کی ذات پاک ہے)، اَلْحَمْدُلِلّٰہِ (تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں)، اَللّٰہُ اَکْبَرُ (اللہ سب سے بڑا ہے)، لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے)، اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ (میں اللہ کی مغفرت چاہتا ہوں)، تم بھلائی کا حکم دو، برائی سے روکو، لوگوں کے راستے سے کانٹا، ہڈی اور پتھر ہٹاؤ، اندھے کی رہنمائی کرو، بہرے اور گونگے کو سناؤ، یہاں تک کہ وہ سمجھے، کسی ضرورت مند کو اس کی ضرورت کی جگہ کا پتا دو، اپنی مضبوط پنڈلیوں سے مظلوم فریادی کے تعاون کے لیے بڑھو، اپنے مضبوط بازوؤں سے کمزور کو اٹھاؤ، یہ سب صدقے کے دروازے ہیں، اور تمہارے لیے اپنی بیوی کے ساتھ جماع کرنے میں بھی اجر ہے''۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: مجھے اپنی شہوت پوری کرنے میں کیسے اجر ملے گا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر تمہارا کوئی بچہ ہو اور اس کے اجر کی تم کو امید ہو پھر اس کا انتقال ہو جائے، کیا تم اس سے ثواب کی امید رکھتے ہو''؟ میں نے کہا: ہاں، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''تم نے اس کو پیدا کیا ہے''؟ میں نے کہا: نہیں، بلکہ اللہ نے پیدا کیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے اس کو ہدایت دی ہے''

۱۔مسند امام احمد: ۲/۲۶۳۔

میں نے کہا: نہیں، بلکہ اللہ نے اس کو ہدایت دی ہے، آپ ﷺ نے دریافت کیا: ''کیا تم اس کو رزق دیتے تھے''؟ میں نے کہا: نہیں بلکہ اللہ اس کو رزق دیتا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسی طرح تم اس کو حلال طریقہ سے کرو اور حرام سے بچو، اگر اللہ چاہے تو اس کو زندہ کرے گا، اگر چاہے گا تو موت دے گا اور تمہارے لیے اجر ہے'' امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

۲۹۔ جنت کا راستہ:

آپ ﷺ نے ایک دن صحابہ سے دریافت کیا: ''آج تم میں سے کس نے روزے کی حالت میں صبح کی''؟

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں؛ آپ ﷺ نے دریافت کیا: ''تم میں سے کون آج جنازہ کے ساتھ چلا ہے''؟ حضرت ابوبکر نے فرمایا: میں؛ آپ ﷺ نے دریافت کیا: ''آج تم میں سے کس نے مسکین کو کھلایا ہے''؟ حضرت ابوبکر نے فرمایا: میں؛ آپ ﷺ نے دریافت کیا: ''آج تم میں سے کس نے مریض کی عیادت کی ہے''؟ حضرت ابوبکر نے فرمایا: میں؛ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ خوبیاں جس آدمی میں جمع ہوں گی وہ جنت میں داخل ہوگا'' امام مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔(۲)

۳۰۔ اخلاص سے شروع کیے ہوئے عمل پر لوگ تعریف کرنے لگیں تو اس کا کیا حکم ہے:

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: اللہ کے رسول! آدمی کوئی عمل کرتا ہے تو اس کو چھپاتا ہے، جب اس سے کوئی واقف ہوتا ہے تو اس کو خوشی ہوتی ہے؟

۱۔ مسند امام احمد ۵/ ۱۶۸۔ ۱۶۹

۲۔ مسلم ۲/ ۱۳/ ۷ حدیث ۸۷۔ ۱۰۲۸

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے لیے دو اجر ہیں: چھپانے کا اجر اور ظاہر ہونے کا اجر'' امام ترمذی نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

آپ ﷺ سے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! آپ کا کیا خیال ہے؟ آدمی کوئی نیک عمل کرتا ہے اور لوگ اس عمل کی وجہ سے اس کی تعریف کرتے ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ مومن کو جلد ملنے والی بشارت ہے'' امام مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔(۲)

۱۳۱۔ نیکی کرنے والے اور برائی کرنے والے کی پہچان:

آپ ﷺ سے ایک شخص نے دریافت کیا: جب میں نیکی کروں تو کیسے جانوں کہ میں نے نیکی کی ہے اور جب میں برائی کروں تو کیسے جانوں کہ میں نے برائی کی ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تمہارے پڑوسی کہیں: تم نے نیکی کی ہے تو تم نے نیکی کی، جب وہ کہیں: تم نے برائی کی ہے تو تم نے برائی کی'' امام ابن ماجہ نے اس کو روایت کیا ہے۔(۳)

امام احمد کی روایت میں ہے: جب تم ان کو کہتے ہوئے سنو: تم نے نیکی کی ہے تو تم نے نیکی کی، اور جب تم ان کو کہتے ہوئے سنو: تم نے برائی کی ہے تو تم نے برائی کی''۔(۴)

۱۔ ترمذی ۴/ ۵۱۳ حدیث ۲۳۸۴
۲۔ مسلم ۴/ ۲۰۳۴ حدیث ۱۶۶۔ ۲۶۴۲
۳۔ ابن ماجہ ۲/ ۱۴۱۱ حدیث ۴۲۲۲
۴۔ مسند امام احمد: ۱/ ۴۰۲

بعض اعمال کی فضیلت کے سلسلے میں

فتاویٰ امام المفتین صلی اللہ علیہ وسلم

ا۔ مجھے کوئی ایسی چیز بتایئے جس کے ساتھ میں زندگی گزاروں:

آپ ﷺ سے حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: مجھے کوئی ایسی چیز بتایئے جس کے ذریعے میں زندگی گزاروں؟

آپ ﷺ نے دریافت کیا: ''وہ نفس تمہارے نزدیک زیادہ محبوب ہے جس کو تم زندہ رکھتے ہو یا وہ نفس جس کو تم مارتے ہو''؟ انھوں نے کہا: وہ نفس جس کو میں زندہ رکھتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے نفس کی حفاظت کرو'' امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

یعنی اللہ کی عبادت، ذکر واذکار وغیرہ کے ذریعے اپنے نفس کو زندہ کرو اور برائیوں سے اس کی حفاظت کرو، یہی وہ چیز ہے جس کے ذریعے تم زندگی گزارو۔

۲۔ جنت کا عمل کونسا ہے:

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: جنت کا عمل کونسا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''سچائی، جب بندہ سچ بولتا ہے تو نیک بنتا ہے، جب وہ نیک بنتا ہے تو ایمان لے آتا ہے، جب ایمان لے آتا ہے تو جنت میں داخل ہوتا ہے''(۲)

۱۔ مسند امام احمد ۲/ ۱۵۷

۲۔ مسند امام احمد: ۲/ ۱۷۶

۳۔جہنم کا عمل کونسا ہے:

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: جہنم کا عمل کونسا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جھوٹ، جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فاجر بنتا ہے، جب وہ فاجر بنتا ہے تو کفر کرتا ہے، جب کفر کرتا ہے تو جہنم میں داخل ہو جاتا ہے''۔(۱)

۴۔نرم گفتگو، کھانا کھلانے اور تہجد کی فضیلت:

آپ ﷺ سے جنت کے بالا خانوں کے بارے میں دریافت کیا گیا جن کے باہری حصے سے اندرونی حصہ نظر آتا ہے اور اندرونی حصے سے باہری حصہ، دریافت کیا گیا کہ یہ کس کے لیے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے لیے جو نرم گفتگو کرے، کھانا کھلائے اور اللہ کے حضور کھڑے ہو کر رات گزارے جب کہ لوگ سوئے ہوئے ہوں''(۲)

۵۔قرض ادا نہ کرے تو آدمی جنت میں داخل نہیں ہوگا خواہ شہید ہو جائے:

آپ ﷺ سے ایک شخص نے دریافت کیا: آپ کا کیا خیال ہے: اگر میں اپنی جان اور مال لے کر جہاد کروں، پھر میں صبر کرتے ہوئے ثواب کی امید میں آگے بڑھتے ہوئے اس حال میں مارا جاؤں کہ پیٹھ پھیر کر نہ بھاگوں تو کیا میں جنت میں داخل ہو جاؤں گا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں'' آپ ﷺ نے یہ بات دو یا تین مرتبہ ارشاد فرمائی پھر فرمایا: ''مگر یہ کہ مرتے وقت تم پر قرض ہو اور تمہارے پاس قرض ادا کرنے کے لیے مال نہ ہو''، آپ ﷺ نے صحابہ کو اللہ کی طرف سے نازل کردہ سختی کے بارے میں بتایا تو صحابہ نے آپ ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''قرض،

۱۔مسند امام احمد: ۲/۱۷۶

۲۔مسند امام احمد: ۲/۱۷۳

اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! اگر کوئی شخص اللہ کے راستہ میں شہید ہو جائے پھر اس کو زندگی ملے پھر اللہ کے راستے میں شہید ہو جائے پھر زندگی ملے (اور اس پر قرض ہو) تو وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا جب تک وہ اپنا قرض ادا نہ کرے" امام احمد نے اس کو روایت کیا(۱)

آپ ﷺ سے ایک شخص نے اپنے بھائی کے بارے میں دریافت کیا کہ اس کا انتقال ہو گیا ہے اور اس پر قرض ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "اس کو قرض کی وجہ سے روکا گیا ہے، چناں چہ تم اس کی طرف سے قرض ادا کرو"۔

انھوں نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! میں نے اس کی طرف سے قرض ادا کیا ہے، صرف دو دینار باقی ہیں، ایک عورت نے اس کا دعویٰ کیا ہے، لیکن اس کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: "اس کو دو کیوں کہ وہ حق دار ہے" امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۲)

اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ وصی (ولی) کو میت پر قرض رہنے کا علم ہو جائے تو اس کو ادا کرنا چاہیے، اگر چہ دعوی کرنے والے کے پاس دلیل نہ ہو۔

صحابہ نے آپ ﷺ سے کہا کہ آپ ان کے لیے اشیاء کی قیمتیں مقرر کریں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ ہی پیدا کرنے والا، روکنے والا، پھیلانے والا، رزق دینے والا، (قیمت مقرر کرنے والا) ہے اور مجھے امید ہے کہ میں اللہ سے اس حال میں ملوں گا کہ مجھ سے کوئی خون یا مال کے سلسلے میں زیادتی کا مطالبہ نہیں کرے گا"۔ امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۳)

۱۔ مسند امام احمد ا:۳/۳۲۵، ۲:۵/۲۹۰ ۲۔ مسند امام احمد ۵/۷

۳۔ مسند امام احمد ۳/۱۵۶

طب کے سلسلے میں فتاویٰ امام المفتین صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔کیا ہم اپنی بیماریوں کا علاج کریں:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بدو نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! کیا ہم دوا کریں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جی ہاں، کیوں کہ اللہ نے کوئی بیماری نازل نہیں کی، مگر اس کے ساتھ اس کی دوا بھی نازل فرمائی، جاننے والوں نے اس کو جان لیا اور نہ جاننے والے اس سے ناواقف ہیں“ احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

سنن میں ہے کہ دیہات کے رہنے والوں نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! کیا ہم دوا نہ کریں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہاں، اللہ کے بندو! دوا کرو، کیوں کہ اللہ نے کوئی بیماری نہیں بنائی مگر اس کے ساتھ شفا بھی رکھی یا دوا بھی رکھی، سوائے ایک بیماری کے“۔

انھوں نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! وہ کیا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بڑھاپا“۔(۲)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: آپ کا کیا خیال ہے: ہم جھاڑ پھونک کرتے ہیں، دوا کرتے ہیں اور پرہیز کرتے ہیں، کیا یہ چیزیں تقدیر میں سے کچھ بھی لوٹاتی ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ بھی اللہ کی تقدیر میں سے ہے“ امام ترمذی نے اس کو روایت کیا ہے۔(۳)

۱۔مسند امام احمد ۱/۴۴۳، ۴۵۳، ۴۵۳، ۲۔مسند امام احمد: ۴/۲۷۸[ابوداود (۳۸۵۵)، ترمذی (۲۰۳۸)، ابن ماجہ (۳۴۳۶)]

۳۔ترمذی ۴/۳۴۹ حدیث ۲۰۶۵

۲۔ کیا دوا سے فائدہ ہوتا ہے:

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: کیا دوا کچھ فائدہ پہنچاتی ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''سبحان اللہ، اللہ تبارک وتعالیٰ نے زمین میں کوئی بھی بیماری نازل نہیں کی، مگر اس کے ساتھ شفا بھی نازل فرمایا'' امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

۳۔ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہونے والے:

آپ ﷺ سے آپ کی امت کے ان ستر ہزار لوگوں کے بارے میں دریافت کیا گیا جو حساب کتاب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ وہ لوگ ہیں جو جھاڑ پھونک نہیں کرتے، برا شگون نہیں لیتے اور اپنے رب ہی پر بھروسا کرتے ہیں'' متفق علیہ(۲)

۴۔ جھاڑ پھونک کا حکم:

آپ ﷺ سے عمرو بن حزم کے گھر والوں نے دریافت کیا: ہمارے پاس ایک جھاڑ پھونک ہے جس سے ہم بچھو کاٹنے کی صورت میں جھاڑ پھونک کرتے ہیں، جب کہ آپ نے جھاڑ پھونک سے منع فرمایا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو کچھ تم جھاڑ پھونک کرتے ہو میرے سامنے پیش کرو''

راوی کہتے ہیں: انھوں نے آپ کے سامنے پیش کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس میں مجھے کوئی برائی نظر نہیں آرہی ہے، جو اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکے تو پہنچائے'' امام مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔(۳)

۱۔ مسند امام احمد ۵/۳۷۱ ۲۔ بخاری: ۱۰/۱۵۵ حدیث ۵۷۰۵، مسلم: ۱/۱۹۸ حدیث ۳۷۱۔۲۱۸

۳۔ مسلم ۴/۱۷۲۶ حدیث ۶۳۔۲۱۹۹، ۶۴۔۲۲۰۰

آپ ﷺ سے جھاڑ پھونک کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی جھاڑ پھونک کو میرے سامنے پیش کرو''، پھر فرمایا: ''جس میں شرک نہ ہو اس سے جھاڑ پھونک کرنے میں کوئی حرج نہیں'' امام مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

آپ ﷺ سے جھاڑ پھونک اور دواؤں کے بارے میں دریافت کیا گیا: کیا یہ اللہ کی تقدیر کو روک دیتی ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ بھی تقدیر میں سے ہے''۔(۲)

۵۔ بہترین دوا:

آپ ﷺ سے حضرت عثمان بن ابو العاص نے فتوی پوچھا اور آپ کے پاس تکلیف کی شکایت کی جو مسلمان ہونے کے بعد سے ان کے جسم میں تھی۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنا ہاتھ جسم کے تکلیف دہ حصے پر رکھو اور تین مرتبہ ''بسم اللہ'' کہو اور سات مرتبہ یہ پڑھو: اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ'' (میں اللہ کی عزت اور قدرت کی پناہ مانگتا ہوں اس چیز کی برائی سے جو میں پا رہا ہوں اور جس سے ڈر رہا ہوں) امام مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔(۳)

۶۔ کن لوگوں کی سب سے زیادہ سخت آزمائش کی جاتی ہے:

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: کن لوگوں کی سب سے زیادہ سخت آزمائش کی جاتی ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''انبیاء پھر جو ان سے قریب تر ہوں پھر جو ان سے قریب ہوں، آدمی کی آزمائش اس کے دین کے مطابق کی جاتی ہے، اگر وہ کمزور دین والا ہے تو اسی

۱۔ مسلم ۴/۱۷۲۷ احدیث ۶۴۔ ۲۲۰۰ ۲۔ مسند امام احمد: ۳/۴۲۱

۳۔ مسلم ۴/۱۷۲۸ احدیث ۶۷۔ ۲۲۰۲

کے مطابق آزمائش کی جاتی ہے، اگر وہ مضبوط دین والا ہے تو اسی کے مطابق آزمائش کی جاتی ہے، آدمی کی آزمائش برابر جاری رہتی ہے یہاں تک کہ وہ (لوگوں کے درمیان) زمین پر زندگی گزار رہا ہوتا ہے اور اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا'' امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے(۱) اور امام ترمذی نے اس کو صحیح کہا ہے۔(۲)

امام ابن ماجہ کی روایت میں ہے(۳): سب سے زیادہ سخت آزمائش کن لوگوں کی جاتی ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''انبیاء''، میں نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! پھر کون؟، آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر نیک لوگ، ان میں سے کسی کی فقر کے ذریعے آزمائش کی جاتی ہے یہاں تک کہ اس کو صرف ایک چغہ ملتا ہے جس سے وہ اپنا بدن چھپاتا ہے، وہ آزمائش سے اسی طرح خوش ہوتا ہے جس طرح تم عافیت سے خوش ہوتے ہو''۔

۷۔ بیماریوں پر اجر ملتا ہے:

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: آپ کا کیا خیال ہے، یہ بیماریاں جو ہم کو لاحق ہوتی ہیں، ان سے ہمیں کیا ملتا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کفارہ ہیں''، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اگر چہ چھوٹی ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر چہ ایک کانٹا یا اس سے زیادہ ہو''، حضرت ابو سعید نے اپنے حق میں دعا کی کہ مرنے تک ان کو بخار رہے اور یہ تکلیف حج، عمرہ، اللہ کے راستے میں جہاد کرنے اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے رکاوٹ نہ بنے، چناں چہ جو بھی آپ کو ہاتھ لگاتا اس کو گرمی محسوس ہوتی یہاں تک کہ آپ کا انتقال ہو گیا۔ امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۴)

۱۔ مسند احمد ۱/۱۷۴، ۲۔ ترمذی ۴/۵۲۰ حدیث ۲۳۹۸ ۳۔ ابن ماجہ ۲/۱۳۳۵ حدیث ۴۰۲۴

۴۔ مسند امام احمد ۳/۲۳

۸۔ ہر بیماری کے ساتھ شفا بھی ہے سوائے بڑھاپے کے:

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے بدؤں کو نبی کریم ﷺ سے دریافت کرتے ہوئے سنا: کیا ہمارے لیے فلاں چیز میں کوئی حرج ہے؟ کیا ہمارے لیے فلاں چیز میں کوئی حرج ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے بندو! اللہ نے حرج کو ختم کر دیا ہے، مگر یہ کہ کوئی اپنے بھائی کی عزت میں سے کچھ لے، یہی حرج ہے''، یعنی عزت پر حملہ کرے۔

انھوں نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! کیا دوا کرنے میں کوئی حرج ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے بندو! دوا کرو کیوں کہ اللہ نے کوئی بیماری نہیں رکھی مگر اس کے ساتھ شفا بھی رکھی ہے سوائے بڑھاپے کے''۔

انھوں نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! سب سے بہترین چیز کون سی ہے جو بندے کو عطا کی جاتی ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''بہترین اخلاق'' امام ابن ماجہ نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

۹۔ مینڈک کو مارنے کی ممانعت:

آپ ﷺ سے ایک ڈاکٹر نے دریافت کیا کہ وہ دوا میں مینڈک ڈالتے ہیں؟

آپ ﷺ نے مینڈک کو مارنے سے منع فرمایا۔ اہل سنن نے اس کو روایت کیا ہے(۲)

۱۰۔ جوں کا علاج:

حضرت زبیر بن عوام اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے جوں کی شکایت کی۔

۱۔ ابن ماجہ ۲/ ۱۱۳۷ حدیث ۳۴۳۶

۲۔ ابوداود: ۴/ ۲۰۳۔ ۲۰۴ حدیث ۳۸۷۱، نسائی: ۷/ ۲۳۹ حدیث ۴۳۶۶، ابن ماجہ: ۲/ ۱۰۷۴ حدیث ۳۲۲۳

آپ ﷺ نے ان دونوں کو ریشمی قمیص پہننے کا حکم دیا۔ امام بخاری نے صحیح بخاری میں اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

۱۱۔ طبیب ضامن نہیں ہے جب اس سے غلطی ہو جائے لیکن طب کا دعویٰ کرنے والا ضامن ہے:

آپ ﷺ نے فتوی دیا کہ جو بتکلف طبیب بن جائے (بغیر پوری واقفیت کے جو علاج کرے) اور اس کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ وہ طبابت کرتا ہے تو وہ ضامن ہے''۔(۲)

اس کے مفہومِ مخالف سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اگر واقعتاً طبیب ہو اور اس سے علاج میں غلطی ہو جائے تو وہ ضامن نہیں ہے۔

۱۲۔ تیز تیز چھوٹے چھوٹے قدم ڈالنا چلنے میں تھکاوٹ سے محفوظ رکھتا ہے:

آپ ﷺ سے صحابہ نے حج کے سفر میں تھکاوٹ اور چلنے میں کمزوری کی شکایت کی؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیز تیز چھوٹے چھوٹے قدم ڈال کر مدد لو، کیوں کہ اس سے سفر جلد کٹتا ہے اور تم سفر کے لیے ہلکے بھی بن جاتے ہو'' (۳) صحابہ نے فرمایا: ہم نے ایسا کیا تو ہم سفر کے لیے ہلکے بن گئے یعنی سفر بوجھل محسوس نہیں ہوا۔

ابن مسعود دمشقی نے ذکر کیا ہے کہ یہ حدیث مسلم میں ہے، حالاں کہ یہ حدیث اس میں نہیں ہے بلکہ یہ نبی ﷺ کے حج کے بیان میں امام مسلم کی روایت کردہ حضرت

۱۔ بخاری ۶/ ۱۰۰۔۱۰۱ حدیث ۲۹۱۹، ۲۹۲۰ ۲۔ ابوداود: ۴/ ۱۰۷ حد ۴۵۸۶

۳۔ الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان: ۶/ ۴۲۳ حدیث ۲۷۰۶

جابر کی طویل حدیث میں اضافہ ہے، اور اس کی سند حسن ہے۔

۱۳۔ نظر کی تاثیر اور اس کا علاج:

آپ ﷺ سے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! جعفر کے بچوں (۱) کو بہت جلد نظر لگتی ہے، کیا میں ان کے لیے جھاڑ پھونک کروں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں، اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت کرنے والی ہوتی تو نظر اس پر سبقت کرتی'' امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۲)

امام مالک (۳) کی روایت میں ہے کہ حضرت حمید بن قیس مکی نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس حضرت جعفر بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کے دو بچے لائے گئے تو آپ ﷺ نے ان کی دایا سے دریافت: ''کیا وجہ ہے کہ میں ان کو کمزور دیکھ رہا ہوں''؟ انھوں نے کہا: ان کو بہت جلد نظر لگتی ہے، ان کے لیے جھاڑ پھونک کرنے سے ہمارے لیے رکاوٹ یہ ہے کہ ہم نہیں جانتے کہ اس میں سے کون سی چیز آپ کے مطابق ہے، آپ نے فرمایا: ''ان کے لیے جھاڑ پھونک کرو، اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت کرنے والی ہوتی تو نظر اس پر سبقت کرتی''

۱۴۔ جادو اتارنے کا حکم:

آپ ﷺ سے جادو اتارنے کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ شیطان کے کاموں میں سے ہے'' امام احمد (۴) اور امام ابوداود (۵) نے اس کو روایت کیا ہے۔

جادو اتارنے کی دو قسمیں ہیں: جادو کو اسی طرح کے جادو سے توڑنا: یہ شیطانی کاموں میں سے ہے، جادو کا کام یہ ہے کہ جادو کرنے والا اور کروانے والا شیطان کی پسندیدہ چیزوں کے ذریعے اس سے قریب ہوتے ہیں تو وہ مسحور شخص سے اپنے عمل کو ختم

۱۔ جو خود ان کے بچے تھے، اس لیے کہ حضرت اسماء بنت عمیس حضرت جعفر کی اہلیہ تھیں ''فیصل''

۲۔ مسند امام احمد ۶/۴۳۸ ۳۔ موطا ۲/۹۳۹۔۹۴۰ ۴۔ ۳/۲۹۴ ۵۔ ابوداود ۴/۲۰۱ حدیث ۳۸۶۸

کر دیتا ہے، دوسری قسم یہ ہے کہ جھاڑ پھونک، تعویذات، دعاؤں اور جائز دواؤں سے علاج کیا جائے، یہ جائز ہے، بلکہ مستحب ہے، مذموم قسم پر حضرت حسن کا یہ قول محمول کیا جائے گا: ''جادو کو جادوگر ہی توڑتا ہے''۔

نیک فال اور بد فال کے سلسلے میں

فتاویٰ امام المفتین صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ طاعون:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ ایک عذاب ہے جس کو اللہ تم سے پہلے والوں پر بھیجا کرتا تھا، اب اللہ نے اس کو مومنین کے لیے رحمت بنایا ہے، جو بھی بندہ کسی شہر شہر میں ہو (اور وہاں طاعون پھیلے) تو وہیں رُکے، صبر کرتے ہوئے ثواب کی امید میں وہاں سے نہ نکلے، وہ جانتا ہے کہ وہی اس کو لاحق ہوگا جو اللہ نے اس کے مقدر میں لکھ دیا ہے تو اس کے لیے شہید کے برابر اجر ملے گا'' امام بخاری نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

۲۔ جسم کی بہتری اور اس کا اعتدال:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت فروہ بن مسیک رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! ہم ''اَبْیَن'' نامی سرزمین میں رہتے ہیں، وہ ہمارا دیہات ہے، وہیں ہمارا غلہ اور اناج ہے اور وہ وبا زدہ علاقہ ہے یا کہا: وہاں کی وبا بہت سخت ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کو چھوڑ دو کیوں کہ مرض کے قریب رہنے سے ضائع

۱۔ بخاری ۱۱/۵۱۴ حدیث ۶۶۱۹

ہونے کا اندیشہ رہتا ہے"۔(۱)

اس میں طب کی قسموں میں سے ایک بہترین قسم کی دلیل ملتی ہے، وہ ہے مٹی اور ہوا کا صالح ہونا، اسی طرح پانی اور غذا کا صالح رہنا ضروری ہے، ان چار چیزوں کے صالح ہونے سے بدن ٹھیک اور معتدل رہتا ہے۔

۳۔اچھا شگون اور برا شگون:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "برا شگون کچھ بھی نہیں ہے اور اس میں بہتر نیک فال ہے"۔

دریافت کیا گیا: اللہ کے رسول! نیک فال کیا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بہترین بات جس کو تم میں سے کوئی سنتا ہے (اور اس سے کوئی فال لیتا ہے)" متفق علیہ (۲)

امام بخاری و امام مسلم کی ہی روایت میں ہے: نہ کوئی چھوت چھات ہے اور نہ پرندوں کے ذریعے شگون لینے کی کوئی حقیقت، مجھے نیک فال پسند ہے"۔(۳)

صحابہ نے دریافت کیا: نیک فال کیا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بہترین بات"۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نہ چھوت چھات ہے اور نہ بدفالی اور نہ اُلّو سے بدشگونی"۔(۴)

۱۔مسند امام احمد: ۳/ ۴۵۱ ۲۔بخاری: ۱۰/ ۲۱۲ حدیث ۵۷۵۴، مسلم: ۴/ ۱۷۴۵ حدیث ۱۱۰۔۲۲۲۳

۳۔بخاری: ۱۰/ ۲۴۴ حدیث ۵۷۷۶، مسلم: ۴/ ۱۷۴۶ حدیث ۱۱۲۔۲۲۲۴

۴۔حدیث کے الفاظ ہیں: "لا عدوی و لا طیرة و لا هامة"۔عدوی: ایک کا مرض دوسرے کو لگنا۔طیرة: یہ طیر (پرندہ) سے مشتق ہے، مطلق بدشگونی کے لیے اس کا استعمال ہوتا ہے، اصل یہ ہے کہ جاہلیت میں لوگ پرندوں سے شگون لیتے تھے، کوئی کسی کام سے نکلتا اور اس کو داہنی طرف پرندہ اڑتا ہوا نظر آتا تو اس سے اچھا شگون لیتا اور اس کو بابرکت سمجھتا، اور اگر پرندہ بائیں طرف اڑتا نظر آتا تو اس سے برا شگون لیتا اور یہ کام نہ کرتا، بلکہ واپس آجاتا، کبھی اس کے لیے خود بھی پرندے کو اڑاتے رہتے (فتح الباری ۱۰/ ۲۵۸) ھامة: ایک قسم کا کیڑا ہے، جاہلیت میں لوگوں کا عقیدہ تھا کہ جب کوئی شخص مارا جائے اور اس کے خون کا بدلہ نہ لیا جائے تو اس کے سر سے ایک کیڑا (ھامة) نکلتا ہے اور اس کی قبر کے اردگرد چکر لگاتا ہے اور یہ کہتا جاتا ہے "اسقونی اسقونی" مجھے سیراب کرو، مجھے سیراب کرو یعنی میرے خون کا بدلہ لو، میرے خون کا بدلہ لو۔اور بعضوں نے اس کو کیڑے کے بجائے پرندہ کہا ہے، کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ ھامة سے مراد اُلّو ہے، عرب اس سے بدشگونی لیتے تھے، جب کسی کے گھر پر اُلّو بیٹھ جاتا تو وہ کہتا کہ آج میری یا میرے گھر میں کسی کی موت ہوگی (فتح الباری ۱۰/ ۲۹۱) (فیصل)

تو ایک شخص نے دریافت کیا: بتایئے کہ ایک اونٹ کو خارش رہتی ہے تو سب اونٹوں کو خارش ہوتی ہے، ایسا کیسے ہوتا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تقدیر ہے، پھر پہلے اونٹ کو کس نے خارش کی بیماری دی''؟ امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

اسباب کے انکار کرنے والوں کے لیے اس حدیث میں کوئی دلیل نہیں ہے، بلکہ اس میں تقدیر کا اثبات ہے اور تمام اسباب کو فاعل اول (اللہ تبارک وتعالیٰ) کی طرف لوٹایا گیا ہے، کیوں کہ اگر ہر سبب کو اس سے پہلے والے سبب کی طرف لوٹایا جائے اور انتہا کی طرف لوٹایا نہ جائے تو اسباب میں تسلسل لازم آئے گا اور یہ ناممکن اور ممتنع ہے، اسی وجہ سے نبی ﷺ نے اپنے اس فرمان سے تسلسل کو منقطع کیا: ''پھر پہلے کو کس نے خارش کی بیماری دی'' (۲)، اگر پہلے کو متعدی بیماری کی وجہ سے خارش ہوئی ہے اور اس سے پہلے کو بھی اسی طرح، پھر اس کی کوئی انتہا نہیں ہوگی تو نہ ختم ہونے والا تسلسل لازم آئے گا۔

۴۔ کیا کسی چیز میں نحوست ہے:

آپ ﷺ سے ایک عورت نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! ایک گھر میں ہم نے سکونت اختیار کی، جب کہ ہماری تعداد بہت زیادہ تھی اور مال بھی زیادہ تھا پھر تعداد کم ہوگئی اور مال ختم ہوگیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو چھوڑ دو، وہ مذموم ہے'' امام مالک نے مرسلاً اس کو روایت کیا ہے(۳)

یہ روایت آپ ﷺ کے فرمان: ''اگر کسی چیز میں نحوست ہوتی تو تین چیزوں میں ہوتی: گھوڑے میں، گھر میں، عورت میں'' (۴) کے مطابق ہے، اس میں مخفی اسباب کا

۱۔ مسند امام احمد ۲/۲۴ ۲۔ مسلم: ۴/۱۷۴۲۔۱۷۴۳ حدیث ۱۰۱۔۲۲۲۰
۳۔ موطا: ۲/۹۷۲ حدیث ۲۳ ۴۔ مسند امام احمد: ۲/۳۶

اثبات ہے، جن سے اکثر لوگ ناواقف رہتے ہیں اور ان کے وجود میں آنے سے پہلے جانتے نہیں، بعض اسباب ایسے ہیں جن کا سبب مسبب کے وقوع میں آنے سے پہلے ہی معلوم ہو جاتا ہے، یہ ظاہری اسباب ہیں، اور ان میں سے بعض اسباب ایسے ہیں جن کا علم مسبب کے وقوع کے بعد ہی ہوتا ہے، یہ مخفی اسباب ہیں۔

چناں چہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کی طرف اشارہ کیا اور اس کو باطل قرار نہیں دیا، اور آپ کا فرمان ''اگر کسی چیز میں بدشگونی ہوتی تو تین چیزوں میں ہوتی'' ان چیزوں میں نحوست کا اثبات ہے، اس میں ان کے علاوہ دوسری چیزوں میں نحوست کے پائے جانے کی نفی نہیں ہے، مثلاً آپ کا فرمان ہے: ''اگر کسی چیز میں شفا ہوتی جن سے تم علاج کرتے ہو تو سینگی کی نالی یا شہد کے ایک گھونٹ یا آگ سے داغنے میں شفا ہوتی، البتہ مجھے داغنا پسند نہیں ہے'' امام بخاری نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

۵۔ بدشگونی کی حرمت:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کو بدشگونی کام سے روک دے تو اس نے شرک کیا''۔

صحابہ نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! اس کا کفارہ کیا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہو: **اَللّٰھُمَّ لَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُكَ وَلَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُكَ**، (اے اللہ! کوئی فال نہیں، سوائے آپ کی فال کے، اور کوئی خیر نہیں، سوائے آپ کے خیر کے) امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۲)

۱۔ بخاری ۱۰/۱۵۴۔۱۵۵ حدیث ۵۷۰۴

۲۔ مسند امام احمد ۲/۲۲۰

والدین اور پڑوسی کے حقوق کے سلسلے میں

فتاوی امام المفتین صلی اللہ علیہ وسلم

ا۔ پڑوسی کے حقوق:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے دریافت کیا: میری زمین میں کسی کی شراکت نہیں ہے سوائے پڑوسی کے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پڑوسی قریب رہنے کا زیادہ حق دار ہے'' امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

جب کسی راستے میں دونوں شریک ہوں یا ملکیت کے کسی حق میں شریک ہوں تو اس فتوی پر عمل کرنا صحیح ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے اپنے پڑوسی کی شکایت کی کہ وہ اس کو تکلیف دیتا ہے؟

آپ نے اس کو تین مرتبہ صبر کا حکم دیا، پھر چوتھی مرتبہ اس سے فرمایا: ''اپنا سامان راستے پر ڈال دو''، چناں چہ اس نے ایسا ہی کیا، لوگوں کا گزر وہاں سے ہوتا تو وہ اس سے دریافت کرتے کہ کیا ہو گیا ہے؟ وہ کہتا: اس کے پڑوسی نے اس کو تکلیف دی ہے، لوگ کہنے لگے: اللہ اس پر لعنت کرے، پڑوسی اس کے پاس آیا اور اس سے کہا: اپنا سامان اندر کرو، اللہ

ا۔ مسند امام احمد ۶/۳۹۰

کی قسم! میں تم کو کبھی بھی تکلیف نہیں دوں گا۔ امام احمد اور ابن حبان نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا جو کثرت سے روزہ رکھنے والی اور صدقہ کرنے والی ہے کہ وہ اپنے پڑوسیوں کو اپنی زبان سے تکلیف دیتی ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ جہنم میں ہے''۔

دریافت کیا گیا: فلاں عورت ہے، وہ نماز کم پڑھتی ہے، روزے کم رکھتی ہے اور صدقہ کم کرتی ہے البتہ اپنے پڑوسیوں کو اپنی زبان سے تکلیف نہیں دیتی؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ جنت میں ہے'' امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے(۲)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: میرے دو پڑوسی ہیں، ان دونوں میں سے میں کس کو ہدیہ دوں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان دونوں میں سے جس کا دروازہ تم سے قریب ہو'' امام بخاری نے اس کو روایت کیا ہے۔(۳)

۲۔ پڑوسی کے ساتھ برائی کی سنگینی:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم زنا کے بارے میں کیا کہتے ہو''؟ صحابہ نے کہا: حرام ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی شخص دس عورتوں سے زنا کرے یہ بات اس سے ہلکی ہے کہ وہ اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرے''۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: ''تم چوری کے بارے میں کیا کہتے ہو''؟ صحابہ نے کہا: حرام ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی شخص دس گھروں میں چوری کرے یہ بات اس سے ہلکی ہے کہ وہ اپنے پڑوسی کے گھر میں چوری کرے'' امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے(۴)

۱۔ ہمیں یہ روایت مسند احمد میں نہیں ملی، البتہ یہ ابن حبان میں ہے: دیکھیے الاحسان ۲/ ۲۷۸ حدیث ۵۲۰

۲۔ مسند امام احمد ۲/ ۴۴۰ ۳۔ بخاری ۱۰/ ۴۴۷ حدیث ۲۲۶۵ ۴۔ مسند امام احمد ۶/ ۸

۳۔ والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنا:

آپ ﷺ سے ایک شخص نے آپ کے ساتھ ہجرت اور جہاد کرنے کے بارے میں دریافت کیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمہارے والدین ہیں''؟ اس نے کہا: جی ہاں،
آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے والدین کے پاس واپس جاؤ اور ان کے ساتھ نیک سلوک کرو'' امام مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

آپ ﷺ سے ایک دوسرے شخص نے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا ناس ہو! کیا تمہاری ماں زندہ ہے''؟ اس نے کہا: جی ہاں۔
آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا ناس ہو! اس کی خدمت کرو، وہیں جنت ہے'' امام ابن ماجہ نے اس کو روایت کیا ہے۔(۲)

۴۔ بہترین سلوک کا حق دار کون ہے:

آپ ﷺ سے ایک شخص نے دریافت کیا: میرے بہترین سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہاری ماں''۔

اس نے دریافت کیا: پھر کون؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہاری ماں''۔

اس نے دریافت کیا: پھر کون؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہاری ماں''۔

اس نے دریافت کیا: پھر کون؟

۱۔ مسلم ۴/۱۹۷۵ حدیث ۶۔۲۵۴۹ ۲۔ ابن ماجہ ۲/۹۲۹۔۹۳۰ حدیث ۲۷۸۱

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے باپ''، متفق علیہ (۱)، امام مسلم نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: ''پھر تمہارا قریبی رشتہ دار پھر اس کے بعد والا رشتہ دار''۔

امام احمد نے فرمایا: ماں کے لیے حسنِ سلوک کے چار میں سے تین حصے ہیں، آپ ﷺ نے ایک دفعہ فرمایا: ''اطاعت والد کی ہے اور ماں کے لیے بہتر سلوک کے چار میں سے تین حصے ہیں''، امام احمد کی روایت میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر قریبی رشتے دار پھر اس کے بعد جو قریبی ہو''۔ (۲)

امام ابوداود (۳) کی روایت میں ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے دریافت کیا: کس کے ساتھ میں حسنِ سلوک کروں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے والد کے ساتھ، اپنی بہن اور بھائی کے ساتھ، اور اس کے بعد اپنے قریبی رشتہ دار کے ساتھ، یہ واجبی حق ہے اور یہ صلہ رحمی ہے۔

۵۔ تم اور تمہارا مال تمہارے والد کا ہے:

آپ ﷺ سے ایک شخص نے دریافت کیا: میرے پاس مال ہے اور میری اولاد ہے اور میرے والد میرا مال لینا چاہتے ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اور تمہارا مال تمہارے والد کا ہے، تمہاری اولاد تمہاری بہترین کمائی ہے، چناں چہ تم اپنی اولاد کی کمائی میں سے کھاؤ'' امام ابوداود نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۴)

آپ ﷺ سے ایک شخص نے دریافت کیا: میرے پاس مال اور اولاد ہے اور میرے ابا میرا مال لینا چاہتے ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اور تمہارا مال سب تمہارے والد کا ہے، سب سے زیادہ پاک مال جو تم کھاتے ہو وہ تمہاری کمائی کا ہے، اور تمہاری اولاد تمہاری کمائی میں سے ہے، پس تم اس کو خوشی خوشی کھاؤ'' امام ابوداود اور امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے (۵)

۶۔ آدمی کا اپنے والدین کو گالی دینا:

جب آپ ﷺ نے فرمایا: ''بڑے کبیرہ گناہوں میں سے یہ بھی ہے کہ آدمی

۱۔ بخاری: ۱۰/ ۱۔۴۰۱ حدیث ۵۹۷۱، مسلم: ۴/ ۱۹۷۴ حد ۱۔۲۵۴۸، اور ۲۔۲۵۴۸ ۲۔ مسند امام احمد: ۵/ ۳،

۳۔ ابوداود ۵/ ۳۵۱ حد ۵۱۴۰، ۴۔ ابوداود ۳/ ۸۰۱ حدیث ۳۵۳۰

۵۔ ابوداود: ۳/ ۸۰۱۔۸۰۲ حدیث ۳۵۳۰، مسند امام احمد: ۲/ ۱۷۹،

اپنے والدین کو گالی دے"۔

صحابہ نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: آدمی اپنے والدین کو کیسے گالی دیتا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ کسی شخص کے والد اور والدہ کو گالی دیتا ہے تو وہ جواب میں اس کے والد اور والدہ کو گالی دیتا ہے" متفق علیہ (۱)

امام احمد کی روایت میں ہے (۲): "سب سے بڑا کبیرہ گناہ والدین کی نافرمانی ہے"۔

دریافت کیا گیا: والدین کی نافرمانی کیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ کسی شخص کے والدین کو گالی دیتا ہے تو دوسرا اس کے والدین کو گالی دیتا ہے"۔

۷۔ خالہ کا مقام:

آپ ﷺ سے ایک شخص نے دریافت کیا: میں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے، کیا میرے لیے توبہ ہے؟

آپ ﷺ نے دریافت کیا: "کیا تمہارے والدین ہیں"؟ اس نے کہا: نہیں، آپ ﷺ نے دریافت کیا: "کیا تمہاری خالہ ہے"؟ اس نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: "اس کے ساتھ نیک سلوک کرو" ابن حبان نے اس کو روایت کیا ہے (۳)

ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: میں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے، کیا میری توبہ قابل قبول ہے؟ آپؐ نے دریافت کیا "کیا تمہاری ماں ہے؟" اس نے کہا: نہیں، آپ نے پوچھا تمہاری خالہ ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں، آپؐ نے فرمایا: "اس کے ساتھ نیک سلوک کرو" امام ترمذی نے اس کو روایت کیا ہے اور اس کو صحیح قرار دیا ہے" (۴)

۸۔ والدین کے انتقال کے بعد ان کے حقوق:

ایک شخص نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: میرے والدین کا انتقال ہو گیا ہے، کیا ان دونوں کی موت کے بعد بھی کچھ حقوق باقی ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "جی ہاں، ان دونوں کے لیے دعا اور استغفار کرنا، ان کے بعد ان کے عہد کو پورا کرنا، ان کے دوستوں کا اکرام کرنا، اور ان کے رشتہ داروں کے

۱۔ (بخاری: ۱۰/۴۰۳ حدیث ۵۹۷۳، مسلم: ۱/۹۲ حدیث ۱۴۶۔۹۰ ۲۔ مسند امام احمد ۲/۲۱۶ ۳۔ ابن حبان ۲/۱۷۷۔۱۷۸ حدیث ۴۳۵ ۴۔ ترمذی ۴/۲۷۶۔۲۷۷ حدیث ۱۹۰۴

ساتھ صلہ رحمی کرنا کہ والدین کی وجہ ہی سے تمہارا ان کے ساتھ رشتہ ہے''، اس شخص نے کہا: یہ کیا ہی بہتر اور کیا ہی لذیذ ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو اس پر عمل کرو''۔(۴)

آپ ﷺ سے ایک انصاری نے دریافت کیا: کیا میرے والدین کے انتقال کے بعد ان کے ساتھ نیک سلوک میں سے میرے ذمے کچھ باقی ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں، چار کام: ان کے لیے دعا کرنا، ان کے لیے استغفار کرنا، ان کے وعدوں کو پورا کرنا، ان کے دوستوں کا اکرام کرنا، اور ان کے ساتھ صلہ رحمی کرنا، جن سے کی والدین کی وجہ سے تمہارا رشتہ ہے، یہی چیز ان کے انتقال کے بعد ان کے ساتھ نیک سلوک میں سے ضروری ہے'' امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

۹۔ والدین کا حق

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: اولاد پر والدین کا کیا حق ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ تمہاری جنت ہیں یا جہنم'' امام ابن ماجہ نے اس کو روایت کیا ہے۔(۲)

۱۰۔ قریبی رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنا:

آپ ﷺ سے ایک شخص نے دریافت کیا: میرے رشتہ دار ہیں، میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کرتا ہوں لیکن وہ میرے ساتھ قطعِ تعلق کرتے ہیں، میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہوں لیکن وہ میرے ساتھ برا سلوک کرتے ہیں، میں ان سے درگذر کرتا ہوں لیکن وہ مجھ پر زیادتی کرتے ہیں، کیا میں ان کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کروں جس طرح وہ میرے ساتھ کرتے ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، تب تو تم سب یکساں ہو جاؤ گے، البتہ اپنا زائد مال لو اور ان کے ساتھ صلہ رحمی کرو، جب تک تم اس طرح کرو گے تمہارے ساتھ اللہ کی طرف سے ایک مددگار رہے گا''۔ امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے(۳)

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: شوہر پر بیوی کا کیا حق ہے؟

۱۔ ابن حبان ۲/۱۶۲ حدیث ۴۱۸۔ ۲۔ مسند امام احمد ۳/۴۹۸

۳۔ ابن ماجہ ۲/۱۲۰۸ حدیث ۳۶۶۲ ۴۔ مسند امام احمد ۲/۳۰۰

لقطہ اور دفینے کے سلسلے میں فتاوی امام المفتین

۱۔ راستے میں پڑے ہوئے سونے اور چاندی کا حکم:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے راستے میں پڑے ہوئے سونے اور چاندی کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کا دھاگا اور اس کی تھیلی کو اچھی طرح پہچان لو، پھر ایک سال تک اس کا اعلان کرو، اگر (مالک کے بارے میں) تم کو معلوم نہ ہو تو اس کو خرچ کرو، وہ تمہارے پاس امانت ہوگا، اگر اس کو تلاش کرتے ہوئے کسی دن پہنچے تو یہ چیز اس کے حوالے کرو''۔(۱)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ کے زمانے میں ایک تھیلی ملی، اس میں سو دینار تھے، اس کو لے کر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک سال اس کا اعلان کرو''، میں نے ایک سال تک اس کا اعلان کیا، پھر اس کو لے کر آپ کے پاس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اور ایک سال اس کا اعلان کرو''، میں نے اور ایک سال تک اس کا اعلان کیا، پھر اس کو لے کر آپ کے پاس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اور ایک سال اس کا اعلان کرو''، چناں چہ میں نے اعلان کیا پھر چوتھی مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کی مقدار، رسی اور تھیلی کو پہچانو، اگر اس کا مالک آئے تو ٹھیک، ورنہ تم اس سے فائدہ اٹھاؤ'' چناں چہ میں نے

۱۔ بخاری: ۹۱/۵ حدیث ۲۴۳۶

اس سے فائدہ اٹھایا۔ متفق علیہ(۱)

۲۔ گم شدہ اونٹ اور بکری:

آپ ﷺ سے گم شدہ اونٹ کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا اور اس کا کیا تعلق؟ تم اس کو چھوڑ دو، یہاں تک کہ اس کا مالک اس کو مل جائے، کیوں کہ اس کے ساتھ اس کا پاؤں ہے، وہ پانی کے پاس پہنچے گا اور درخت کے پتے کھائے گا، یہاں تک کہ مالک کو مل جائے گا''۔(۲)

آپ ﷺ سے بکری کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو لو، کیوں کہ یہ تمہارے لیے ہے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے'' (۳) متفق علیہ(۴)

امام مسلم کے الفاظ یہ ہیں(۵): ''اگر اس کا مالک آئے اور اس کی تعداد اور رسی کو پہچان لے تو یہ اس کو دو، ورنہ وہ تمہاری ہے''۔

امام مسلم کی دوسری روایت میں ہے(۶): ''پھر اس کو کھاؤ، اگر اس کا مالک آئے تو اس کی قیمت اس کو ادا کرو''۔

آپ ﷺ سے قبیلہ مزینہ کے ایک شخص نے گم شدہ اونٹنی کے بارے میں دریافت کیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے ساتھ اس کا پاؤں اور اس کا مشکیزہ ہے، وہ درخت کے پتے کھاتی ہے اور پانی کے پاس پہنچتی ہے، تو تم اس کو چھوڑ دو، یہاں تک کہ اس

۱۔ بخاری: ۵/۹۱ حدیث ۲۴۳۷، مسلم: ۳/۱۳۵۰ حدیث ۹: ۱۷۲۳ ۲۔ بخاری: ۵/۸۴ حدیث ۲۴۲۹

۳۔ یعنی اس کو لے کر مالک کو پہنچاؤ، مالک کا پتہ نہ چلے تو فائدہ اٹھاؤ (شرائط کے مطابق) یونہی نہ چھوڑو، اس لیے کہ بھیڑیا اس پر حملہ کرے گا اور چیر پھاڑ کر کھائے گا ''فیصل''۔

۴۔ بخاری: ۵/۹۱ حدیث ۲۴۳۶، مسلم: ۳/۱۳۴۶ حدا۔ ۱۷۲۲ ۵۔ مسلم ۳/۱۳۴۹ حدیث ۶۔ ۱۷۲۲

۶۔ مسلم ۳/۱۳۴۹ حدیث ۷۔ ۱۷۲۲

کو تلاش کرنے والا اس تک پہنچ جائے“۔

اس نے دریافت کیا: گم شدہ بکری؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ تمہارے لیے ہے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے، تم اس کو روکے رہو یہاں تک کہ اس کو تلاش کرنے والا آجائے“۔

اس نے دریافت کیا: چوری کی ہوئی بکری کسی کی چراگاہ میں پائی جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس میں اس کی دوگنی قیمت لی جائے گی، اس کو سزا دی جائے گی جو اس کے تھن میں سے دودھ لیا گیا ہے، اگر اس کی قیمت ڈھال کے برابر ہو جائے تو ہاتھ کاٹا جائے گا“۔

اس نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! جو پھل اس کے غلافِ شگوفہ سے لیا جائے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو اپنے منھ سے لے کپڑے میں نہ لے (۱) تو اس پر کچھ نہیں، اور جو اٹھا کر لے جائے تو اس کی دوگنی قیمت لی جائے گی اور سزا دی جائے گی، اور جو کھلیان سے لیا جائے تو اس میں ہاتھ کاٹنے کی سزا ہے، اگر اس کی قیمت ڈھال کے برابر ہو“۔ (۲)

۳۔ لقطہ اور دفینے کے احکام:

صحابہ نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! آباد راستے پر آدمی کو گری ہوئی چیز ملتی ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایک سال اس کا اعلان کرو، اگر اس کو تلاش کرنے والا ملے تو اس کے حوالے کرو، ورنہ وہ تمہارے لیے ہے“۔

دریافت کیا گیا: جو ویرانے میں ملتا ہے؟ (۳)

۱۔ یعنی جو کھائے اور ساتھ نہ لے جائے اس پر کچھ نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں اور اس کی کوئی سزا نہیں، کچھ فقہاء کا کہنا ہے کہ یہ اس صورت میں ہے جب مالک کی طرف سے اس کی اجازت ہو (فیصل)

۲۔ مسند امام احمد: ۲/۱۸۰، ۳۔ حدیث کے الفاظ ہیں: ”الخرب العادی“ خرب: کوئی ویران مکان یا ویران جگہ جس کے مالک کا پتہ نہ ہو، عادی: قوم عاد کی طرف نسبت ہے، ہر قدیم چیز کو عرب عاد کی طرف منسوب کرتے ہیں، یعنی نہایت قدیم زمانے کی (فیصل)

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس میں اور دفینے میں پانچواں حصہ (زکاۃ) ہے'' امام احمد اور اصحاب سنن نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

اسی کے مطابق فتوی دینا ضروری ہے، کوئی بھی مخالفت کرے تو ہمیں پروا نہیں، اس لیے کہ کوئی اس کے مقابلے میں حدیث نہیں جس سے اس کو چھوڑنا لازم آئے۔

آپ ﷺ نے فتوی دیا کہ جس کو گری ہوئی چیز ملے تو دو عادل گواہوں کو گواہ بنائے اور اس کی تھیلی اور اس کی رسی کی حفاظت کرے، پھر اس کو نہ چھپائے اور نہ خود غائب ہو جائے، اگر اس کا مالک آئے تو وہ اس چیز کا زیادہ حق دار ہے، ورنہ وہ اللہ کا مال ہے، جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔

آپ ﷺ سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اپنی ضرورت کے لیے کسی جگہ بیٹھا ہوا تھا تو ایک چوہے نے کسی بل سے ایک دینار نکالا، پھر دوسرا دینار نکالا، یہاں تک کہ پورے ۱۷ دینار نکالے، پھر ایک سرخ کپڑے کا کنارہ نکالا، وہ سائل اس کو لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے یہ واقعہ بتایا اور کہا: آپ اس کا صدقہ لیجیے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ لے جاؤ، اس پر صدقہ نہیں ہے، اللہ تم کو اس میں برکت دے''، پھر فرمایا: ''شاید تم نے اپنا ہاتھ سوراخ میں ڈالا تھا''، میں نے کہا: نہیں، اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق دے کر عزت سے سرفراز کیا ہے۔ ان میں سے آخری دینار ختم نہیں ہوا تھا کہ اس کا انتقال ہو گیا(۲) یعنی انتقال تک وہ اس سے فائدہ اٹھاتا رہا۔

آپ ﷺ کا فرمان: ''شاید تم نے اپنا ہاتھ سوراخ میں ڈالا تھا''، اگر وہ اس

۱۔ مسند امام احمد: ۲/۱۸۰، ابوداود: ۳/۲۶۲، حدیث ۳۰۸۵، ترمذی: ۳/۶۶۱ حدیث ۱۳۷۷، ابن ماجہ: ۲/۸۳۹ حدیث ۲۵۰۹ (ابوداود، ترمذی اور ابن ماجہ کے مذکورہ حوالوں میں یہ حدیث موجود نہیں ہے، بلکہ صرف اس میں سے ''فی الرکاز الخمس'' (یعنی دفینہ ملنے پر پانچواں حصہ زکاۃ فرض ہے) والا حصہ ہے، البتہ یہ روایت ابوداود کتاب اللقطۃ (حدیث ۱۷۱۰) میں الفاظ کے کچھ فرق کے ساتھ موجود ہے ''فیصل'')

۲۔ ابوداود: ۳/۲۶۳ حدیث ۳۰۸۷ (یہ آخری الفاظ ابوداود میں نہیں، بلکہ ابن ماجہ میں ہیں، دیکھیے سنن ابن ماجہ حدیث ۲۵۰۸ ''فیصل'')۔

طرح کرتا تو وہ خزانے کے حکم میں ہوتا، اللہ نے یہ مال اس کے کسی فعل کے بغیر اس کو دیا تھا، زمین نے اس کے لیے نکالا تھا، یہ زمین سے نکلنے والی مباح چیزوں کی طرح ہے، اسی وجہ سے آپ نے اس کو لقطہ (گری ہوئی چیز) میں شامل نہیں کیا، کیوں کہ شاید آپ کو معلوم ہوگیا تھا کہ یہ کافروں کی دفن کردہ چیز ہے۔ واللہ اعلم

امام المفتیین صلی اللہ علیہ وسلم کے متفرق فتاوی

۱۔ کون سی کمائی سب سے افضل ہے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کون سی کمائی سب سے افضل ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی کا اپنے ہاتھ سے کام کرنا اور دھوکے اور فریب سے پاک ہر بیع مقبول ہے'' امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

۲۔ گھر والوں کے مال میں سے ہمارے لیے کیا حلال ہے:

ایک عورت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: ہم اپنے ماں باپ، بیٹوں اور شوہروں پر بوجھ ہیں تو ان کے مال میں سے ہمارے لیے کیا حلال ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رُطب، اس کو تم کھا سکتی ہو اور ہدیہ میں دے سکتی ہو'' امام ابوداود نے اس کو روایت کیا ہے(۲) عقبہ نے فرمایا: رطب وہ کھانا ہے جو رکھنے سے خراب ہوتا ہو۔

۱۔ مسند امام احمد ۴/ ۱۴۱

۲۔ ۲/ ۳۱۷ حدیث ۱٦٨٦، [اعلام الموقعین اور فتاوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں میں یہاں عقبہ (اخیر میں ۃ کے ساتھ) وارد ہوا ہے، جیسے یہ کسی راوی کا نام ہو اور امام ابوداود حدیث کی روایت کے بعد اس کو نقل کر رہے ہوں، لیکن یہ عُقبہ نہیں، بلکہ عَقِبَہ ہوگا، اس لیے کہ اس حدیث کے راویوں میں سے کسی کا نام عقبہ (یا اس سے قریب) نہیں، نہ عقبہ نامی کسی عالم، محدث اور لغوی سے یہ بات کہیں منقول ہے، بلکہ خود امام ابوداود نے حدیث کی روایت کے بعد ''رُطب'' کی تشریح کی ہے، اس لیے یہ لفظ لامحالہ عَقِبَہ ہوگا، اور ابن قیم نے درحقیقت حدیث کو نقل کرنے کے بعد یہ کہا تھا: ''ذکـــرہ ابـوداود وقـــال عـقـبـہ ''یعنی ابوداود نے یہ حدیث روایت کی ہے اور اس کے اخیر میں کہا ہے...... البتہ سنن ابوداود میں وہ الفاظ نہیں، جو ابن قیم نے یہاں نقل کیے ہیں، بلکہ حدیث کی روایت کے بعد یہ الفاظ ہیں: قال ابوداود: الرطب: الخبز والبقل والرُطب (یعنی رطب سے مراد روٹی، ترکاری اور کھجور ہے واللہ الموفق (فیصل)]

۳۔ کتاب اللہ کی تعلیم پر اجرت لینا:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: ہم کتاب اللہ پر اجر لیتے ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس پر تم اجرت لیتے ہو اس میں سب سے زیادہ اجرت کا حق کتاب اللہ کا ہے'' امام بخاری نے جھاڑ پھونک کے قصے میں اس کو روایت کیا ہے (۱)

۴۔ بغیر سوال اور اشراف کے جو چیز ملے اس کو لے لو:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بادشاہ کے مال کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کو اللہ تعالیٰ اس میں سے بغیر مانگے اور بغیر حرص وطمع کے دے تو اس کو کھاؤ اور رکھو'' امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۲)

۵۔ پچھنے لگانے کی اجرت:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھنے لگانے کی اجرت کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے پانی لادنے والے اونٹ کو اس سے چارہ کھلاؤ اور اپنے غلام کو اس میں سے کھلاؤ'' امام مالک نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۳)

۶۔ سانڈ کو جفتی کرانے کے لیے کرایہ پر دینے کی مذمت

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے سانڈ کو جفتی کرانے کے لیے کرایہ پر دینے کے بارے میں دریافت کیا؟

آپ نے اس سے منع فرمایا تو اس نے کہا: ہم سانڈ کو چڑھاتے ہیں تو ہمارا اکرام کیا جاتا ہے، (۴) چناں چہ آپ نے بطورِ اکرام دی جانے والی چیز کو لینے کی رخصت دی، یہ

۱۔ بخاری ۱۰/ ۱۹۸۔۱۹۹ حدیث ۵۷۳۷ ۲۔ مسند امام احمد ۶/ ۴۵۲

۳۔ موطا: ۲/ ۹۷۴ حدیث ۲۸ (ابن قیم نے ''اعلفه ناضحك وأطعمه رقيقك'' کے الفاظ نقل کیے ہیں، جس کے مطابق ترجمہ کیا گیا ہے، لیکن موطا کے جس نسخے کا یہاں حوالہ دیا گیا ہے، اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں، بلکہ اس میں ہے: ''اعلفه نضاحك يعني رقيقك'' اور ہندوستانی نسخے میں ''اطعمه يعني رقيقك'' کے الفاظ ہیں، درحقیقت اس روایت کے الفاظ میں شدید اختلاف ہے۔ دیکھیے: اُوجز المسالک ۱۷/ ۳۴۸ (فیصل)

۴۔ یعنی بطور ہدیہ اور اکرامیہ کے ہمیں کوئی چیز دی جاتی ہے (فیصل)

حدیث حسن ہے، امام ترمذی نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

۷۔کسی کا حصہ کاٹ کر لینے کی حرمت:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قُسامۃ سے منع فرمایا تو اس کے بارے میں آپ سے دریافت کیا گیا کہ قُسامہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی کچھ لوگوں کا ذمہ دار ہوتا ہے تو وہ اِس کا کچھ حصہ لیتا ہے اور اُس کا کچھ حصہ لیتا ہے۔(۲) امام ابوداود نے اس کو روایت کیا ہے۔(۳)

۸۔کون سا صدقہ افضل ہے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کون سا صدقہ افضل ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پانی پلانا''۔(۴)

۹۔عورت کے لیے گھر کے اندرونی کمرے میں نماز پڑھنا افضل ہے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک عورت نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنا چاہتی ہوں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ تم میرے ساتھ نماز پڑھنا چاہتی ہو، تمہارا اپنے اندرونی کمرے میں نماز پڑھنا اپنے باہری کمرے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، تمہارا کمرے میں نماز پڑھنا اپنے صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، تمہارا گھر میں نماز پڑھنا اپنی قوم کی مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اپنی قوم کی مسجد میں نماز پڑھنا میری اس مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے''، چناں چہ اس عورت نے اپنے لیے اپنے گھر کے سب

۱۔ترمذی ۳/۳۷۵ حدیث ۱۲۷۴

۲۔یعنی کسی چیز کی تقسیم کا آدمی ذمے دار ہوتا ہے تو اِس کا کچھ حصہ کاٹتا ہے اور اُس کے حصے میں سے کچھ کم کرتا ہے، تاکہ ہر ایک کے حصے سے کچھ بچا بچا کر اپنے لیے کچھ اکٹھا کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس طرح لینا حرام ہے (فیصل)۔

۳۔ابوداود ۳/۲۲۱۔۲۲۲ حدیث ۲۷۸۳۔۲۷۸۴ ۴۔مسند امام احمد: ۶/۷

سے کنارے اور تاریک جگہ مسجد بنانے کا حکم دیا تو اس کے لیے وہاں مسجد بنادی گئی، وہ اس میں اپنی موت تک نماز پڑھتی رہی۔(۱)

۱۰۔ بہترین جگہ اور بدترین جگہ:

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: کون سی جگہ سب سے بدتر ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نہیں جانتا، یہاں تک کہ میں جبرئیل کو پوچھوں''

آپ ﷺ نے جبرئیل سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا: میں نہیں جانتا یہاں تک میں میکائیل سے پوچھوں، وہ میکائیل کے پاس آئے تو انھوں نے فرمایا: ''سب سے بہترین جگہ مسجدیں ہیں اور سب سے بدترین جگہیں بازار ہیں''۔(۲)

اور فرمایا: ''انسان میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں، اس کے لیے ہر جوڑ کی طرف سے ایک صدقہ کرنا ضروری ہے''، صحابہ نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلغم کو مسجد میں دیکھو تو اس پر مٹی ڈال دو، راستے میں کوئی چیز دیکھو تو اس کو ہٹادو، اگر تمہیں ایسا کوئی موقع نہ ملے تو چاشت کی دو رکعتیں تمہارے لیے کافی ہیں''۔(۳)

۱۱۔ جس کی موت جائے پیدائش کے علاوہ دوسری جگہ ہو:

آپ ﷺ نے اپنے ایک ساتھی کے سلسلے میں فرمایا جن کا انتقال ہوگیا تھا:

''کاش اس کی موت اس کی جائے پیدائش کے علاوہ کسی دوسری جگہ ہوتی''۔

دریافت کیا گیا: یہ کیوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کا انتقال جب اس کی جائے پیدائش کے علاوہ کسی دوسری جگہ ہوتا ہے تو اس کی پیدائش کی جگہ سے جنت میں جہاں تک وہ پہنچے گا یہ جگہ ناپی

۱۔ الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان: ۵/ ۵۹۶ حدیث ۲۲۱۷ ۲۔ ایضاً ۴/ ۴۷۶ ح ۱۵۹۹

۳۔ ایضاً ۴/ ۵۲۰ حدیث ۱۶۴۲

جاتی ہے''(۱)، ان احادیث کو ابو حاتم ابن حبان نے صحیح ابن حبان میں روایت کیا ہے۔

۱۲۔ چند مفید باتیں:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے درخواست کی کہ آپ ان کے لیے مفید باتیں سکھائیں:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی بھی بھلائی کو حقیر مت جانو، اگر چہ یہ بات ہی کیوں نہ ہو کہ تم اپنے ڈول سے پانی مانگنے والے کے برتن میں کچھ پانی ہی ڈال دو، اگر چہ یہ بات ہی کیوں نہ ہو کہ تم خندہ پیشانی کے ساتھ اپنے بھائی سے باتیں کرو، تم لنگی لٹکانے سے بچو کیوں کہ یہ تکبر میں سے ہے اور اللہ اس کو (تکبر کو) پسند نہیں کرتا، اگر کوئی تم میں موجود کسی برائی کا تم کو عار دلائے جس کو وہ جانتا ہو تو تم اس کو اس میں موجود کسی ایسی برائی سے کا مت عار دلاؤ جس کو تم جانتے ہو، کیوں کہ اس کا اجر تم کو ملے گا اور اس کا وبال اس کے کہنے والے پر ہوگا''۔(۲)

۱۳۔ وہ امرا جو نمازوں کو وقت سے مؤخر کرتے ہیں:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان امراء کے بارے میں دریافت کیا گیا جو نمازوں کو ان کے اوقات سے مؤخر کرتے ہیں: ان کے ساتھ کیا کیا جائے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم وقت پر نماز پڑھو، پھر ان کے ساتھ بھی نماز پڑھو، یہ تمہارے لیے نفل ہوگی''(۳) یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۴۔ چھپکلی کو مارنے کا حکم:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے چھپکلی کو مارنے کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

۱۔ ایضاً/۷/۱۹۶ حدیث ۲۹۳۴ ۲۔ مسند امام احمد: ۵/۶۳، ۶۴

۳۔ مسلم: ۱/۴۴۸ حدیث ۲۳۸۔ ۶۴۸

آپ ﷺ نے اس کو مارنے کا حکم دیا۔ ابن حبان نے اس کو روایت کیا ہے (۱)

۱۵۔ غلام باندی آزاد کرنے کا ثواب:

آپ ﷺ سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا بہت بڑا گناہ کرنے کی وجہ سے جس پر جہنم کی آگ واجب ہوگئی تھی۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی طرف سے ایک باندی آزاد کرو، اللہ اس باندی کے ہر عضو کے بدلے اس کا ہر عضو جہنم سے آزاد کر دے گا'' ابن حبان نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۲)

۱۶۔ مومن کو قتل کرنے کی حرمت:

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص کسی مشرک پر قتل کرنے کی غرض سے حملہ کرتا ہے تو وہ کہتا ہے: میں مسلمان ہوں، پھر بھی وہ اس کو قتل کرتا ہے؟

آپ ﷺ نے اس کے بارے میں بڑی سخت بات کہی تو اس شخص نے کہا: اس نے تلوار سے ڈر کر یہ بات کہی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے مومن کا قتل کرنا مجھ پر حرام کیا ہے'' (۳) یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۷۔ ہم میں بہترین اور بدترین کون ہے:

آپ ﷺ سے ایک شخص نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! ہمیں بتایئے کہ ہم میں بہترین لوگ کون ہیں اور بدترین کون؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں بہترین وہ ہے جس سے خیر کی امید ہو اور اس کی برائی کا خطرہ نہ ہو، اور تم میں بدترین وہ ہے جس سے خیر کی امید نہ ہو اور اس کی برائی کا خطرہ

۱۔ (الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان ۱۲/ ۴۴۷، حدیث ۵۶۳۱)

۲۔ ابن حبان ۱۰/ ۱۴۵۔۱۴۶ حدیث ۴۳۰۷ ۳۔ ایضاً ۱۳/ ۳۱۰۔۳۱۱ حدیث ۵۹۷۲

ہو' ابن حبان نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

۱۸۔ مشرکین میں سے جو اپنے اسلام کا اعلان کرے اس کے ساتھ جنگ کرنے کی حرمت:

آپ ﷺ سے حضرت اسود بن سریع (۲) نے دریافت کیا: آپ کا کیا خیال ہے: اگر مشرکین میں سے کسی شخص کے ساتھ میری مڈبھیڑ ہو جائے اور وہ میرے ساتھ جنگ کرے اور میرا ایک ہاتھ تلوار سے مار کر کاٹ دے، پھر ایک درخت کی آڑ میں مجھ سے پناہ لے اور کہے: میں نے اللہ کے لیے اسلام قبول کیا، کیا میں اس کے بعد اس کو قتل کر سکتا ہوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس کو قتل نہ کرو''۔

میں نے کہا: اللہ کے رسول! اس نے میرا ایک ہاتھ کاٹا ہے، پھر ہاتھ کاٹنے کے بعد اس نے یہ بات کہی ہے، کیا میں اس کو قتل کروں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس کو قتل نہ کرو، کیوں کہ اگر تم اس کو قتل کرو گے تو وہ

۱۔ ابن حبان ۲/ ۲۸۵ حدیث ۵۲۷

۲۔ اعلام الموقعین اور فتاوی دونوں میں اسی طرح واقع ہوا ہے، مگر یہ روایت اسود بن سریع سے نہیں، بلکہ مقداد بن اسود سے مروی ہے، علامہ ابن قیم نے اس حدیث کے بعد صرف ''حدیث صحیح'' کہا ہے اور اس کے بعد والی روایت نقل کرنے کے بعد لکھا ہے: ذکرھما ابن حبان (فتاوی میں یہاں ذکرہ واقع ہوا ہے، جب کہ اعلام الموقعین میں ذکرھما ہے) یعنی اس حدیث اور اس سے پہلے والی حدیث دونوں کو ابن حبان نے روایت کیا ہے، جب کہ یہ حدیث انھی الفاظ کے ساتھ صحیح مسلم (۹۵) میں موجود ہے، اور امام بخاری نے بھی اپنی صحیح میں تقریباً انھی الفاظ میں اس کو نقل کیا ہے (دیکھیے صحیح بخاری کتاب المغازی حدیث ۴۰۱۹ اور کتاب الدیات حدیث ۶۸۶۵) ابوداود میں بھی انھی الفاظ میں مروی ہے (حدیث ۲۶۴۴) ان کے علاوہ بیشتر محدثین نے اس کو انھی الفاظ میں یا تھوڑے سے فرق کے ساتھ روایت کیا ہے، لیکن ہر ایک نے مقداد بن اسود ہی سے اس کو روایت کیا ہے، اسود بن سریع سے کسی نے نقل نہیں کیا، ابن حبان میں بھی جس کے حوالے سے مصنف نے نقل کیا ہے مقداد بن اسود ہی سے روایت کی گئی ہے۔ دیکھیے صحیح ابن حبان ۱/ ۳۸۱ حدیث ۱۶۴ (فیصل)

قتل کرنے سے پہلے تم جس جگہ پر تھے وہ اب تمہاری جگہ پر ہوگا (جس طرح تم مسلمان تھے اب وہ تمہاری جگہ مسلمان سمجھا جائے گا) اور یہ بات کہنے سے پہلے وہ جس جگہ پر تھا وہاں اب تم ہو جاؤ گے (اس کو قتل کرنے کی وجہ سے تم اس کی جگہ ہو جاؤ گے یعنی ایمان سے نکل جاؤ گے)'' یہ حدیث صحیح ہے (۱)

۱۹۔ چند دیگر سوالات:

آپ ﷺ سے کچھ دیہاتیوں نے دریافت کیا: آپ ہمیں اس سلسلے میں بتائیے، آپ ہمیں فلاں سلسلے میں بتائیے، آپ ہمیں یہ بتائیے، آپ ہمیں بتائیے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگو! اللہ نے تم سے حرج (تکلیف) کو اٹھا دیا ہے سوائے اس کے کہ کوئی اپنے بھائی کی عزت سے کھلواڑ کرے، اس نے حرج کا کام کیا اور وہ ہلاک ہو گیا''، انھوں نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! کیا ہم دوا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں: اللہ نے کوئی بیماری نازل نہیں کی مگر اس کے ساتھ دوا بھی اتاری، سوائے ایک بیماری کے''، انھوں نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! وہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بڑھاپا''، انھوں نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو ان میں سب سے بہتر اخلاق والا ہو'' امام احمد (۲) اور امام ابن حبان (۳) نے اس کو روایت کیا ہے۔

آپ ﷺ سے حضرت عدی بن حاتم نے دریافت کیا: میرے ابا صلہ رحمی کیا کرتے تھے اور یہ یہ کام کیا کرتے تھے؟

۱۔ مسلم: ۱/۹۵ ح ۱۵۵۔۹۵ ۲۔ مسند امام احمد ۴/ ۲۷۸

۳۔ ابن حبان ۲/ ۲۳۶ حدیث ۴۸۶

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے والد نے جو چاہا تھا ان کو مل گیا'' یعنی شہرت، انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! میں آپ سے اس کھانے کے بارے میں دریافت کرتا ہوں جس کو صرف اپنے دل میں حرج معلوم ہونے کی بنا پر چھوڑتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''نصرانیت کی مشابہت کی وجہ سے کوئی چیز نہ چھوڑو'' (۱) انھوں نے کہا: میں اپنے سدھائے ہوئے کتے کو شکار پر چھوڑتا ہوں تو وہ شکار کرتا ہے، مجھے ذبح کرنے کے لیے دھاردار پتھر اور عصا کے علاوہ کوئی چیز نہیں ملتی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس چیز سے چاہو تم ذبح کرو اور اللہ کا نام لو'' (۲) امام ابن حبان نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۳)

۲۰۔ حالتِ کفر کے نیک اعمال:

آپ ﷺ سے حضرت عائشہ نے ابن جدعان کے بارے میں دریافت کیا: وہ جاہلیت میں صلہ رحمی، پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک اور مہمان نوازی کیا کرتے تھے، کیا یہ چیزیں ان کو فائدہ پہنچائیں گی؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، (۴) کیوں کہ انھوں نے کسی دن یہ نہیں کہا: ''رَبِّ اغۡفِرۡلِیۡ خَطِیۡٓـَٔتِیۡ یَوۡمَ الدِّیۡنِ'' اے میرے پروردگار! میرے گناہوں کو قیامت کے دن معاف فرما۔ (۵)

۱۔ حدیث کے الفاظ ہیں: ''لاتدع شيئاً ضارعت النصرانية فيه'' ابن اثیر نے اس کے یہی معنی بیان کیے ہیں جو ترجمے سے ظاہر ہوتے ہیں، یعنی نصاری سے ظاہری مشابہت کی وجہ سے کسی چیز کو حرام یا مکروہ نہ سمجھو (النہایۃ ۳/۸۵) اور ایک مطلب اس کا یہ ہوسکتا ہے: یعنی بغیر کسی شرعی وجہ کے صرف دل کے شک اور تردد کی بنیاد پر حلال چیز کو مت چھوڑو، اگر ایسا کرو گے تو نصاری کی مشابہت ہوگی، اس لیے کہ نصاری اس طرح کے معاملات اختیار کر کے اپنے اوپر بے جا تشدد کرتے تھے، تمہاری ملت ایسی نہیں ہے، تمہارا دین نہایت آسان ہے، اس طرح کا اس میں کوئی تشدد نہیں۔ یہ مفہوم طیبی نے بیان کیا ہے۔ اس لحاظ سے حدیث کا ترجمہ یہ ہوگا: کسی چیز کو چھوڑ کر نصاری کی مشابہت اختیار مت کرو (فیصل)

۲۔ جس سے چاہو کا مطلب یہاں عصا یا دھاردار پتھر ہے، نہ کہ کوئی بھی چیز، اس لیے کہ قربانی اور شکار کے بیان میں حضور ﷺ کا یہ ارشاد گزر چکا ہے کہ دانت اور ناخن سے ذبح کرنا جائز نہیں (فیصل)

۳۔ ابن حبان ۲/۴۱۔۴۲ حدیث ۳۳۲

۴۔ بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا فائدہ اللہ کی نعمتوں کی صورت میں دنیا ہی میں پہنچتا ہے (فیصل)

۵۔ مسند امام احمد: ۶/۹۳

۲۱۔ایمان اوراستقامت:

آپ ﷺ سے حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی نے درخواست کی کہ آپ مجھے ایک ایسی بات بتائیں جس کے بارے میں آپ کے بعد میں کسی سے نہ پوچھوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم کہو: میں اللہ پر ایمان لے آیا پھر جمے رہو'' (۱)

۲۲۔لوگوں میں سب سے زیادہ شریف کون ہے:

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: لوگوں میں سب سے زیادہ شریف کون ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جوان میں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہو''۔

صحابہ نے کہا: ہم نے آپ سے اس بارے میں دریافت نہیں کیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: '' پھر کیا عرب کی کانوں (خاندانوں) کے بارے میں تم پوچھ رہے ہو؟ جاہلیت میں جو تم میں بہتر تھے وہ اسلام میں بھی بہتر ہیں جب ان میں سمجھ ہو''۔(۲)

۲۳۔اسلام کے غلبے اور رسول اللہ ﷺ کی کامیابی پر نذر:

آپ ﷺ سے ایک عورت نے عرض کیا: میں نے نذر مانی ہے کہ اگر اللہ آپ کو صحیح سالم لوٹائے تو میں آپ کے سر پر دف بجاؤں گی؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم نے نذر مانی ہے تو کرو، ورنہ نہیں''، اس نے کہا: میں نے نذر مانی تھی، رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے تو اس نے دف بجایا۔ یہ حدیث صحیح ہے (۳)

اس کی دو توجیہیں کی گئی ہے: ایک یہ کہ آپ نے مباح نذر کو پورا کرنے کی اجازت دی تا کہ اس کی دل دہی ہو اور ایمان میں زیادتی اور قوت پیدا ہو اور رسول اللہ ﷺ کی سلامتی پر اس کی خوشی پوری ہو، دوسری توجیہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحیح

۱۔مسلم:۱/۶۵حدیث ۱۲۔۳۸ ۲۔مسلم:۴/۱۸۴۶۔۱۸۴۷حدیث ۱۶۸۔۲۳۷۸

۳۔مسند امام احمد:۵/۳۵۶

سالم، اپنے دشمنوں کے خلاف فاتح ومنصور ہوکر واپس آنے کی خوشی پر مشتمل ہونے کی وجہ سے یہ نذر ثواب کا کام ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو اللہ نے کامیاب کیا اور ان کے دین کو اللہ نے غالب کیا، یہ بہت ثواب کا کام ہے، اس لیے اس کو نذر پورا کرنے کا حکم دیا گیا۔

۲۴۔ دینی کام میں دنیا کی نیت شامل کرنا:

آپ ﷺ سے ایک شخص نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! آدمی اللہ کے راستے میں جہاد کرنا چاہتا ہے اور وہ دنیا کی وسعت بھی چاہتا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے لیے کوئی اجر نہیں''، یہ بات لوگوں پر بڑی بھاری گزری تو انھوں نے اس شخص سے کہا: رسول اللہ ﷺ سے دوبارہ سوال کرو، شاید تم نے حضور کی بات نہیں سمجھی، اس شخص نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! کوئی شخص اللہ کے راستے میں جہاد کرنا چاہتا ہے اور وہ دنیا کی وسعت بھی چاہتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے لیے کوئی اجر نہیں''، یہ بات لوگوں پر بڑی بھاری گزری تو انھوں نے اس شخص سے کہا: رسول اللہ ﷺ سے دوبارہ دریافت کرو، شاید تم نے حضور کی بات نہیں سمجھی، اس شخص نے دوبارہ دریافت کیا: اللہ کے رسول! کوئی شخص اللہ کے راستے میں جہاد کرنا چاہتا ہے اور وہ دنیا کی وسعت بھی چاہتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے لیے کوئی اجر نہیں'' (۱)

۲۵۔ عمل کم کیا اور اجر بہت زیادہ پایا:

ایک شخص نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: میں جنگ کروں یا اسلام قبول کروں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام قبول کرو پھر جنگ کرو'' چناں چہ وہ شہید ہوا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس نے عمل کم کیا اور اجر بہت زیادہ پایا''۔ (۲)

۱۔ مسند امام احمد: ۲/ ۲۹۰

۲۔ بخاری: ۶/ ۲۴ حد ۲۸۰۸

۲۶۔ زبان کی حفاظت:

آپ ﷺ سے ایک شخص نے دریافت کیا: وہ کون سی چیز ہے جس کا آپ کو مجھ پر سب سے زیادہ خوف ہے؟

آپ ﷺ نے اپنی زبان پکڑی پھر فرمایا: ''یہ''۔(۱)

۲۷۔ غصہ کرنے کی ممانعت:

آپ ﷺ سے ایک شخص نے دریافت کیا: مجھے ایسی کوئی بات بتائیے جس سے اللہ مجھے فائدہ دے یا اس نے کہا: شاید کہ میں اس میں سمجھ بوجھ سے کام لوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''غصہ نہ کرو''، اس نے کئی مرتبہ یہ سوال کیا تو آپ ہر بار فرماتے رہے: ''غصہ نہ کرو''۔(۲)

۲۸۔ اللہ پر کس طرح بھروسا کیا جائے:

آپ ﷺ سے ایک شخص نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! میں اپنی اونٹنی کو چھوڑتا ہوں اور اللہ پر بھروسا کرتا ہوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلکہ اس کو باندھو اور بھروسا کرو'' ابن حبان (۳) اور امام ترمذی (۴) نے اس کو روایت کیا ہے۔

۲۹۔ جو اللہ کی معصیت کا حکم دے اس شخص کی اطاعت نہیں:

آپ ﷺ سے حضرت معاذ نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر ہم پر ایسے امیر مقرر کیے جائیں جو آپ کے طریقہ کو اختیار نہ کریں اور آپ کے حکم پر عمل نہ کریں تو آپ ان کے سلسلے میں ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟

۱۔ مسند امام احمد: ۳/۴۱۳ ۲۔ صحیح بخاری (فتح الباری) ۱۰/۵۱۹ حدیث ۶۱۱۶

۳۔ ابن حبان ۲/۵۱۰ حدیث ۷۳۱ ۴۔ ترمذی ۴/۵۷۶ حدیث ۲۵۱۷

آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو اللہ کی اطاعت نہ کرے اس کی اطاعت نہیں“ امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

۳۰۔ اگر کوئی مشرکین کے خوف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلے میں کچھ ناروا بات کہے:

آپ ﷺ سے حضرت حجاج بن عِلاط نے دریافت کیا: مکہ میں میرا مال اور میرے اہل وعیال ہیں، میں ان کو لے آنا چاہتا ہوں، کیا مجھے اس بات کی اجازت ہے کہ میں آپ کے بارے میں کچھ ناروا بات کہوں؟

رسول اللہ ﷺ نے ان کو اجازت دی کہ جو چاہیں لکھیں۔ امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۲)

حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ بات کرنے والا اپنی بات کا اصل معنی مراد نہ لے رہا ہو، یا تو اس کا ارادہ نہ ہونے کی وجہ سے یا اس کے بارے میں معلوم نہ ہونے کی وجہ سے، یا وہ اس سے دوسرا معنی مراد لے، تو یہ بات اس پر لازم نہیں آتی جب تک کہ وہ خود اپنی بات سے اس کا ارادہ نہ کرے، یہ اللہ کا وہ دین ہے جس کو دے کر اللہ نے اپنے رسول کو مبعوث فرمایا ہے، اسی وجہ سے کفریہ کلمات کہنے پر مجبور کیے جانے والے پر کفر لازم نہیں آتا، اسی طرح جنون، نیند یا نشے کی وجہ سے عقل ختم ہونے والے پر بھی اس کی بات لازم نہیں آتی، اسی طرح حجاج بن علاط پر ان کی بات لازم نہیں آئی، کیوں کہ انھوں نے اپنی بات سے دوسرے معنی مراد لیے تھے، دل سے یہ بات نہیں نکلی تھی، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

”لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ“

اللہ تعالیٰ تم سے مواخذہ نہیں فرماتے، تمہاری قسموں میں لغو قسم توڑنے پر، لیکن مواخذہ اس پر

۱۔ مسند امام احمد ۳/۲۱۳

۲۔ مسند امام احمد ۳/۱۳۸

فرماتے ہیں کہ تم قسموں کو مستحکم کرو (پھر توڑو) (مائدہ ۸۹) دوسری آیت میں ہے: ”وَلٰكِن يُؤَاخِذُكُم بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ“ لیکن مواخذہ کریں گے اس پر جس میں تمہارے دلوں نے (جھوٹ بولنے کا) ارادہ کیا تھا (بقرہ ۲۲۵) چناں چہ دنیا اور آخرت میں احکام دلوں کی نیتوں پر اور ارادوں پر مرتب ہوتے ہیں۔

۳۱۔ غیر اسلامی اعمال ورسوم میں تعاون کی ممانعت:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک عورت نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! چند عورتوں نے جاہلیت میں میری مصیبت کے وقت نوحہ کرنے میں میری مدد کی تھی، کیا میں اسلام میں ان کے ساتھ ایسا کروں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اسلام میں مصیبت پر نوحہ کرنا جائز نہیں ہے، اور نہ اسلام میں شغار (۱) جائز ہے، اسلام میں قبروں پر ذبح کرنا جائز نہیں ہے، اسلام میں جلب (مقابلے میں شور مچا کر گھوڑے کو دوڑانا) جائز نہیں اور نہ جنب (مقابلے میں دوسرا گھوڑا ایک جانب رکھے جب اس کا گھوڑا تھک جائے تو دوسرے گھوڑے پر سوار ہو جائے) جائز ہے، اور جو لوٹے اور چھینا جھپٹی کرے وہ ہم میں سے نہیں“ امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۲)

۳۲۔ یہود ونصاری کی مخالفت کی تاکید:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: اہلِ کتاب ننگے پیر نہیں چلتے اور نماز میں چپل نہیں پہنتے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ننگے پاؤں چلو اور چپل پہنو اور اہل کتاب کی مخالفت کرو“۔

۱۔ شغار یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی بیٹی کی شادی کسی شخص سے اس شرط کے ساتھ کرے کہ وہ بھی اپنی بیٹی کی شادی اس کے ساتھ کردے، اور یہی مہر قرار پائے اور الگ سے کوئی مہر نہ ہو“ مترجم“۔

۲۔ مسند امام احمد ۳/ ۱۹۷

صحابہ نے دریافت کیا: اہل کتاب اپنی داڑھیاں کاٹتے ہیں اور مونچھ بڑھاتے ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنی مونچھ کاٹو اور داڑھیاں بڑھاؤ اور اہلِ کتاب کی مخالفت کرو'' امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

۳۴۳۔ رہبانیت کی ممانعت:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے دریافت کیا: اللہ کے نبی! ایک غار سے میرا گزر ہوا جس میں تھوڑا سا پانی تھا، میرے دل نے کہا کہ میں وہاں رہ کر وہاں کے پانی سے بقدر ضرورت فائدہ حاصل کروں اور اس کے آس پاس موجود سبزی کھاؤں اور دنیا سے کنارہ کش ہو جاؤں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے یہودیت اور نصرانیت دے کر مبعوث نہیں کیا گیا، بلکہ مجھے سیدھا اور آسان دین دے کر مبعوث کیا گیا ہے، اس ذات کی قسم! جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام نکلنا دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے بہتر ہے اور تمہارا (جنگ کی) صف میں کھڑا ہونا ساٹھ سال کی نمازوں سے بہتر ہے''۔(۲)

۳۴۴۔ کون سا ظلم سب سے بڑا ہے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کون سا ظلم سب سے بڑا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''زمین کا ایک بالشت ٹکڑا جس کو کوئی اپنے بھائی کے حق میں کم کرتا ہے، زمین کی کوئی بھی کنکری جس کو آدمی لیتا ہے تو قیامت کے دن زمین کی تہہ تک اس کا طوق بنا کر گلے میں پہنایا جائے گا اور اس کی تہہ سے وہی واقف ہے جس نے اس کو پیدا کیا ہے'' امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۳)

۱۔ مسند امام احمد ۵/۲۶۴۔۲۶۵ ۲۔ مسند امام احمد: ۵/۲۶۶

۳۔ مسند امام احمد ۱/۳۹۶

۳۵۔ مالک کی اجازت کے بغیر جانور ذبح کرنا:

آپ ﷺ سے اس بکری کے بارے میں فتوی دریافت کیا گیا جو مالک کی اجازت کے بغیر ذبح کی گئی تھی اور آپ کی خدمت میں پیش کی گئی تھی تو آپ نے وہ بکری قیدیوں کو کھلانے کا حکم دیا۔ امام ابوداود نے اس کو روایت کیا ہے (۱)

۳۶۔ جس کا دوالا نکل گیا ہو اس کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے:

آپ ﷺ سے اس شخص کے سلسلے میں فتوی پوچھا گیا جس کو خریدے ہوئے پھلوں میں نقصان ہوا تھا، جس کے نتیجے میں اس پر قرض بہت زیادہ ہو گیا تھا، آپ نے اس کو صدقہ دیے جانے کا حکم دیا، لیکن اس سے اس کا قرض ادا نہیں ہوا تو آپ نے قرض خواہوں سے فرمایا: ''جو تم کو ملے وہ لو، تمہارے لیے بس اتنا ہی ہے'' امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۲)

آپ ﷺ نے فتوی دیا کہ مفلس شخص (جس کا دوالا نکل گیا ہو) کے پاس کسی کو اپنا مال ملے تو وہ دوسروں کے مقابلے میں اس کا زیادہ حق دار ہے'' متفق علیہ (۳)

۳۷۔ یتیم کا مال:

آپ ﷺ سے ایک شخص نے دریافت کیا: میرے پاس مال نہیں ہے اور میرے ساتھ ایک یتیم ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے یتیم کے مال میں سے کھاؤ، مگر ضرورت سے زیادہ خرچ مت کرو، اور بیکار خرچ مت کرو، اور اصل پونجی میں کمی نہ کرو اور نہ تم اپنے مال کو بچاؤ'' یا فرمایا: ''نہ اپنے مال کے بدلے اس کا مال خرچ کرو''۔ (۴)

۱۔ ابوداود ۳/ ۶۲۷ حد ۳۳۳۲ ۔۔۔ ۲۔ مسند امام احمد ۳/ ۳۶

۳۔ بخاری: ۵/ ۶۲ حدیث ۲۴۰۲، مسلم: ۳/ ۱۱۹۳ حدیث ۲۲۔۱۵۵۹ ۔۔۔ ۴۔ ابوداود: ۳/ ۲۹۲ حدیث ۲۸۷۲

جب یہ آیت ’’وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ‘‘اور یتیم کے مال کے قریب مت جاؤ مگر ایسے طریقہ سے جو مستحسن ہو (انعام ۱۵۲) نازل ہوئی تو لوگوں نے یتیموں کے مال کو الگ کیا، یہاں تک کہ کھانا خراب ہونے لگا اور گوشت سڑنے لگا، صحابہ نے اس سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو یہ آیت نازل ہوئی: ’’وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى، قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ، وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ‘‘(اور وہ آپ سے یتیموں کے بارے میں پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجیے کہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا بہتر ہے اور اگر تم ان کے ساتھ خرچ شامل رکھو تو وہ تمہارے بھائی ہیں اور اللہ مصلحت کے ضائع کرنے والے کو اور مصلحت کی رعایت رکھنے والے کو جانتے ہیں) (بقرہ ۲۲۰) چناں چہ صحابہ نے اپنی اور ان کی کھانے پینے کی چیزیں ملا دیں۔ امام احمد اور اصحاب سنن نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

۳۸۔ارتداد کے بعد اسلام قبول ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: انصار کا ایک آدمی مسلمان ہوا، پھر وہ مرتد ہوا اور جا کر مشرکین کے ساتھ مل گیا، پھر وہ شرمندہ ہوا تو اس نے اپنی قوم کو کہلا بھیجا: میرے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرو کہ کیا میرے لیے توبہ ہے؟

اس کی قوم کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور دریافت کیا: کیا اس کے لیے توبہ ہے؟ اسی وقت یہ آیتیں ’’كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ (اللہ ان لوگوں کو کیسے ہدایت دے گا جو ایمان لانے کے بعد کفر کریں) (آل عمران ۸۶) سے اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ‘‘مگر وہ لوگ جو اس کے بعد توبہ کریں اور نیک عمل کریں تو اللہ مغفرت فرمانے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

۱۔ ابوداود: ۳/ ۲۹۱۔ ۲۹۲ حدیث ۲۸۷۱، نسائی: ۶/ ۲۵۶ حدیث ۳۶۷۱، مسند امام احمد: ۱/ ۳۲۵

(آل عمران ۸۹) نازل ہوئیں، اس تک یہ بات پہنچائی گئی تو اس نے اسلام قبول کیا۔ امام نسائی نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

۳۹۔ مرنے کے بعد گنہ گار کی طرف سے کفارہ:

آپ ﷺ سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جس پر جہنم واجب ہوگئی ہو؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی طرف سے آزاد کرو'' امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے(۲)، سائل کی بات ''واجب ہوگئی'' سے مراد یہ ہے کہ اس نے کوئی ایسا عمل کیا تھا جس سے جہنم میں داخل ہونا ضروری ہو جاتا ہے۔

۴۰۔ کیا مومن جھوٹا ہوسکتا ہے:

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: کیا مومن بزدل ہوسکتا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں''۔

صحابہ نے دریافت کیا: کیا مومن بخیل ہوسکتا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں''۔

صحابہ نے دریافت کیا: کیا مومن جھوٹا ہوسکتا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں'' امام مالک نے اس کو روایت کیا ہے۔(۳)

۴۱۔ شرک سے بچنے کی تاکید:

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس شرک سے بچو، کیوں کہ یہ چیونٹی کے رینگنے سے زیادہ چھپ کر آتا ہے''۔

۱۔ نسائی ۷/۱۲۳ حدیث ۴۰۷۹
۲۔ مسند امام احمد ۳/۴۹۰۔۴۹۱
۳۔ موطا ۲/۹۹۰ حدیث ۱۹

دریافت کیا گیا: ہم اس سے کیسے بچیں جب کہ وہ چیونٹی کے رینگنے سے زیادہ چھپ کر آتا ہے، اللہ کے رسول!؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم کہو: **اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ اَنْ نُّشْرِكَ بِكَ شَیْئًا نَّعْلَمُہٗ، وَنَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُ**'' (اے اللہ! ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں کہ تیرے ساتھ کسی کو شریک کریں، جس کو ہم جانتے ہیں، اور جس کو ہم نہیں جانتے اس سے ہم تیری مغفرت کے طلب گار ہیں) امام احمدؒ نے اس کو روایت کیا ہے(۱)

۴۲۔ شرک بڑا ظلم ہے:

جب آیت نازل ہوئی: ''**اَلَّذِیْنَ آمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ**'' (جنھوں نے ایمان قبول کیا اور انھوں نے اپنے ایمان کے ساتھ ظلم نہ کیا ہو) (انعام) تو صحابہ پر شاق گزرا اور انھوں نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! ہم میں سے کون اپنے اوپر ظلم نہیں کرتا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ نہیں ہے، بلکہ اس سے مراد شرک ہے، کیا تم نے لقمان کی اپنے بیٹے سے کہی ہوئی بات نہیں سنی: ''**یَابُنَیَّ لَاتُشْرِكْ بِاللّٰہِ، اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ**'' اے میرے بیٹے! اللہ کے ساتھ شریک مت کرو، بے شک شرک بڑا ظلم ہے(لقمان) متفق علیہ(۲)

۴۳۔ شرک اصغر:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے سب سے زیادہ خوف میری امت پر شرک اصغر کا ہے''

صحابہ نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! شرک اصغر کیا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ریا، جب اللہ قیامت کے دن لوگوں کو ان کے اعمال کا

۱۔ مسند امام احمد ۴/۴۰۳

۲۔ بخاری: ۱/۸۷ حدیث ۳۲، مسلم: ۱/۱۱۴ حدیث ۱۹۷۔۱۴۰۶

بدلہ دے گا تو فرمائے گا: تم ان لوگوں کے پاس جاؤ جن کو تم دنیا میں دکھانے کے لیے عمل کیا کرتے تھے، اور دیکھو کہ تمہیں ان کے پاس کیا بدلہ ملتا ہے"؟ امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

۴۴۔ شرک خفی:

ایک مرتبہ آپ ﷺ صحابہ کے پاس تشریف لائے جب کہ وہ آپس میں مسیحِ دجال کا تذکرہ کر رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا میں تم کو میرے نزدیک تمہارے حق میں مسیحِ دجال سے زیادہ خوف ناک چیز کے بارے میں نہ بتاؤں"؟ صحابہ نے کہا: کیوں نہیں، ضرور بتائیے، آپ ﷺ نے فرمایا: "شرک خفی"، صحابہ نے دریافت کیا: شرک خفی کیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "آدمی کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگے اور دوسرے آدمی کے دیکھنے کی وجہ سے اپنی نماز کو اور اچھی طرح پڑھے" امام ابن ماجہ نے اس کو روایت کیا ہے۔(۲)

۴۵۔ قیامت کے دن سب سے زیادہ گھاٹے میں رہنے والے:

آپ ﷺ سے قیامت کے دن سب زیادہ گھاٹے میں رہنے والوں کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ زیادہ مال والے ہوں گے، سوائے اس شخص کے جو اپنے سامنے والوں، اپنے پیچھے والوں، اپنے داہنے والوں اور بائیں والوں کو اس طرح اس طرح دیں اور ایسے لوگ بہت کم ہیں"۔(۳)

۱۔ مسند امام احمد ۵/ ۴۲۸ ۲۔ ابن ماجہ ۲/ ۱۴۰۶ حدیث ۴۲۰۴

۳۔ بخاری: ۱۱/ ۵۲۴ حدیث ۶۶۳۸

۴۶۔ خالق کی معصیت میں مخلوق کی اطاعت نہیں:

آپ ﷺ سے اس امیر کی اطاعت کے بارے میں دریافت کیا گیا جس نے اپنے ساتھیوں کو لکڑیاں جمع کر کے اس میں آگ لگانے کا حکم دیا تو انھوں نے ایسا کیا پھر اس نے ان کو آگ میں کودنے کا حکم دیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ اس میں کود جاتے تو اس سے کبھی نہیں نکلتے، اطاعت نیکی میں ہے''(۱)۔ دوسری روایت میں ہے(۲): ''خالق کی معصیت مخلوق کی اطاعت میں نہیں''(۳)، اور ایک روایت میں ہے(۴): ''ان میں سے جو تم کو گناہ کا حکم دے، اس کی اطاعت مت کرو''۔

یہ فتوی ہر اس شخص کے لیے عام ہے جس کا امیر اس کو اللہ کی معصیت کا حکم دے، چاہے وہ کوئی بھی ہو، اس میں کسی کی بھی تخصیص نہیں ہے۔

۴۷۔ غیبت اور بہتان:

آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے''؟ صحابہ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''غیبت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کی ایسی چیز کا (اس کی پیٹھ پیچھے) تذکرہ کرو جس کو وہ ناپسند کرتا ہو''، دریافت کیا گیا: اگر

۱۔ بخاری: ۱۳/۱۲۲ حدیث ۷۱۴۵ ۲۔ مسلم: ۳/۱۴۶۹ حدیث ۳۹۔ ۱۸۴۰

۳۔ یعنی مخلوق کی اطاعت کر کے خالقِ کائنات کی نافرمانی کرنا بالکل جائز نہیں ''فیصل''

۴۔ ابن ماجہ: ۲/۹۵۵ حدیث ۲۸۶۳

میری کہی ہوئی بات اس میں ہو تو آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر اس میں تمہاری کہی ہوئی بات ہو تبھی تو تم نے اس کی غیبت کی، اگر اس میں تمہاری کہی ہوئی بات نہ ہو تو تم نے اس پر بہتان لگایا'' امام مسلم نے اس کو روایت کیا ہے(۱)

امام احمد(۲) اور امام مالک(۳) کی روایت میں ہے: ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: غیبت کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کسی آدمی کی ایسی چیز کا تذکرہ کرنا جس کو سننا وہ ناپسند کرے''، اس نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! اگر وہ بات حق ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم باطل کہو تو وہ بہتان ہے''۔

۴۸۔ سرزمینِ شام کی فضیلت:

آپ ﷺ سے حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ نے درخواست کی کہ آپ ان کے لیے کسی علاقہ کا انتخاب کریں جہاں جا کر وہ رہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم شام چلے جاؤ، کیوں کہ وہ اللہ کی بہترین سرزمین ہے، وہ اپنے بہترین بندوں کو وہاں جمع کرتا ہے، اگر تم کو یہ منظور نہ ہو تو تم اپنے یمن میں رہو اور اپنے تالابوں سے پانی پیو، اللہ نے شام اور شام والوں کی ذمے داری لی ہے''۔ ابوداود نے صحیح سند سے اس کو روایت کیا ہے(۴)

آپ ﷺ سے حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ (جو مشہور راوی بھز بن حکیم

۱۔ مسلم ۴/۲۰۰۱ حدیث ۲۵۸۹-۷۰
۲۔ مسند امام احمد ۲/۳۸۴
۳۔ موطا ۲/۹۸۷ حدیث ۱۰
۴۔ ابوداود ۳/۱۰ حدیث ۲۴۸۳

کے دادا ہیں) نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! آپ مجھے کہاں جانے کا حکم دیتے ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہاں" اور آپ نے اپنے ہاتھ سے شام کی طرف اشارہ کیا۔ امام ترمذی نے اس کو روایت کیا ہے اور اس کو صحیح کہا ہے۔ (۱)

۴۹۔ کڑک کیا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہودیوں نے کڑک کے بارے میں دریافت کیا: یہ کیا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایک فرشتہ بادلوں کا ذمہ دار ہے، اس کے ساتھ آگ سے بنے ہوئے پھاڑنے والے آلات ہیں، ان کو وہ اپنے ساتھ جہاں اللہ چاہے لے جاتا ہے"

انھوں نے دریافت کیا: جو آواز ہم سنتے ہیں وہ کیا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ فرشتے کی طرف سے بادل کو بھگانے کی آواز ہے، یہاں تک کہ بادل وہاں پہنچتے ہیں جہاں جانے کا ان کو حکم دیا جاتا ہے"، انھوں نے کہا: آپ نے سچ فرمایا، پھر انھوں نے دریافت کیا: آپ ہمیں ان چیزوں کے بارے میں بتائیے جن کو اسرائیل (۲) نے اپنے اوپر حرام کیا تھا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آپ علیہ السلام کو عرق النسا (۳) کی شکایت ہوئی تو ان کو اپنے لیے اونٹ کے گوشت اور دودھ کے علاوہ کوئی مناسب دوسری چیز نہیں ملی تو اس کو انھوں نے اپنے اوپر حرام کیا"، انھوں نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ امام ترمذی نے اس کو روایت کیا ہے اور اس کو حسن کہا ہے۔ (۴)

۱۔ ترمذی ۴/ ۷۳۱ حدیث ۲۷ ۲۔ اسرائیل: حضرت یعقوب علیہ السلام کا نام ہے (فیصل)

۳۔ (ایک بیماری جس میں ران کے اوپر کے جوڑ سے ٹخنوں تک درد رہتا ہے" فیصل")۔

۴۔ ترمذی ۵/ ۲۷۴ حدیث ۳۱۱۷

۵۰۔ بندر اور خنزیر، کیا یہ یہودیوں کی نسل میں سے ہیں:

آپ ﷺ سے بندر اور خنزیر کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ کیا یہ یہودیوں کی نسل میں سے ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے جب کسی قوم پر لعنت کر کے ان کی صورتیں مسخ کردی ہو تو ایسا نہیں ہوتا کہ پھر ان کی نسل کو باقی چھوڑے، لیکن یہ ایک مخلوق ہے جو پہلے سے تھی، جب اللہ نے یہودیوں کے لیے مسخ کی سزا مقرر کی تو ان کو ان ہی کی طرح بنا دیا''

امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

۵۱۔ مغرّبون کون ہیں:

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں مغربون ہیں''، حضرت عائشہ نے دریافت کیا: مغربون کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جن میں جنات شریک ہوں'' امام ابوداود نے اس کو روایت کیا ہے۔(۲)

یہ وہ انسانی اولاد ہے جو جنوں کے ملنے سے پیدا ہوئی ہے، ان کو اپنے اصول (آبا واجداد) سے نسب کے منقطع ہونے کی وجہ سے مغربون (۳) کہا گیا ہے۔

۵۲۔ تکبر کی وجہ سے ٹخنے سے نیچے لنگی اور پائجامہ لٹکانے کی حرمت:

آپ ﷺ سے ایک شخص نے دریافت کیا: میں کہاں تک لنگی پہنوں؟

آپ ﷺ نے اپنی پنڈلی کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا، ''میں یہاں تک پہنتا ہوں''۔

انھوں نے دریافت کیا: اگر میں ایسا نہ کروں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو یہاں، اس سے نیچے، اگر تم اس طرح بھی نہیں کر سکتے

۱۔ مسند امام احمد ۱/۳۹۷ ۲۔ ابوداود ۵/۳۳۳ حدیث ۵۱۰۷

۳۔ مُغرب کے لغوی معنی اجنبی کے ہیں (فیصل)

تو یہاں ٹخنوں سے اوپر، اگر تم اس طرح بھی نہیں کر سکتے تو اللہ کسی متکبر اور فخر کرنے والے شخص کو پسند نہیں کرتا" امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

آپ ﷺ سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: میری لنگی لٹک جاتی ہے مگر یہ کہ میں اس پر توجہ دیتا ہوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو جو تکبر کی بنیاد پر اس طرح کرتے ہیں"۔ امام بخاری نے اس کو روایت کیا ہے۔(۲)

آپ ﷺ نے فرمایا: "جو اپنی لنگی تکبر کی بنا پر لٹکائے گا اللہ قیامت کے دن اس کی طرف نہیں دیکھے گا"۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: پھر عورتیں اپنے دامن کا کیا کریں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ ایک بالشت لٹکائیں"۔

انھوں نے کہا: تب ان کے پیر کھل جائیں گے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ ایک گز لٹکائیں اس سے زیادہ نہ کریں"۔(۳)

۵۳۔ بال جوڑنے اور جڑوانے پر اللہ کی لعنت:

آپ ﷺ سے ایک عورت نے دریافت کیا: میری بیٹی کو خسرہ کی بیماری ہوئی تھی جس کی وجہ سے اس کے بال گر گئے ہیں، کیا میں اس کے بال جوڑوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ نے بال جوڑنے والی اور بال جڑوانے والی پر لعنت کی ہے" متفق علیہ(۴)

۵۴۔ کاہن اور ان کے پاس جانے والے:

آپ ﷺ سے کاہنوں کے پاس جانے کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

۱۔ مسند امام احمد ۳/۴۸۲ ۲۔ صحیح بخاری ۷/۱۹ حدیث ۳۶۶۵

۳۔ ترمذی: ۴/۱۹۵۔۱۹۶ حدیث ۱۷۳۱ ۴۔ بخاری: ۱۰/۳۷۸ حدیث ۵۹۴۱، مسلم: ۳/۱۶۷۶ حدیث ۱۱۵۔۲۱۲۲

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم ان کے پاس مت جاؤ''۔

آپ ﷺ سے بدشگونی کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ ایسی چیز ہے جس کو وہ اپنے دلوں میں محسوس کرتے ہیں لیکن وہ ان کو ہرگز روکنے نہ پائے''۔(۱)

آپ ﷺ سے لکیر کھینچنے (۲) کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک نبی لکیریں ڈالا کرتے تھے، چناں چہ جس کی لکیر ان کی لکیر کے ساتھ مل جائے تو ٹھیک''۔(۳)

ایک دفعہ آپ ﷺ سے کاہنوں کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ کچھ بھی نہیں ہیں''۔

سائل نے کہا: وہ کبھی ہم سے کسی چیز کے بارے میں بتاتے ہیں تو وہ سچ ہو جاتی ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ حق بات ہوتی ہے، جس کو کوئی جن اچک لیتا ہے تو اس کو انسانوں میں سے اپنے دوست کے کان میں ڈالتا ہے، جس میں وہ سو جھوٹ ملاتے ہیں''، متفق علیہ (۴)

۵۵۔ ورقہ بن نوفل کا جنتی ہونا:

آپ ﷺ سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ورقہ بن نوفل کے بارے میں دریافت کیا؟

انھوں نے کہا: انھوں نے آپ کی تصدیق کی تھی، لیکن آپ کے ظہور سے پہلے ہی ان کا انتقال ہو گیا؟

۱۔ مسلم: ۴/ ۱۷۴۸۔۱۷۴۹ احدیث ۱۲۱۔۲۲۲۷ ۲۔ یعنی لکیر کھینچ کر قسمت بتانا یا کسی چیز کے ہونے، نہ ہونے کی خبر دینا یا کوئی ایسی چیز بتانا جو نظر کے سامنے نہ ہو (فیصل) ۳۔ مسلم: ۴/ ۱۷۴۹ احدیث ۱۲۱۔۲۲۲۷

۴۔ بخاری: ۱۰/ ۲۱۶ حدیث ۵۷۶۲، مسلم: ۴/ ۱۷۵۰ احدیث ۱۱۲۔۲۲۲۸

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ان پر سفید کپڑے تھے، اگر وہ جہنمیوں میں سے ہوتے تو ان پر دوسرے رنگ کے کپڑے ہوتے''۔(۱)

۵۶۔ برے خواب بیان کرنے کی ممانعت:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے دریافت کیا: میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میرے سر پر مارا گیا جس سے میرا سر لڑھک گیا تو میں اس کے پیچھے دوڑا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں کو خواب میں اپنے ساتھ شیطان کے کھیلنے کے بارے میں مت بتاؤ'' امام مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔(۲)

۵۷۔ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا آخرت میں مقام:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ام علاء رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: میں نے عثمان بن مظعون کے لیے ایک بہتا ہوا چشمہ دیکھا، یعنی ان کی موت کے بعد، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ ان کا عمل ہے جو ان کے لیے بہہ رہا ہے''۔(۳)

۵۸۔ کسی معاملے میں کس طرح فیصلہ کیا جائے:

امام ابوداود(۴) نے روایت کیا ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: میں کس چیز کے ذریعے فیصلہ کروں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی کتاب کے ذریعے''۔

انھوں نے دریافت کیا: اگر میں اس میں حکم نہ پاؤں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے ذریعے''۔

انھوں نے دریافت کیا: اگر میں اس میں نہ پاؤں؟

۱۔ ترمذی: ۴/ ۴۶۸ حدیث ۲۲۸۸ ۲۔ مسلم ۴/ ۱۷۷۶ حدیث ۱۵۔ ۲۲۶۸

۳۔ بخاری: ۱۲/ ۴۱۰ حدیث ۷۰۱۸ ۴۔ ابوداود ۴/ ۱۸ حدیث ۳۵۹۲

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دنیا کو حقیر سمجھو اور اپنی آنکھوں میں اللہ کے پاس موجود چیز کو بلند جانو اور اجتہاد کرو، اللہ تم کو حق کے ساتھ صحیح راستہ دکھائے گا''۔

۵۹۔ گھوڑی پر گدھے کو چڑھانے کی کراہت:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا میں آپ کے لیے گدھے کو گھوڑی پر چڑھاؤں تاکہ اس سے آپ کے لیے خچر پیدا ہو، اور آپ اس پر سوار ہوں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس طرح وہ لوگ کرتے ہیں جو نہیں جانتے'' امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

۶۰۔ لوگوں میں بہترین کون ہیں:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: لوگوں میں بہترین کون ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ صدی جس میں میں ہوں، پھر دوسری، پھر تیسری''(۲)

۶۱۔ آپ کے سب سے محبوب مرد و عورت:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے نزدیک سب سے محبوب عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عائشہ''۔

دریافت کیا گیا: مردوں میں کون؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کے والد''۔

دریافت کیا گیا: پھر کون؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عمر بن خطاب''۔(۳)

۱۔ مسند امام احمد ۴/ ۳۱۱ ۲۔ [اعلام الموقعین میں اس حدیث کے بعد ذکرہ مسلم ہے، فتاویٰ سے ساقط ہو گیا، دیکھیے صحیح مسلم (۲۵۳۶) (فیصل)]

۳۔ صحیح ابن حبان: ۱۵/ ۳۰۸۔۳۰۹ حدیث ۶۸۸۵

۶۲۔ آپ کے نزدیک آپ کے گھر والوں میں سب سے زیادہ محبوب کون ہیں:

آپ ﷺ سے حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: آپ کے لوگوں میں آپ کا سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''فاطمہ بنت محمد''۔

انھوں نے کہا: ہم آپ کے پاس آپ کے گھر والوں سے متعلق پوچھنے نہیں آئے ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے لوگوں میں میرے نزدیک سب سے محبوب وہ ہیں جن پر اللہ نے اور میں نے انعام کیا ہے (۱)، اسامہ بن زید''۔

انھوں نے دریافت کیا: پھر کون؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''علی بن ابو طالب''۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! آپ نے اپنے چچا کو سب سے آخر میں رکھا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''علی نے ہجرت میں آپ سے سبقت کی ہے'' امام ترمذی نے اس کو روایت کیا ہے اور اس کو حسن کہا ہے۔ (۲)

۱۔ سورۂ احزاب کی آیت (۳۷) "واذ تقول للذی أنعم الله علیه و أنعمت علیه" کی طرف اشارہ ہے، اگرچہ اس سے مراد متفقہ طور پر حضرت زیدؓ بن حارثہ ہیں، یعنی حضرت اسامہؓ کے والد، لیکن فضیلت میں بیٹا باپ کا شریک ہے، اس لیے یہاں اسامہ کے بارے میں اس طرح وارد ہوا ہے (دیکھیے تحفۃ الأحوذی، ۱۰/۲۱۷) (فیصل)

۲۔ ترمذی ۵/۶۳۶ حدیث ۳۸۱۹

امام ترمذی کی ہی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: آپ کے گھر والوں میں آپ کے نزدیک سب سے محبوب کون ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''حسن اور حسین''۔(۱)

۶۳۔راستے کے حقوق:

آپ ﷺ نے صحابہ کو راستوں پر بیٹھنے سے منع فرمایا، مگر یہ کہ وہ اس کا حق ادا کریں۔

آپ ﷺ سے راستے کے حق کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: '' نگاہ نیچی رکھنا، تکلیف دینے سے بچنا، سلام کا جواب دینا، بھلائی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا''۔(۲)

۶۴۔چھینکنے والے کا جواب:

ایک شخص نے چھینکا تو دریافت کیا: اللہ کے رسول! میں کیا کہوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اَلْحَمْدُلِلّٰہِ کہو''۔(تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں)

لوگوں نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! ہم اس کو (جواب میں) کیا کہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس کے لیے کہو: یرحمك الله''۔(اللہ آپ پر رحم فرمائے)

اس نے کہا: اللہ کے رسول! میں ان کے لیے کیا کہوں؟

۱۔ترمذی:۵/۶۱۵ حدیث ۳۷۷۲

۲۔بخاری حدیث ۲۴۶۵

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم ان کے لیے کہو: يهديكم الله ويصلح بالكم ''(اللہ تم کو ہدایت دے اور تمہارے حالات کی اصلاح کرے) امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

۶۵۔ سبا: علاقہ کا نام ہے یا عورت کا؟

آپ ﷺ سے سبا(۲) کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ کیا یہ کسی علاقے کا نام ہے یا عورت کا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ نہ علاقے کا نام ہے اور نہ عورت کا، بلکہ ایک مرد کا نام ہے جس نے عرب کے دس قبیلوں کو جنم دیا ہے، ان میں سے چھ نے یمن میں سکونت اختیار کی، اور چار نے شام میں، جنھوں نے شام میں سکونت اختیار کی وہ لخم، جذام، غسان اور عاملہ ہیں اور جنھوں نے یمن میں سکونت اختیار کی وہ اَزد، اشعری، حمیر، کندہ، مذحج اور انمار ہیں، ایک شخص نے دریافت کیا: انمار کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جن میں سے خثعم اور بجیلہ ہیں''۔(۳)

۶۶۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان:

''وَتَاتُوْنَ فِىْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ'' کا مطلب:

آپ ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان ''وَتَاتُوْنَ فِىْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ'' (اور تم

۱۔ مسند امام احمد ۱۔۷۹ ۲۔ یعنی ''سبا'' جس کا قرآن میں ذکر ہے بلکہ اس نام سے پوری سورت ہے، اس کی اصلیت کے بارے میں سوال کیا گیا۔ (فیصل)

۳۔ ترمذی: ۵/۳۳۶ حدیث ۳۲۲۲

اپنی محفلوں میں منکر کام کرتے ہو) کے بارے میں دریافت کیا گیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ راستہ چلنے والوں پر کنکریاں پھینکتے تھے اوران کا مذاق اڑاتے تھے، یہ وہی منکر ہے جس میں وہ گرفتار تھے'' امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۱)

۶۷۔ ''لَهُمُ الْبُشْرىٰ فِى الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِى الْآخِرَةِ'' کا مطلب:

آپ ﷺ سے اللہ کے فرمان ''لَهُمُ الْبُشْرىٰ فِى الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِى الْآخِرَةِ'' (ان کے لیے دنیوی زندگی اور آخرت میں بشارت ہے) (یونس) کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ اچھے خواب ہیں جن کو نیک آدمی دیکھتا ہے یا اس کو دکھائے جاتے ہیں''۔ امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۲)

۶۸۔ ''یا أخت هارون'' کا مطلب: (۳)

آپ ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ''یا أخت هارون'' اے ہارون کی بہن (مریم) کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ اپنی قوم کے انبیا اور صالحین کے نام اپنے بچوں کو رکھتے تھے''۔ (۴)

۶۹۔ ''وأرسلناه الى ماة ألف أويزيدون'' کا مطلب

ترمذی میں ہے کہ آپ ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ''وَاَرْسَلْنَاهُ اِلٰى مِاَةِ

۲۔ مسند امام احمد ۶/ ۳۴۱، ۶/ ۴۵۲ ۔ ۲، ترمذی: ۴/ ۴۶۲۔ ۴۶۳ حدیث ۲۲۷۳

۳۔ عقائد کے باب میں اس کا بیان گزر چکا ہے، متعدد آیات کے سلسلے میں سوالات چوں کہ یہاں جمع ہوگئے ہیں اس لیے یہاں اس کو باقی رکھا گیا ہے۔ (فیصل)

۴۔ مسلم ۳/ ۱۶۸۵ حدیث ۹۔ ۲۱۳۵، مسند امام احمد: ۴/ ۲۵۲

اَلْفٍ اَوْ يَـزِيْدُوْنَ ‘‘(اور ہم نے ان کو ایک لاکھ یا اس سے بھی زیادہ لوگوں کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا)(صافات ۱۴۷) کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ وہ کتنے زیادہ تھے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ’’دس ہزار‘‘۔(۱)

۷۰۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان: ’’یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ‘‘ کا مطلب: (۲)

آپ ﷺ سے حضرت ابوثعلبہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ’’یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ‘‘ اے ایمان والو! اپنی فکر کرو (مائدہ) کے بارے میں دریافت کیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ’’بھلائی کا حکم دو، برائی سے روکو، یہاں تک کہ تم دیکھو کہ حرص کی اطاعت کی جارہی ہے، خواہشات کی پیروی کی جارہی ہے اور دنیا کو ترجیح دی جارہی ہے اور ہر شخص اپنی رائے پر مصر ہے تو اس وقت اپنی ذات پر توجہ دو اور عوام کو چھوڑ دو، تمہارے بعد ایسے زمانے آئیں گے، جن میں صبر کرنا چنگاری کو ہاتھ میں لینے کی طرح ہے، ان زمانوں میں عمل کرنے والے کو ایسے پچاس آدمیوں کے برابر اجر ملے گا جو تمہاری طرح عمل کریں گے‘‘ امام ابوداود نے اس کو روایت کیا ہے۔(۳)

۱۔ ترمذی ۵/۳۴۰ حدیث ۳۲۲۹

۲۔ عقائد کے بیان میں اس کا ذکر ہو چکا ہے، چوں کہ متعدد آیات کے بارے میں سوالات یہاں جمع ہیں اور اس میں کچھ اضافہ بھی ہے، اس لیے باقی رکھا ہے۔ (فیصل)

۳۔ ابوداود ۴/۵۰۸ حدیث ۴۳۳۶

کبیرہ گناہ

ا۔سب سے بڑے کبیرہ گناہ:

آپ سے سب سے بڑے کبیرہ گناہوں کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، جھوٹ بولنا، اللہ کی طرف سے حرام کردہ جان کو مار ڈالنا، جنگ کے وقت بھاگنا، جھوٹی قسم کھانا، اپنے بچے کو اس اندیشے سے قتل کرنا کہ وہ اس کے ساتھ کھائے گا (فقر و فاقے کے اندیشے سے بچے کو مار ڈالنا)، اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرنا، جادو کرنا، یتیم کا مال کھانا اور پاک دامن عورتوں پر بہتان لگانا'' یہ چند حدیثوں کا مجموعہ ہے۔(۱)

۲۔بعض کبیرہ گناہ:

نماز چھوڑنا، زکاۃ نہ دینا، استطاعت کے باوجود حج نہ کرنا، بغیر عذر کے رمضان کے روزے چھوڑنا، شراب پینا، چوری کرنا، زنا کرنا، لواطت کرنا، حق کے خلاف فیصلہ کرنا، فیصلوں پر رشوت لینا، نبی ﷺ پر جھوٹ گڑھنا، اللہ کے ناموں، صفات، افعال اور احکام کے سلسلے میں بغیر علم کے بولنا، اللہ نے اپنی جو صفات بیان کی ہیں اور رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی جو صفات بیان کی ہیں ان کا انکار کرنا، اس بات کا اعتقاد رکھنا کہ اللہ اور اس کے رسول کے کلام سے اصلا یقین حاصل نہیں ہوتا، اللہ اور اس کے رسول کے کلام کا ظاہر باطل اور غلط

ا۔ بخاری:۱۲/۱۹۱ حدیث ۶۸۷۰ (نیز دیکھیے بخاری ۲۶۵۴، ۲۷۶۶ و مسلم ۸۸)

ہے، بلکہ یہ اعتقاد کفر، تشبیہ (اللہ کو مخلوق کے مشابہ قرار دینا) اور گمراہی ہے، صرف دوسرے کی بات پر آپ ﷺ کے لائے ہوئے احکام کو چھوڑنا، اپنے عقل وخیال ظالمانہ سیاست، باطل عقائد، اور فاسد خیالات، شیطانی کشف اور ادراک کو آپ ﷺ کی لائی ہوئی تعلیم اور شریعت پر ترجیح دینا، ٹیکس لگانا، رعایا پر ظلم کرنا، مال فئی اور غنیمت کو اپنا ذاتی حق سمجھنا (اور اس میں خرد برد کرنا)، تکبر، فخر، عجب، ریا، شہرت کی طلب، خالق کے خوف پر مخلوق کے خوف کو ترجیح دینا، خالق کی محبت پر دوسرے کی محبت کو ترجیح دینا، اللہ کی امید پر دوسرے کی امید کو ترجیح دینا، زمین میں فساد مچانا، اگر چہ اس کو یہ مقصود حاصل نہ ہو، صحابہ کو گالی دینا اور برا بھلا کہنا، ڈاکا ڈالنا، جانتے بوجھتے بیوی کو غلط کام کرنے دینا، چغلی کھانا، پیشاب سے پوری پاکی حاصل نہ کرنا، مرد کا عورت کی صورت بنانا اور عورت کا مرد کی مشابہت اختیار کرنا، عورت کا بال جوڑنا اور جڑوانا، بال جوڑنے کا مطالبہ کرنا گناہ کبیرہ ہے اور یہ عمل کرنا بھی کبیرہ گناہ ہے، گودنا اور گودوانا، دانتوں کا باریک کرنا اور کروانا، عورت کا اپنے چہرے سے بال اکھاڑنا اور اکھڑوانا، کسی کے نسب میں طعن وتشنیع کرنا، آدمی کا اپنے والد سے براءت کرنا اور باپ کا اپنے بیٹے سے براءت کرنا(۱)، عورت کا دوسرے کے بچے کو اپنے شوہر کا بیٹا بتانا، نوحہ کرنا، منہ پیٹنا، کپڑے پھاڑنا، عورت کا مصیبت یعنی موت وغیرہ کے وقت سر مونڈھنا۔

زمین کے نشانات کو بدلنا(۲)، قطع رحمی کرنا، وصیت میں ظلم کرنا، وارث کو میراث کے حق سے محروم کرنا، مردار، خون اور خنزیر کا گوشت کھانا، حلالہ کرنا(۳) اپنی مطلقہ بیوی کے

۱۔ یعنی بیٹے کا اپنے باپ کے بارے میں یہ کہنا یہ میرے باپ نہیں، اور باپ کا اپنے بیٹے کے بارے میں یہ کہنا کہ یہ میرا بیٹا نہیں۔ (فیصل)

۲۔ یعنی مسافت وغیرہ کی پہچان کے لیے راستے میں جو نشانات اور علامتیں بنی ہوتی ہیں ان کو بدلنا (فیصل)۔

۳۔ تین طلاق یعنی طلاق بائنہ کے بعد شریعت نے اس عورت کے ساتھ دوبارہ شادی کرنے کے لیے یہ شرط رکھی ہے کہ عدت گزرنے کے بعد کوئی دوسرا شخص اس سے شادی کرے اور جماع کے بعد اس کو طلاق دے یا اس کا انتقال ہو جائے تو پھر اسی عورت کے ساتھ پہلے طلاق دینے والے کو شادی کرنا جائز ہے، اس سے پہلے شادی کرنا جائز نہیں ہے، اگر دوسرا مرد یہ شادی اسی غرض سے کرے کہ پہلے شوہر کے لیے وہ حلال ہو جائے تو یہ حرام ہے اور شریعت میں اس کو کبیرہ گناہوں میں شمار کیا گیا ہے، بعض ائمہ کے نزدیک یہ دوسری شادی معتبر ہی نہیں ہوگی ''مترجم''۔

ساتھ حلالہ کرنے کا مطالبہ کرنا، اللہ کی واجب کردہ چیز سے ذمے داری ختم کرنے کے لیے حیلہ کرنا، اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال کرنا، اللہ کے محارم کو جائز سمجھنا اور حیلوں سے اس کے فرائض کو ختم کرنا، آزاد شخص کو بیچنا، غلام کا اپنے آقا سے بھاگ جانا، عورت کا اپنے شوہر کی نافرمانی کرنا، علم کو ظاہر کرنے کی ضرورت کے وقت علم کو چھپانا، دنیا کے حصول، فخر ومباہات اور عزت کے لیے علم حاصل کرنا، اپنے آپ کو لوگوں سے بڑا سمجھنا، غداری کرنا، جھگڑا کرتے وقت گالی گلوج کرنا، عورت کی پچھلی شرمگاہ یا حالت حیض میں جماع کرنا، صدقہ اور دوسرے اعمال خیر پر احسان جتلانا، اللہ سے برا گمان رکھنا، اللہ کو دنیوی اور دینی احکام میں الزام دینا، اس کے قضا وقدر کو جھٹلانا، اس کے عرش پر ہونے کو جھٹلانا، اس بات کو جھٹلانا کہ وہ اپنے بندوں پر غالب ہے، رسول اللہ ﷺ کی معراج کو جھٹلانا، اس بات کو جھٹلانا کہ اللہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنے پاس اٹھالیا ہے، اس بات کو جھٹلانا کہ نیک بات اللہ کے پاس پہنچتی ہے، اس بات کو جھٹلانا کہ اس نے ایک کتاب لکھی ہے جو اس کے عرش کے پاس ہے، اور یہ کہ اس کی رحمت اس کے غضب پر غالب ہے، وہ ہر رات جب آدھی رات گزرتی ہے آسمان دنیا پر آتا ہے اور فرماتا ہے: کون ہے مغفرت طلب کرنے والا کہ میں اس کی مغفرت کروں؟ اس بات کو جھٹلانا موسیٰ نے اس کے ساتھ گفتگو کی ہے، اللہ نے پہاڑ پر تجلی کی تو وہ پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا، اس بات کو جھٹلانا اس نے ابراہیم کو دوست بنایا، اس نے آدم اور حوا کو پکارا اور موسیٰ کو پکارا اور ہمارے نبی کو قیامت کے دن پکارے گا، اس نے آدم کو اپنے ہاتھوں سے پیدا کیا، وہ قیامت کے دن اپنے ایک ہاتھ میں آسمان کو اور دوسرے ہاتھ میں زمین کو رکھے گا ان باتوں کو جھٹلانا گناہ کبیرہ ہے۔

کبیرہ گناہوں میں سے یہ بھی ہے کہ ایسے لوگوں کی گفتگو سنے جو نہیں چاہتے کہ ان کی گفتگو سنی جائے، عورت کا اپنے شوہر اور غلام کا اپنے آقا کی برائی کرنا، جاندار کی تصویر بنانا چاہے اس کا سایہ ہو یا نہ ہو، خواب میں اپنی آنکھوں کو وہ چیز دکھانا جس کو آنکھوں نے نہ دیکھا ہو (خواب میں نہ دیکھی ہوئی چیز کو خواب بنا کر پیش کرنا)، سود لینا، سود دینا، سود پر گواہ بننا اور سودی معاملات کی لکھائی کرنا، شراب پینا، شراب نچوڑنا، شراب نچوڑنے کا کام لینا،

شراب اٹھانا، شراب بیچنا اور اس کی قیمت کھانا، جو لعنت کا مستحق نہ ہو اس پر لعنت کرنا، کاہنوں، نجومیوں، غیب کا حال بتانے والوں اور جادوگروں کے پاس جانا اور ان کی تصدیق کرنا، ان کی کہی ہوئی باتوں پر عمل کرنا، غیر اللہ کو سجدہ کرنا، اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کی قسم کھانا۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے ''جو اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کی قسم کھائے تو اس نے شرک کیا'' (۱) جنھوں نے اس کو مکروہ کہا ہے، انھوں نے بہت بڑی غلطی کی ہے، حالاں کہ صاحبِ شریعت (حضرت محمد ﷺ) نے اس کو شرک بتایا ہے، یہ تو کبیرہ گناہوں سے بھی بڑھ کر ہے، قبروں کو سجدہ گاہ بنانا، قبروں کو بت اور میلہ بنانا کہ کبھی لوگ ان پر سجدہ کرتے ہوں، کبھی وہاں نماز پڑھتے ہوں، کبھی ان کا طواف کرتے ہوں اور اس بات کا اعتقاد رکھتے ہوں کہ اللہ کے گھروں کے مقابلے میں وہاں دعا کرنا افضل ہے، جن کو اللہ نے دعا کرنے، عبادت کرنے، نماز پڑھنے اور سجدہ کرنے کے لیے بنایا ہے۔

ان کبیرہ گناہوں میں یہ بھی ہے کہ اللہ کے اولیا کی دشمنی رکھنا، لنگی، پائجامہ اور عمامہ وغیرہ کپڑوں کو لٹکانا، مٹک مٹک کر چلنا، خواہشات کی پیروی کرنا، حرص و بخل کی پیروی کرنا، خود پسندی، غرور کرنا، اپنے رشتہ داروں، بیوی، غلام اور باندیوں میں سے جن کا نفقہ واجب ہے ان کا حق ادا نہ کرنا، غیر اللہ کے لیے ذبح کرنا، اپنے مسلمان بھائی سے ایک سال تک قطع تعلق رکھنا، جیسا کہ صحیح حاکم میں حضرت ابو خراش ہذلی سُلمی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو اپنے بھائی کے ساتھ ایک سال تک قطعِ تعلق کرے تو اسے قتل کرنے کی طرح ہے''۔ (۲)

جہاں تک تین دن سے زیادہ قطعِ تعلق کرنے کا تعلق ہے: وہ کبیرہ گناہوں میں سے بھی ہو سکتا ہے اور اس سے کم درجے کا گناہ بھی۔ واللہ اعلم بالصواب

کبیرہ گناہوں میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ کے حدود کو ساقط کرنے کے لیے سفارش

۱۔ ترمذی: ۴/۹۳ حدیث ۱۵۳۵ ۲۔ مستدرک حاکم: ۴/۱۶۳ میں ان الفاظ کے ساتھ یہ روایت ہے: ''جو کوئی اپنے بھائی کے ساتھ ایک سال تک قطع تعلق کرے تو گویا اس نے اس کا خون کیا''

کی جائے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مرفوعاً روایت کرتے ہیں: ''اللہ کے حدود میں سے کسی حد کے لیے کسی کی سفارش رکاوٹ بنے تو اس نے اللہ کے حکم میں اس کی مخالفت کی'' امام احمد وغیرہ نے جید سند سے اس کو روایت کیا ہے۔(۱)

کبیرہ گناہوں میں سے یہ بھی ہے کہ آدمی لا پروائی کے ساتھ اللہ کو ناراض کرنے والی بات کرے۔

کبیرہ گناہوں میں سے یہ بھی ہے کہ بدعت یا گمراہی یا ترکِ سنت کی دعوت دی جائے، بلکہ یہ اکبرالکبائر میں سے ہے اور یہ رسول اللہ ﷺ کی مخالفت اور آپ کے مقابلے میں کھڑا ہونا ہے۔

کبیرہ گناہوں میں سے یہ بھی ہے جس کو حاکم نے مستدرک حاکم (۲) میں روایت کیا ہے کہ حضرت مستورد بن شداد نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کسی مسلمان کا ایک لقمہ کھائے، اللہ اس کو قیامت کے دن جہنم کی آگ کا ایک لقمہ کھلائے گا، جو کوئی مسلمان کی شہرت کی جگہ پر کھڑا ہو جائے، اللہ اس کو قیامت کے دن ریا اور شہرت کے مقام پر کھڑا کرے گا، اور جو کوئی کسی مسلمان کا کپڑا پہنے گا، اللہ اس کو قیامت کے دن آگ کا کپڑا پہنائے گا''۔(۳)

۱۔ مسند امام احمد ۲/ ۷۰ (ابو داود ۳۵۹۷)

۲۔ مستدرک حاکم ۴/ ۱۲۸، [یہ حدیث صحاح ستہ میں سے سنن ابی داود میں اسی طرح موجود ہے (حدیث ۴۸۸۱) اس کے علاوہ احمد، طبرانی وغیرہ متعدد محدثین نے اس کو روایت کیا ہے] (فیصل)

۳۔ حدیث میں کنایہ کا اسلوب اختیار کیا گیا ہے، اس لیے اچھی طرح سمجھنے کے لیے حدیث کے الفاظ نقل کرکے مختصر تشریح ضروری ہے، حاکم کے الفاظ یہ ہیں: ''من أكل بمسلم أكلة أطعمه الله بها أكلة من نار جهنم يوم القيامة، ومن قام بمسلم مقام سمعة أقامه الله يوم القيامة مقام سمعة ورياء، ومن اكتسى بمسلم ثوبا كساه الله ثوبا من نار يوم القيامة'' ان الفاظ کا ترجمہ وہی ہے جو اوپر مذکور ہے۔ پہلے اور تیسرے فقرے کا مطلب یہ ہے کہ جو کسی مسلمان کو برا بھلا کہے، اس کی غیبت کرے، یا اس کی چغلی کھائے تو اللہ اس کو جہنم کی سزا دے گا۔ اور اس کا ایک اور مطلب یہ ہے کہ جو کسی کا دوست ہو، پھر اس کے دشمن کے پاس جا کر اس کی برائی کرے، تا کہ اس سے اس کو کوئی انعام ملے، چاہے وہ کھانے پینے کی چیز ہو یا کپڑا لتا ہو۔ اور دوسرے فقرے ''ومن قام بمسلم مقام سمعته......'' کے علماء نے دو مفہوم بیان کیے ہیں، ایک یہ کہ کوئی کسی کو صلاح و تقوی اور بزرگی سے مشہور کرے، اس کی کرامتوں کا چرچا کرے، اس سے اس کا مقصد محض اپنی ذاتی غرض اور حصولِ دنیا ہو تو اللہ اس کو عذاب دے گا، اور قیامت کے دن جھوٹا کہہ کر اس کی تشہیر کی جائے گی۔ دوسرا مفہوم اس کا یہ ہے کہ کوئی کسی دنیادار، دولت منداور صاحبِ حیثیت شخص کے ذریعے ایسی پوزیشن حاصل کرے کہ اس کو اپنے صلاح و تقوی کے اظہار کا موقع ملتا ہو اور اس سے فائدہ اٹھا کر اپنے تقوی کا اظہار کرتا ہو اور اپنی بزرگی جتاتا ہو تو اللہ قیامت کے دن اس کو فضیحت کرے گا اور اس کو ریاکاروں کا عذاب دے گا۔ دیکھیے شرح الطیبی علی المشکاۃ ۹/ ۲۵۶، نیز دیکھیے بذل المجہود ۱۳/ ۲۹۱ (فیصل)

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اپنے مسلمان بھائی پر جھوٹا الزام لگائے، اس کا مذاق اڑائے یا عیب تلاش کرے یا نکتہ چینی کرے یا غیبت کرے، اس پر طعن و تشنیع کرے، اس کی تحقیر کرے، اس کے خلاف جھوٹی گواہی دے، اس کے دشمن کے پاس اس کی بے عزتی کرے اور اس کے علاوہ دوسری ایسی چیزیں کرے جن سے اس کو تکلیف پہنچتی ہو۔

ان کبیرہ گناہوں میں بے پردگی، اور اپنے ساتھیوں اور دوستوں کے درمیان گناہ پر فخر کرنا بھی ہے، یہ گناہوں کو علی الاعلان کرنا ہے جس کو اللہ آفات سے محفوظ نہیں رکھتا، اگرچہ اس کے نفس کے شر سے اس کو محفوظ رکھے۔

ان کبیرہ گناہوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس کے دو چہرے اور دو زبانیں ہوں، کچھ لوگوں کے پاس ایک چہرے اور زبان سے آئے اور دوسروں کے پاس دوسرے چہرے اور زبان سے آئے۔

ان کبیرہ گناہوں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ فحش بکنے والا اور منہ پھٹ ہو، لوگ فحش بکنے کی وجہ سے اس سے دور رہتے ہوں اور اس سے ڈرتے ہوں۔

ان کبیرہ گناہوں میں سے یہ بھی ہے کہ باطل دعوی کے سلسلے میں جھگڑا کرے اور وہ جانتا ہو کہ اس کا دعویٰ باطل ہے اور وہ چیز اس کی نہیں ہے۔

ان کبیرہ گناہوں میں سے یہ بھی ہے کہ اہلِ بیت میں سے ہونے کا دعویٰ کرے اور وہ اھلِ بیت میں سے نہ ہو (سید ہونے کا دعوی کرے اور وہ سید نہ ہو)، یا یہ دعویٰ کرے کہ وہ فلاں کا بیٹا ہے اور وہ اس کا بیٹا نہ ہو، صحیحین میں ہے: ''جو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کرے تو اس پر جنت حرام ہے''۔(۱)

صحیحین ہی میں ہے: ''تم اپنے آبا سے بے رغبت نہ ہو جاؤ، کیوں کہ جو اپنے والد سے بے رغبت ہوتا ہے وہ کافر ہے''(۲)

۱۔ بخاری: ۱۲/۵۴ حدیث ۶۷۶۶، مسلم: ۱/۸۰ حدیث ۱۱۴۔۶۳

۲۔ بخاری: ۱۲/۵۴ حد ۶۷۶۸، مسلم: ۱/۸۰ حد ۱۱۳۔۶۲

صحیحین ہی میں ہے: ''جو بھی شخص اپنے والد کے علاوہ دوسرے کی طرف نسبت کرے اور وہ جانتا ہو تو اس نے کفر کیا، اور جو اس چیز کا دعوی کرے جو اس کی نہیں ہے تو وہ ہم میں سے نہیں، اور اس کو اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالینا چاہیے، جو کسی شخص کو کافر کہہ کر پکارے یا کہے: اللہ کے دشمن! اور وہ اس طرح نہ ہو تو یہ اس پر لوٹ آتا ہے''۔(۱)

ان میں سے یہ بھی ہے کہ اس شخص کو کافر کہا جائے جس کو اللہ اور رسول نے کافر قرار نہیں دیا ہے، جب نبی ﷺ نے خوارج کے ساتھ جنگ کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ بتایا ہے کہ وہ آسمان تلے سب سے بدترین مقتولین ہیں، اور وہ اسلام سے اسی طرح نکلیں گے جس طرح تیر شکار سے نکلتا ہے، ان کا دین مسلمانوں کو گناہوں کی وجہ سے کافر قرار دینا ہے(۲) تو ان کو سنت کے انکار یا لوگوں کی عام آراء سے انکار کی وجہ سے کافر کہنے کی ضرورت ہی نہیں۔

ان کبیرہ گناہوں میں سے یہ بھی ہے کہ اسلام میں کوئی نئی چیز لے آئے یا ایسے بدعتی شخص کو پناہ دے، اس کی مدد اور تعاون کرے، صحیحین میں ہے: ''جو کوئی نئی چیز لے آئے یا ایسے بدعتی شخص کو پناہ دے تو اس پر اللہ کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اللہ قیامت کے دن اس کی طرف سے نہ کسی چیز کو بدلے قبول کرے گا اور نہ کوئی فدیہ''(۳)

سب سے بدترین عمل کتاب اللہ اور حدیث رسول ﷺ پر عمل چھوڑ دینا اور ان کے خلاف نئی چیز لانا ہے، اور اس طرح کرنے والے کی مدد کرنا، اس کا دفاع کرنا اور کتاب اللہ اور حدیث نبوی ﷺ کی دعوت دینے والے کی دشمنی رکھنا بھی کبیرہ گناہوں میں شامل ہے۔

حرم اور حالتِ احرام میں اللہ کے شعائر کو حلال سمجھنا مثلاً شکار کرنا اور اللہ کے حرم میں جنگ کو جائز سمجھنا بھی کبیرہ گناہ ہیں۔

مردوں کا ریشم پہننا اور سونا استعمال کرنا، اسی طرح مردوں کا سونے چاندی کے

۱۔ بخاری: ۱۲/ ۵۴ حدیث ۶۷۶۸، مسلم: ۱/ ۷۹ حدیث ۱۱۲۔ ۶۱

۲۔ یعنی خوارج کا عقیدہ یہ ہے کہ مسلمان گناہ کبیرہ سے کافر ہو جاتا ہے (فیصل)

۳۔ بخاری: ۱۲/ ۴۱۔ ۴۲ حدیث ۶۷۵۵، مسلم: ۲/ ۹۹۹ حدیث ۴۶۹۔ ۱۳۷۱

برتنوں کا استعمال کرنا بھی گناہ کبیرہ ہے۔

نبی کریم ﷺ سے صحیح روایت سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''برا شگون لینا شرک ہے''(۱) اس کا احتمال ہے کہ یہ کبیرہ گناہوں میں سے ہو اور اس کا بھی احتمال ہے کہ اس سے کچھ کم درجے کا گناہ ہو۔

ان کبیرہ گناہوں میں مالِ غنیمت میں خیانت کرنا، امام اور والی کا اپنی رعایا کو دھوکا دینا، کسی محرم سے شادی کرنا یا کسی جانور کے ساتھ وطی کرنا بھی ہے۔

اپنے مسلمان بھائی کے خلاف سازش کرنا، اس کو دھوکا دینا اور اس کو نقصان پہنچانا بھی کبیرہ گناہ ہے، آپ ﷺ کا ارشاد ہے: ''وہ شخص ملعون ہے جو کسی مسلمان کے ساتھ سازش کرے، یا اس کو نقصان پہنچائے''۔(۲)

قرآن شریف کی بے وقعتی کرنا اور اس کی حرمت پامال کرنا جیسا کہ بہت سے وہ لوگ کرتے ہیں جو اس بات کا اعتقاد نہیں رکھتے کہ اس میں کلام اللہ ہے، مثلاً اس کو پاؤں سے روندنا وغیرہ

اندھے کو راستے سے بہکانا، آپ ﷺ نے اس طرح کرنے والے پر لعنت کی ہے، پھر اس شخص کی بدبختی کا کیا کہنا جو لوگوں کو اللہ کے راستے سے بہکائے۔

کسی انسان یا چوپایے کے چہرے پر داغنا بھی گناہ کبیرہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس طرح کرنے والے پر لعنت کی ہے۔

اپنے مسلمان بھائی پر ہتھیار اٹھانا کیوں کہ فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔

ایسی بات کہنا جس کو نہ کرے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ'' اللہ کے نزدیک یہ بات بہت ناراضی کی ہے کہ ایسی بات کہو جو کرو نہیں (صف ۳)

۱۔ ابوداود: ۴/۲۳۰ حدیث ۳۹۱۰

۲۔ ترمذی: ۴/۲۹۳ حدیث ۱۹۴۱

اللہ کی کتاب اور دین میں بغیر علم کے کٹ حجتی کرنا۔

آقا کا اپنے غلام کے ساتھ بدسلوکی کرنا، حدیث میں ہے: ''بدمعاملگی کرنے والا آقا جنت میں داخل نہیں ہوگا''۔(۱)

اپنی ضرورت سے زیادہ مال ضرورت مندوں کو نہ دے جس کی کمائی میں اس کو محنت نہ لگی ہو۔

کبیرہ گناہوں میں جوا کھیلنا بھی شامل ہے، نردشیر سے کھیلنا بھی کبیرہ گناہوں میں سے ہے کیوں کہ اس سے کھیلنے والے کو اس شخص کے مشابہ قرار دیا گیا ہے جو اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون سے رنگے، خصوصاً اگر اس کھیل سے کمایا ہوا مال کھائے تو اس وقت یہ تشبیہ مکمل ہو جاتی ہے، کیوں کہ یہ کھیل ہاتھ ڈبانے کی طرح ہے اور اس سے کمایا ہوا مال کھانا خنزیر کا گوشت کھانے کی طرح ہے۔

گناہِ کبیرہ میں جماعت کی نماز کو چھوڑنا بھی داخل ہے، آپ ﷺ نے نمازِ جماعت سے پیچھے رہنے والوں کو جلانے کا ارادہ کیا، حالاں کہ یہ ہو نہیں سکتا کہ آپ صغیرہ گناہ کے مرتکب کو جلانے کا ارادہ کریں۔

صحیح روایت سے ثابت ہے کہ حضرت ابن مسعود نے فرمایا: جماعت سے وہی منافق پیچھے رہتا جس کا نفاق ظاہر رہتا۔ یہ کبیرہ گناہ سے سنگین بات ہے۔

جمعہ کی نماز چھوڑنا بھی گناہِ کبیرہ ہے، صحیح مسلم میں ہے(۲): ''جمعہ کی نماز چھوڑنے والے باز آجائیں، ورنہ اللہ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا، پھر وہ غافل لوگوں میں سے ہو جائیں گے''، سنن کی کتابوں میں جید سند سے آپ ﷺ سے نقل کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو لاپروائی سے تین جمعے چھوڑ دیتا ہے، اللہ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے''۔(۳)

۱۔ سنن ابن ماجہ: ۲/ ۱۲۱۷ حدیث ۳۶۹۱ ۲۔ مسلم ۲/ ۵۹۱ حدیث ۴۰۔ ۸۶۵

۳۔ ابوداود: ۱/ ۶۳۸ حدیث ۱۰۶۲، ترمذی: ۲/ ۳۷۳ حدیث ۵۰۰، نسائی: ۳/ ۹۷۔ ۹۸ حدیث ۱۳۶۸

ابن ماجہ: ۱/ ۳۵۷ حدیث ۱۱۲۵

کسی وارث کی میراث کو روکنا یا اس کی طرف رہنمائی کرنا اور اس کو ایسے حیلے سکھانا جو وارث کو میراث سے محروم کر دے۔

کسی مخلوق میں غلو کرنا یہاں تک کہ اس کے مرتبے سے تجاوز کر جائے، یہ گناہ کبیرہ گناہ سے ترقی کرتے ہوئے شرک تک پہنچاتا ہے، آپ ﷺ سے صحیح روایت سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم غلو سے بچو، کیوں کہ تم سے پہلے والے غلو کی وجہ سے ہی ہلاک ہوئے''۔(۱)

حسد بھی کبیرہ گناہوں میں سے ہے، سنن میں ہے: ''حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے''۔(۲)

نمازی کے سامنے سے گزرنا، اگر یہ صغیرہ گناہ ہوتا تو نبی کریم ﷺ اس طرح کرنے والے کے خلاف جنگ کرنے کا حکم نہ دیتے اور اپنی ضرورتوں اور مصلحتوں کو چھوڑ کر چالیس سال تک رکے رہنے کو نمازی کے سامنے سے گزرنے سے بہتر قرار نہ دیتے۔ جیسا کہ مسند بزار میں ہے۔(۳) واللہ اعلم

۱۔نسائی:۵/۲۹۶ حدیث ۳۰۵۷ ۲۔ابوداود:۵/۲۰۸ حدیث ۴۹۰۳، ابن ماجہ:۲/۱۴۰۸ حدیث ۴۲۱۰

۳۔صحیحین میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ''نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو اگر پتہ چلے کہ اس پر کیا گناہ ہے تو چالیس سال تک کھڑا رہنا اس کے سامنے سے گزرنے سے بہتر ہو (صحیح بخاری حدیث ۵۱۰، و مسلم حدیث ۲۶۱۔۵۰۷) اور ابن ماجہ میں ہے: اگر تم میں سے کسی کو معلوم ہو جائے کہ نمازی کے سامنے سے گزرنے پر اس کو کیا گناہ ہوگا تو وہ سو سال کھڑے رہنے کو سامنے سے گزرنے سے بہتر جانے (سنن ابن ماجہ حدیث ۹۴۶) (فیصل)

ہماری مطبوعات ایک نظر میں

مشاہیر اہل علم کی محسن کتابیں:

مرتب: مولانا محمد عمران خان ندوی ترتیب جدید و حواشی: فیصل احمد ندوی صفحات: ۴۲۶ قیمت: ۱۴۰

اس کتاب سے ماضی قریب میں برِ صغیر کے مشاہیرِ علم و ادب کی محسن کتابوں کا علم ہوتا ہے، جنھوں نے ان کی شخصیت کی تعمیر اور ان کے افکار و خیالات کی تشکیل میں بنیادی کردار ادا کیا، ان میں قدیم و جدید دونوں طبقوں کے مشاہیر شامل ہیں، اور اس کے حواشی میں تین سو سے زائد شخصیات کا مکمل تعارف حوالوں کے ساتھ کرایا گیا ہے، اسی طرح دو سو کے قریب کتابوں کا بھرپور تعارف کرایا گیا ہے، نیز ضمیمۂ کتاب میں تمام درسی کتابوں اور ان کے مصنفین کے مختصر تعارف (مع سنینِ وفات) پر مشتمل ایک جدول دی گئی ہے، ان حواشی کی تیاری میں پانچ سو سے زائد کتابوں سے مدد لی گئی ہے، علمی ذوق رکھنے والوں کے لیے یہ ایک نایاب تحفہ اور علماء اور طلبہ کے لیے نعمتِ غیر مترقبہ ہے۔

مذہب اہلِ سنت والجماعت: اس کے عناصر ترکیبی کا تجزیہ اور ان کی شرعی حیثیت

از: حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ مرتب: عبد العلیم خطیب ندوی صفحات: ۸۰ قیمت: ۲۰

یہ کتاب "بقامت کہتر بقیمت بہتر" کی پوری مصداق ہے، اس کتاب میں حضرت قاری صاحب نے دل نشیں استدلالی انداز میں مذہبِ اہل سنت والجماعت کے ترکیبی عناصر کا جائزہ لیا ہے، انسانی زندگی میں کتابِ الٰہی اور اس کے ساتھ معلمِ کتاب اور مربی کی ضرورت پر روشنی ڈالی ہے، مرادِ شریعت کی تعیین میں صحابۂ کرام کی اہمیت، اور اخیر میں اہل سنت والجماعت کی لفظی حقیقت اور اس وصف کی معنوی جامعیت اور خود ساختہ القاب کی بے حقیقتی سے بحث کی ہے۔ یہ کتاب ہر عالم اور داعی اور جو اہلِ سنت والجماعت کے مسلک و مذہب کی حقیقت کو سمجھنا چاہتا ہے، اس کے لیے ناگزیر ہے۔

شہر قدس: تہذیبی چیلنج کے نشانے پر

از: مصطفیٰ محمد طحان ترجمہ و ضمیمہ: عبد الحمید اطہر ندوی صفحات: ۲۹۰ قیمت: ۹۰

کون مسلمان ہے جس کے دل میں قبلۂ اول کی عظمت نہیں؟، اور کون ہے جو اس کے بارے میں جاننا نہ چاہے؟ اس میں شروع سے لے کر یاسر عرفات کے انتقال تک بیت المقدس کی پوری تاریخ آگئی ہے، اور اس پورے عرصے میں قبلۂ اول اعدائے اسلام کی سازشوں کا جو شکار رہا اور مسلمانوں نے اس کی بازیابی کے لیے جو قربانیاں دیں ان کو مفصل بیان کیا گیا ہے، ہر مسلمان کو اس کا مطالعہ کر کے عالم اسلام کے تئیں اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرنا چاہیے۔

سفر نامۂ شام: مشاہدات و تاثرات

از: فیصل احمد ندوی صفحات: ۱۴۴ قیمت: ۶۰

سرزمینِ شام سے اس مسلمان کا تعلق جس کی تاریخِ اسلام پر نظر ہے فطری ہے، پھر اس کے فضائل اس قدر ہیں کہ ہر مسلمان کا دل اس کی طرف کھنچنے لگتا ہے، یہ سفر نامۂ شام کے مشاہدات و تاثرات پر مشتمل سولہ روزہ ڈائری ہے، جس میں تاریخی مقامات کا ذکر بھی ہے اور تاریخی واقعات کی طرف اشارہ بھی، ماضی کے علمائے شام کا تذکرہ بھی ہے، وہاں کی لائبریریوں، تجارتی مکتبوں، علمی اداروں اور دعوتی سرگرمیوں پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے اور جن علماء و مشائخ اور اہلِ علم سے ملاقاتیں ہوئیں، ان کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں، اہلِ شام کی کمزوریوں اور ان کی خوبیوں اور خصوصیات پر بھی تبصرہ کیا گیا ہے، غرض سفرِ شام کے مشاہدات و تاثرات پر مشتمل ایک حسین مرقع ہے، جس کا مطالعہ دل چسپی سے خالی نہیں، معلومات میں اضافہ الگ رہا۔

اورنگ زیب عالمگیرؒ: باپ اور بھائیوں کے معاملات، سیاست اور شریعت کی میزان میں

از: فیصل احمد ندوی صفحات: ۹۶ قیمت: ۲۵

اورنگ زیب کی شخصیت کو داغ دار کرنے کی جو کوششیں کی گئی ہیں، اوران کی ذات پر متعصب مؤرخین نے جو سخت سے سخت حملے کیے ہیں، ان کو تاریخ کا ہر طالب علم جانتا ہے، اس سے قطع نظر جو بات شرعی نقطۂ نظر سے اول وہلے میں قابل اعتراض ٹھرتی ہے، وہ باپ اور بھائیوں کے ساتھ ان کا سلوک ہے، کہ باپ کو قید کروایا اور بھائیوں کو قتل۔ ان معاملات کی سیاسی نوعیت اور شرعی حیثیت کیا ہے؟ اس کتاب میں اس کا جواب ملے گا، جس کا مطالعہ بہت سی غلط فہمیوں کے دور ہونے کا باعث ہوگا

معجم مصطلحاتِ حدیث

از: سید احمد زکریا غوری صفحات: ۲۰۴ قیمت: ۷۰

اصولِ حدیث پر اردو میں ویسے بھی کتابیں بہت کم ہیں اور اس انداز کی کتابیں تو نہ ہونے کے برابر ہیں، اس کتاب میں حدیث کے اصول اور اصطلاحات کو حروف تہجی کی ترتیب پر ڈکشنری کے انداز میں مرتب کیا گیا ہے، کسی بھی اصطلاح کو آسانی سے معلوم کیا جا سکتا ہے، اختصار اور سہولتِ بیان اس کتاب کی اہم خصوصیت ہے، کسی طالبِ علم کو اس سے چارہ نہیں، اور یہ ان تمام لوگوں کی ضرورت ہے، جو حدیث کے اصولوں کے بارے میں کچھ جاننا چاہتے ہیں۔

ایمان کیا ہے؟

از: شیخ عبدالمجید زندانی ترجمہ: محمد سمعان خلیفہ ندوی صفحات: ۳۲۶ قیمت: ۹۰

اس زندگی میں انسان کی سب سے بڑی ضرورت اپنے خالق و مالک اور پروردگار کی پہچان ہے، اس کے بغیر انسان اگر زندگی گزار رہا ہے تو وہ جہنم کے ایندھن کے لیے اپنے کو تیار کر رہا ہے، آفاق وانفس کے کیا دلائل ہیں، جن سے ہمیں خدا کی معرفت حاصل ہو؟ اس ایمان کی حقیقت کیا ہے، جس کا فطرت ہم سے مطالبہ کرتی ہے؟ نبی آخر الزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے دلائل اور شواہد کیا ہیں؟ مرنے کے بعد کی دوبارہ زندگی، حساب و کتاب اور جزا وسزا کی حقیقت کیا ہے؟ یہ کتاب ان ہی حقائق کی غمازی کرتی ہے۔ اس کے مصنف شیخ عبدالمجید زندانی یمنی عہدِ حاضر کے ایک زبردست داعی، عالم ربانی اور عظیم سائنس داں ہیں۔ اس کتاب میں انھوں نے نہایت واضح اور موثر انداز میں ایمان کی تشریح کی ہے، اور سائنٹفک انداز میں اس کو سمجھایا ہے۔ یہ کتاب مسلمانوں کے ایمان کو مستحکم اور ان کے یقین کو پختہ کرتی ہے۔ غیر مسلموں کو پیش کرنے کے لیے بھی ایک تحفۂ بیش بہا ہے۔ یقین ہے کہ اگر کوئی غیر مسلم خالی الذہن ہو کر اس کو پڑھے گا، وہ دولتِ ایمان سے محروم نہیں رہے گا۔

تبلیغی جماعت اور اس کا کام:

از: شیخ ابوبکر جابر جزائری (واعظ و مدرس مسجد نبوی شریف) ترجمہ: عبدالحمید اطہر ندوی صفحات: ۴۸ قیمت: ۲۴

تبلیغی جماعت ایک عالمی دعوتی تحریک ہے، دنیا بھر میں بڑی تعداد میں مسلمان اس سے وابستہ ہیں، اور اپنی زندگیوں میں انقلاب لا رہے ہیں، اپنی اصلاح کے ساتھ پوری امت کے عقائد، اعمال، اخلاق اور معاشرت کی اصلاح کے لیے اللہ سے رو رو کر دعائیں مانگ رہے ہیں اور پوری کوشش اور تگ ودو میں لگے ہوئے ہیں، جب کہ کچھ دوسرے لوگ اس کو طعن وتشنیع کا نشانہ بنا رہے ہیں، جب کہ دین کا تقاضا اور قرآن وحدیث کا مطالبہ ہم سے یہ ہے کہ جہاں تک ہو سکے ہم اتفاق واتحاد کے ساتھ رہیں، اور دعوتی کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں۔ اسی احساس کے پیشِ نظر شیخ ابوبکر جابر جزائری نے یہ کتابچہ تصنیف فرمایا ہے، اس کتابچہ سے بہت سے لوگوں کی غلط فہمیاں دور ہو سکتی ہیں اور وہ حقیقت سے واقف ہو سکتے ہیں۔

حوروں کی دنیا

از: محمد علی ابو العباس ترجمہ: عبدالحمید اطہر ندوی

صفحات: ۹۶ قیمت: ۳۵ روپے

جنت کی نعمتوں بالخصوص حوروں کے سلسلے میں ایک جامع مستند اور پُر لطف کتاب ہے جس کے مطالعے سے اعمالِ صالحہ کا ذوق پیدا ہوگا اور حوروں سے ملنے کا شوق ابھرے گا۔

اسلامی آدابِ زندگی

از: مصطفیٰ محمد طحان ترجمہ: عبدالحمید اطہر ندوی

صفحات: ۱۴۴ قیمت: ۵۰ روپے

اسلامی آدابِ زندگی پر عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق ایک نئے انداز کی کتاب ہے۔ ہر باب کے بعد اس کا خلاصہ نمبروار اس طرح بیان کیا گیا ہے جس سے عمل آسان ہوتا ہے۔

گیارہ ستمبر ۲۰۰۱ء کے بعد؟

از: مصطفیٰ محمد طحان ترجمہ: عبدالحمید اطہر ندوی

گیارہ ستمبر ۲۰۰۱ء کے حادثے کے بعد سے امریکہ پوری دنیا پر اپنی بالادستی قائم کرنے کے لیے جو ہتھکنڈے استعمال کر رہا ہے۔ اس کتاب میں ان تمام کوششوں کا تحقیقی جائزہ لیا گیا ہے۔ امریکی دہشت گردی کا اس میں انکشاف کیا گیا ہے۔ حالات حاضرہ کو سمجھنے کے لیے ضرور اس کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

دعوت و تبلیغ طریقہ کار اور عملی خاکہ

از: حضرت مولانا محمد یوسف صاحب کاندھلویؒ تحقیق و تخریج: عبدالودود غازی آبادی ندوی

صفحات: ۳۶ قیمت: ۸ روپے

یہ کتابچہ دراصل حضرت مولانا محمد یوسف صاحب کاندھلویؒ کا ایک مکتوب ہے جو دعوت و تبلیغ کے مقصد، اصول، طریق کار، منافع و برکات اور اس راہ کی ضروری ہدایات پر نہایت جامع ہے، کم از کم دعوتی میدان میں کام کرنے والوں کو تو اس کا مطالعہ کرنا ہی چاہیے۔

القاموس المفرد (المصور)

از: عبدالحمید اطہر ندوی

یہ اپنی نوعیت کی منفرد کتاب ہے۔ اکتیس موضوعات سے متعلق ڈھائی ہزار سے زائد مفردات پر مشتمل باتصویر ڈکشنری ہے، جس میں عربی، اردو اور انگریزی تینوں زبانوں کے الفاظ کے ساتھ ساتھ سامنے رنگین تصویر بھی دی گئی ہے۔

رسول انسانیت ﷺ کے انسانی نمونے

از: عبدالعلیم خطیب ندوی

موجودہ دور میں رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کو جس جس طرح بدنام کرنے کی اعدائے اسلام ناپاک سازش کر رہے ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے انسانی نمونوں سے ناواقفیت کی وجہ سے غیر مسلم اور جدید تعلیم یافتہ مسلمان بھی ان پروپیگنڈوں کا شکار ہوتے ہیں۔ اس کتاب میں سیرت نبوی ﷺ کے انسانی نمونوں کو نہایت خوبی کے ساتھ اجاگر کیا گیا ہے۔

مترجم کی دیگر کاوشیں

شہر قدس : تہذیبی چیلنج کے نشانے پر

از: مصطفیٰ محمد طحان ترجمہ وضمیمہ: عبدالحمید اطہر ندوی صفحات: ۲۹۰ قیمت: ۹۰

شائع کردہ: ادارۂ احیاے علم ودعوت۔ لکھنؤ

رہنمایے طلبہ

از: مصطفیٰ محمد طحان ترجمہ: عبدالحمید اطہر ندوی صفحات: ۴۰۰ قیمت: ۱۵۰

شائع کردہ: مکتبہ نعیمیہ۔ دیوبند دوسرا ایڈیشن (تصحیح شدہ): ادارۂ احیاے علم ودعوت۔ لکھنؤ

وقت کا صحیح استعمال

از: مصطفیٰ محمد طحان ترجمہ: عبدالحمید اطہر ندوی صفحات: ۱۳۲ قیمت: ۵۰

شائع کردہ: ہلال پبلی کیشنز۔ دہلی

گیارہ ستمبر ۲۰۰۱ء کے بعد؟

از: مصطفیٰ محمد طحان ترجمہ: عبدالحمید اطہر ندوی صفحات: ۱۱۲ قیمت: ۳۵

شائع کردہ: مکتبہ نعیمیہ دیوبند دوسرا ایڈیشن (تصحیح شدہ): ادارۂ احیاے علم ودعوت۔ لکھنؤ

آداب شاگردی

از: صالح ابن محمد اسمری ترجمہ: عبدالحمید اطہر ندوی صفحات: ۷۲ قیمت: ۲۵

شائع کردہ: مولانا ابوالحسن علی ندوی انسٹی ٹیوٹ۔ جامعہ سید احمد شہید۔ کٹولی۔ ملیح آباد۔ لکھنؤ

تبلیغی جماعت اور اس کا کام:

از: شیخ ابوبکر جابر جزائری (واعظ ومدرس مسجد نبوی شریف) ترجمہ: عبدالحمید اطہر ندوی صفحات: ۴۸ قیمت: ۲۴

شائع کردہ: ادارۂ احیاے علم ودعوت۔ لکھنؤ

روشن مستقبل کا جوان

از: ڈاکٹر سیف راشد جابری ترجمہ: عبدالحمید اطہر ندوی صفحات: ٦۴ قیمت: ۲۴

شائع کردہ: معہد امام حسن البنا شہید۔ بھٹکل

حوروں کی دنیا

از: محمد علی ابوالعباس — ترجمہ: عبدالحمید اطہر ندوی — صفحات: ۹۶ قیمت: ۳۵

شائع کردہ: ادارۂ احیائے علم ودعوت۔ لکھنؤ

اسلامی آداب زندگی

از: شیخ مصطفیٰ محمد طحان — ترجمہ: عبدالحمید اطہر ندوی — صفحات: ۱۴۴ قیمت: ۵۰

شائع کردہ: ادارۂ احیائے علم ودعوت۔ لکھنؤ

القاموس المفرد المصور (عربی۔اردو۔انگریزی) (زیرطبع)

انبیاء کے واقعات (بزبان نوائطی) (زیرطبع)

عربی زبان سیکھیے (زیرطبع)

عہد نبوی کی شاعری (مکمل جائزہ) (زیرطبع)

فتاوی رسول اللہ ﷺ — از: امام ابن قیمؒ — ترجمہ: عبدالحمید اطہر ندوی (زیرطبع)

طلبہ گائیڈ — از: مصطفیٰ محمد طحان — ترجمہ: عبدالحمید اطہر ندوی (زیرطبع)

فقہ شافعی مع دلائل وحکم — از: مصطفیٰ الخن، مصطفیٰ البغا، علی الشربجی — ترجمہ: عبدالحمید اطہر ندوی (زیرطبع)

مسکرائیے — از: عبدالحمید بلالی — ترجمہ: عبدالحمید اطہر ندوی (زیرطبع)

راہِ خدا کے مسافر (تاریخی ناول) — از: نجیب کیلانی — ترجمہ: عبدالحمید اطہر ندوی (زیرطبع)

علم جنین قرآن اور حدیث کی روشنی میں — از: عبدالمجید زندانی — ترجمہ: عبدالحمید اطہر ندوی (زیرطبع)

پہلے خلیفہ ابوبکر صدیق — از: مصطفیٰ محمد طحان — ترجمہ: عبدالحمید اطہر ندوی (زیرطبع)

شیخ ابوالحسن ندوی — از: مصطفیٰ محمد طحان — ترجمہ: عبدالحمید اطہر ندوی (زیرطبع)

ہماری دیگر مطبوعات

ادارۂ احیائے علم ودعوت لکھنؤ